موت کے بعد روحوں کی زندگی کا تذکرہ

جامع مکمل و مستند کتاب

حیوۃ الموات فی بیان سماع الاموات

روحوں کی دنیا

مصنفہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

مدینہ منزل
حامد اینڈ کمپنی ۳۸ اردو بازار لاہور

145

(۱۳۷۰)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک لوں تو اس کے لئے سجدے میں گرنا

موت کے بعد روحوں کی زندگی کا ثبوت

جامع مکمل اور مستند کتاب

حیات الموات فی بیان سماع الاموات

روحوں کی دنیا

مصنفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قادری

حامد اینڈ کمپنی
مدینہ منزل
۳۸ اردو بازار لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No: 049238
★ MAILSI ★

نام کتاب ——— حیات الموات فی بیان سماع الاموات

تصنیف لطیف ——— اعلیحضرت احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

ناشر ——— حامد اینڈ کمپنی لاہور

مطبع ——— جنرل پرنٹرز، ۱۰/۲۲ ریٹیگن روڈ لاہور

قیمت ——— ۵۰ — ۱۲ روپے

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حامد اینڈ کمپنی نے مختصر عرصہ میں اسلامی کتب کی اشاعت میں ایک مقام حاصل کر لیا ہے، اللہ تعالےٰ کی توفیق شاملِ حال رہی تو امید ہے کہ یہ ادارہ دینی لٹریچر کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کرے گا۔

حضرت علامہ مولانا ریحان رضا خاں مدظلہ العالی (بریلی شریف) اگر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں اور ہمیں امام اہلِ سنت کی غیر مطبوعہ تصانیف کی فوٹوسٹیٹ کاپی عنایت فرمائیں تو ہم تمام اخراجات کی ادائیگی اور ان کتابوں کی اشاعت کی ذمہ داری لینے کیلئے تیار ہیں۔

پیشِ نظر کتاب "حیات الموات" عصرِ حاضر کے امام اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف لطیف ہے، اس کتاب میں انہوں نے روحانی دنیا اور اس کے وظائف و اشغال کی نقاب کشائی کی ہے، قرآن و حدیث اور چودہ سو سالہ اسلامی لٹریچر کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ مرنے کے بعد روح فنا نہیں ہو جاتی بلکہ ایک نئے سفر کا آغاز کرتی ہے، ارواح کھانے پینے سے بے نیاز اور گھٹنے بڑھنے سے پاک ہوتی ہیں، دیکھنا، سننا، جاننا وغیرہ افعالِ روح ختم نہیں ہو جاتے بلکہ ان کی صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے، کتاب میں صرف اس مسئلہ کے متعلقات پر ہی بحث نہیں کی گئی بلکہ مذہبی مادہ پرستوں کے اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔

ہمارے محترم دوست الحاج محمد عارف قادری رضوی نے اس کتاب کا نادر نسخہ فراہم کیا، مولانا اختر شاہجہانپوری نے امام اہلِ سنت کے حالاتِ زندگی لکھے حضرت مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری نے بڑی محنت سے تصحیح کی ہم ان حضرات اور دیگر معاونین کے شکر گزار اور دعا گو ہیں۔

سید حامد لطیف

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
حرفِ آغاز	۱۳
مقدمہ باعث تالیف و نقل تحریر خلاف میں۔	۳
مقصد اول تحریر مخالف پینتیس[۳۵] اعتراض دو نوع ہیں۔	۷
نوع اول۔ اعتراضات مقصودہ۔	۷
صنف دیگر اکابر خاندان عزیزی کے اقوال سے تحریر خلاف کا رد۔	۱۳
صنف دیگر مبحث اعتقاد نفع و ضرر	
نوع دوم تحریر خلاف وہابیہ کے بھی خلاف ہے۔	۲۶
فائدہ جلیلہ کریمہ انک لاتسمع الموتی کی بحث	۲۶
مقصد دوم احادیث	۳۳
نوع اول بعد موت بقائے روح و صفات افعال روح میں اموات کا اہل دنیا کو دیکھنا ان سے کلام کرنا روح مومن کا جہاں چاہنا جانا وغیر ذلک۔	۳۳
نوع دوم احادیث سمع و ادراک اہل قبور	۴۵

مضمون	صفحہ
فصل اول اہل قبور سے حیا کرنے میں	۴۵
فصل دوم احیا کے آنے پاس بیٹھنے بات کرنے سے مردوں کا جی بہلتا ہے۔	۴۶
فصل سوم احیا کی بے اعتدالی سے اموات کو ایذا ہوتی ہے۔	۴۷
فصل چہارم صریح حدیثیں کہ مردے زائروں کو پہچانتے ان کا سلام سنتے جواب دیتے ہیں۔	۵۲
فصل پنجم صریح حدیثیں کہ مردے نہ فقط سلام بلکہ ہر آواز و کلام سنتے ہیں۔	۵۸
چھ[۶] حدیثیں کہ مردہ جوتوں کی بھچل سنتا ہے	۶۵
چھ حدیثیں کفار مقتولین بدر سے کلام میں	
چار حدیثیں تلقین میت میں۔	
وصل آخر صحابہ کا اہل قبور سے باتیں کرنا	۶۹
مقصد سوم اقوال علما	۷۴
نوع اول اقوال علمائے سلف و خلف۔	۸۶
تمہید روحیں موت سے نہیں مرتیں	
فصل (۱) موت صرف مکان بدلنا ہے نہ کہ جماد ہونا۔	۸۷

مضمون	صفحہ
فصل (۲) بعد موت علوم و افعال روح بدستور رہتے بلکہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔	۹۰
فصل (۳) اموات کا علم دنیا و اہل دنیا کو بھی شامل۔	۹۴
فصل (۴) اموات سے حیا کرنے ہیں۔	۹۵
فصل (۵) افعال احیاء سے تأذی اموات ہیں۔	۹۷
فصل (۶) ملاقات احیاء و ذکر خدا سے اموات کا جی بہلتا ہے۔	۱۰۰
فصل (۷) مردے اپنے زائر کو دیکھتے پہچانتے اور اس کی زیارت پر مطلع ہوتے ہیں۔	۱۰۳
فصل (۸) مردے زائر سے کلام کرتے اور اس کے سلام و کلام کا جواب دیتے ہیں۔	۱۰۶
فصل (۹) اولیا کی کرامتیں اولیا کے تصرف بعد وصال بھی بدستور ہیں۔	۱۰۹
فصل (۱۰) فیض و امداد اولیا بعد وصال	۱۱۱
فصل (۱۱) تصریحات علما کہ سلام قبور دلیل قطعی سماع ہوتی ہے۔	۱۱۸
فصل (۱۲) اہل قبور سے سوائے سلام اور انواع خطاب و کلام۔	۱۲۰
فصل (۱۳) بعد دفن تلقین میت میں۔	۱۲۱
فصل (۱۴) ارواح کرام کو ندا اور ان سے طلب دعا۔	۱۲۳
فصل (۱۵) بقیہ تصریحات سماع اموات	۱۳۹
نوع دوم اقوال خاندان عزیزی۔	۱۴۶
وصل (۱) علم و سمع و بصر اموات	۱۴۶
وصل (۲) بقائے تصرفات اولیا بعد وصال۔	۱۴۹
وصل (۳) فیض و امداد اولیا بعد وصال۔	۱۵۱
وصل (۴) استمداد و ندائے اولیا۔	۱۶۱
خاتمہ فتوائے علمائے حرمین شریفین دربارۂ سماع موتی۔	۱۶۶
تکمیل جمیل چند فوائد عالیہ کی یاد دہانی۔	۱۷۳
فائدۂ اولی سماع موتی کا منکر بدعتی گمراہ ہے۔	۱۷۳
فائدۂ ثانیہ اہل قبور کا علم و سمع و بصر ہمیشہ ہے ہاں جمعہ کے دن زیادہ ہوتا ہے۔	۱۷۳
فائدۂ ثالثہ ارواح مومنین کو اختیار ہوتا ہے کہ آسمان و زمین میں جہاں چاہیں جائیں۔	۱۷۴

صفحہ	مضمون
۱۷۶	فائدہ رابعہ ارواح طیبہ کے نزدیک دیکھنے سننے میں دور و نزدیک سب یکساں ہے۔
۱۷۷	فائدہ خامسہ اس لیے انہیں ہر جگہ سے ندا جائز اور سب جگہ ان کی امداد واصل۔
۱۸۰	تذییل وہابیہ کے طور پر تمام خاندان دہلی غوث اعظم و غوث الثقلین کہہ کر مشرک ہوا یہاں تک کہ خود میاں اسمٰعیل و مولوی اسحاق صاحب۔
۱۸۲	تنبیہ مہم واجب الملاحظہ ہر مسلم کہ وہابیت حق ہے تو صحابۂ کرام سے شاہ عبدالعزیز صاحب تک معاذ اللہ سب مشرک ہیں۔
	رسالۃ الوفاق المتین بین سماع الدفین وجواب الیمین
	فائدہ جزیلہ تحقیق مسئلہ یمین میں
۱۹۱	مقدمہ اولیٰ موت بدن کی صفت ہے نہ روح کی مگر اطلاق اس پر بھی آتا ہے۔
۱۹۴	مقدمہ ثانیہ مدرک روح ہے نہ بدن مگر نسبت اس کی طرف بھی کرتے ہیں۔
۱۹۷	مقدمہ ثالثہ روح کی حیات مستمرہ ہے قبر میں اعادۂ حیات بدن کے لیے ہے پھر بھی استمرار ضرور نہیں۔
۲۰۰	مقدمہ رابعہ سمع و بصر کے تین معنی ہیں
۲۰۲	مقدمہ خامسہ انسان کی حقیقت کیا ہے۔
	مصنف کی تحقیق انیق کہ انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہے اور تعلق برزخی بھی بقائے انسانیت کو کافی معہذا بدن پر بھی اطلاق انسان حقیقت عرفیہ ہے۔
۲۱۳	مقدمہ سادسہ صفات بدن دو قسم ہیں اصلیہ مطلقہ اور طبعیہ مشروطہ بحیات
۲۱۵	مقدمہ سابعہ تحریر محل نزاع کلام سماع ارواح میں ہے ابدان سے غرض نہیں
۲۱۸	جواب اول بارہ دلائل قاہرہ اور پچیس شواہد پر مشتمل کہ مراد مشائخ صرف نفی سماع بدن مردہ ہے۔
	تقریر کلام مشائخ اعلام۔
۲۴۴	کلام مشائخ کے یہ معنے لیے جائیں تو اتنے فوائد ہیں ورنہ اتنے ضرر اور حاصل کچھ نہیں۔

مضمون	صفحہ
تنبیہ بعض مسائل میں اہل بدعت و اہلسنت متفق ہوتے ہیں اور ماخذ مختلف مسئلہ تلقین بھی ایسا ہی ہے۔	۲۴۵
تنبیہ بدن میت کو خارجی صدمہ بھی ایذا دیتا ہے یہی راجح ہے اور نہ بھی ہو تو مسئلہ سماع کو اصلا مضر نہیں۔	۲۴۷
جواب دوم منفی سماع بآلات بدن ہے	۲۵۰
فائدہ جلیلہ بحث انکار ام المومنین صدیقہ	۲۵۶
جواب سوم جامع الجوابین۔	۲۶۱
جواب چہارم یہ قول معتزلہ ہے وجز تداول نقول۔	۲۶۱
جلیلہ عظیمہ مشتمل بر چار عائدہ۔	۲۷۱
عائدہ اولی بیان مذہب وہابیہ ضرور مذہب معتزلہ ہے۔	
عائدہ ثانیہ نفی ادراک موتی میں تخصیص امور دنیویہ کا رد۔	۲۷۵

مضمون	صفحہ
عائدہ ثالثہ عدم ادراک میں عذر حائل و حجاب و استغراق کا رد۔	۲۷۸
عائدہ رابعہ تعلقات بدن کی کمی بیشی سے ادراکات روح پر کچھ اثر نہیں۔	۲۸۲
جواب پنجم مسئلہ فقہیہ نہیں تو ماخذ کے خلاف چلنا جہل مبین۔	۲۸۶
عقائد میں چار چیزوں کا اتباع ہے۔ کتاب و سنت و اجماع امت و سواد اعظم علمائے ملت۔ چاروں ہمارے ساتھ ہیں مخالف کی طرف کچھ نہیں۔	
جواب ششم بالفرض یہ اقوال قابل احتجاج ہوں بھی تاہم تطبیق کیجئے خواہ ترجیح لیجیے ہر طرح میدان اہلسنت کے ہاتھ ہے۔	۲۸۸
دس وجہ ترجیح مذہب اہلسنت۔	

فہرست فوائد رد وہابیت

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ایک فرشتہ تمام عالم کی آوازیں ایک جگہ سے سنتا ہے۔	۱۰	شاہ ولی اللہ کہتے ہیں گھر بیٹھے اولیا کی طرف متوجہ ہو کر فاتحہ پڑھو	۱۳

مضمون	صفحہ
وہی فرماتے ہیں مزارات پر جا کر وہیں سے بھیک مانگو۔	۱۴
وہی فرماتے ہیں ارواح سے فیض پہنچ...	
وہی فرماتے ہیں مزارات پر بار بار روح پر دو رنگ پڑتا ہے۔	۵
شاہ عبدالعزیز صاحب کا ارشاد کہ اولیا جیسے ہی حاجت روا و مشکل کشا ہیں	۵
مزار ہیں موسیٰ علی کی طرف توجہ۔ موسیٰ علی کی نوازش۔	۱۰
غیر خدا کو نافع و ضار سمجھنا۔	۱۱
شاہ عبدالعزیز صاحب نے فرعون کو مالک نفع و ضرر کہا۔	۱۰
نبی و ولی سے منسوب غلط حدیثیں۔	۱۲
فائدہ کلیہ جو بات زندوں کے ساتھ شرک نہیں مردوں کے ساتھ بھی شرک نہیں ہو سکتی۔	۱۵
دفنانے کی ترکیب خفی وقت قبر پرستی۔	۵۵
قبر والوں پر چڑھاوا چڑھانا۔	
فائدہ جملہ محترم مذاہب اور سلاسل سب اپنے مقلدوں مریدوں کو دو ... ذاتی زینت عشق	

مضمون	صفحہ
فرماتے ہیں گروہ وہابیہ مقلدین کا اس میں حصہ نہیں وہ بد مذہب متصوف قادری چشتی نہیں۔	
یا آنکہ روح کو قرب واجد سب یکساں ہے تو فقری مزار میں بہت نفع ہیں۔	۱۱۰
مختصر جلیلہ وہابیہ کی ایک چادر محفوظ رکھنی چاہیئے۔	
یا شیخ عبدالقادر	۱۲۵
استمداد کا منکر متعصب ہے اور اولیا سے بے اعتقاد۔	۱۲۰
استمداد کا منکر ایک دلیل کا غرض ہے کہ جو یہ ... ہوا۔	۱۲۸
غیر خدا سے استمداد پر دلیل کی حاجت نہیں ان استمداد میں صد ہا نیت کا ... زندوں سے قصد مزارات کرے۔	۱۲۹
مزارات کے آگے تخشع و تضرع	
سنت آئی جاری ہے کہ اولیاء کے ہاتھ پر حاجت روائی ہوتی ہے۔	۱۲۹
مولوی اسحق نے دانستہ عبادات پر ایمان لے آنا۔	۱۲۶
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کبھی تصرف فرماتے ہیں۔	۱۲۶

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اسمٰعیل دہلوی کا نیا ایمان۔	۵۱	مجالس خیر میں ... [illegible]	۱۰۵
آل اسباب اولیا کی حمیت میں سونپنا اور اس پر غیبی مدد پانا۔		تشریف ... [illegible] ۔	
سب اولیا کو ایک سب ہی مرتبہ۔	۵۲	شاہ عبد العزیز صاحب ... [illegible]	۱۱۰
حضور ... [illegible] فرشتے ہیں۔		... [illegible]	
اولیا کو ... [illegible] ۔	۵۵	... [illegible] ۔	۱۲۰
اولیا کو عجیب ... کہنا۔	۵۶	... [illegible]	
اولیا کا بعد انتقال ... مدد کرنا۔	۵۷	... حدیث ... [illegible]	
ندا یا علی یا علی	۶۲	... [illegible] ۔	
اگر ندا استعانت شرک ہے تو سارا خاندان دہلی مشرک ہے۔	۶۳	... [illegible] ۔	۱۲۲
شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر	۶۴		

فہرست خدمت گذاری تفہیم المسائل

مضمون	صفحہ	شمار اقتباس	مضمون	صفحہ	شمار اقتباس
تعصب تفہیم المسائل۔		۔	جہالت تفہیم المسائل۔	۲۴۲	۲
مکابرہ و بے شرمی تفہیم المسائل۔	۲۲۰	۔	تنگ نظری تفہیم المسائل۔	۲۵۲	۱
بد قسمتی تفہیم المسائل۔		۔	بد دیانتی تفہیم المسائل۔	۲۵۶	۲
خبط تفہیم المسائل۔	۲۲۶	۱	جہالت تفہیم المسائل۔	۲۶۰	۲
مضطرب الحالی تفہیم المسائل۔	۲۲۹	۱	... [illegible] تفہیم المسائل۔	۲۶۲	

مضمون	صفحہ	شمار رقوم	مضمون	صفحہ	تعداد رقوم
پنجابی تفہیم مسائل۔	۲۶۳	۲	کچھی تفہیم مسائل۔	۲۵۳	۲
[illegible] تفہیم مسائل [illegible]	[illegible]		[illegible] تفہیم المسائل۔		[illegible]
[illegible]		۵	[illegible] تفہیم المسائل۔	[illegible]	[illegible]
[illegible] تفہیم المسائل [illegible]	[illegible]		[illegible] تفہیم المسائل۔		
[illegible]			[illegible] تفہیم المسائل۔	[illegible]	
تفہیم مسائل [illegible]	۲۶۱		[illegible] تفہیم المسائل۔		
[illegible] تفہیم المسائل	۲۶۳	۱	[illegible] تفہیم المسائل۔	[illegible]	
[illegible]	۲۶۲		[illegible]		[illegible]
[illegible] تفہیم المسائل۔					

فہرست دیگر فوائد

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]	۱۹	[illegible] نہیں۔	
[illegible]		[illegible]	۲۰
[illegible] رضی اللہ	۲۰	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		مستقر ارواح مومنین۔	۱۰
[illegible]		[illegible]	
[illegible] تسبیح [illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۲۰۸
[illegible]		[illegible]	۲۰۲

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ممکن پر بے دلیل سمع جزم نہیں۔	۲۰۹	عقائد میں تقلید نہیں۔	۲۱۵
حیلہ منکر و نکیر۔	۲۱۰	تکبیر کو اجماع درکار ہے۔	۲۱۶
ہر مسئلہ اپنے ماخذ ہی سے پڑھا جائیگا	۲۸۴		

فہرست فوائد حواشی

مضمون	صفحہ	حاشیہ	مضمون	صفحہ	حاشیہ
مائۃ مسائل کے اس خبط کا رد کہ نفع زیارت میں اولیا و فساق کی قبور یکساں ہیں بلکہ قبور اشقیا زائد۔	۲۶، ۲۷	۱	مواقع صنعۃ الاستخدام فی القرآن العظیم۔	۲۱	۱
			لسان و بیان کی تعریف میں فلسفہ کی جہالتیں۔	۱۱۳	
وہابی کش عمل یا فتن گم شدہ قبل اعتناق ربصار و اتباع زخرفی تشرع	۲۷		صاحب مائۃ مسائل کی نقل میں تحقیر	۱۲۰	۱
			وہابیہ کے علی گڑھ لینے کی نظیر۔	۲۰۲	۱
			وہابیہ کی کتابیں گڑھ لینے کی تفسیر۔		

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفِ آغاز

مجدد زمانہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں جہاں آپ کی علمی عظمت کا عرب و عجم میں شہرہ ہے وہاں پوری دنیا میں آپ کے فیض کا دریا رواں دواں ہے۔ زمانہ کے مایہ ناز اہل علم حضرات نے آپ کے علمی تبحر اور درجہ امامت کو خراج عقیدت پیش کیا اور آپ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق تسلیم کیا ہے۔

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

آپ بزرگوں کی مقدس امانت یعنی حقیقی اسلام کے سچے محافظ تھے جس عقیدۂ توحید و رسالت کے قابل فخر علمبرداروں جنہوں اغیاروں میں چھپے ہوئے فرقہ سازوں اور فتنہ پردازوں کے سینے پر قیام اجل اور برٹش گورنمنٹ کے پرفتن دور میں وقت کی اہم ترین ضرورت ثابت ہوئے۔ سابقہ مجددین کی طرح چودھویں صدی میں خدائے ذوالمنن نے آپ کو طریقت محمدیہ کے جھنڈے کا ناشر بنایا۔

آپ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو متحدہ ہندوستان کے صوبہ یوپی کے مشہور شہر بریلی شریف کے محلہ سوداگراں میں مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ المتوفی ۱۲۹۷ھ (۱۸۸۰ء) بن مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۸۲ھ (۱۸۶۶ء) کے علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد محترم اپنے وقت کے جید عالم دین مفتی و صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ دادا جان بھی جید عالم اور صاحب دل بزرگ

ہو گزرے ہیں۔ دونوں بزرگوں کی آپ پر خصوصی نگاہ کرم رہی جس کا اثر امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مجمع صفات میں کسی کتاب کی طرح صاف نظر آتا تھا۔

آپ مولداً بریلوی، نسباً پٹھان، مذہباً حنفی اور مشرباً قادری برکاتی تھے۔ پیدائشی نام محمد اور تاریخی نام المختار رکھا گیا تھا۔ جد امجد آپ کو احمد رضا خان کہہ کر پکارتے۔ مستورات کی زبان میں آپ کو امن میاں کے لقب سے پکارا جاتا۔ علمائے اہلسنت نے آپ کو اعلیحضرت اور فاضل بریلوی کہا۔ یگانہ روزگار ہستیوں نے آپ کو امام زمانہ اور مجدد مائۃ حاضرہ قرار دیا۔ لیکن مسلمانان عالم کا یہ امام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ یوں لکھا کرتا تھا: عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان — عبدالمصطفیٰ آپ کو بہت ہی زیادہ پسند تھا، جس کا ایک نعت شریف میں آپ نے یوں اظہار بھی فرمایا ہے ؎

خوف نہ رکھ رضا ذرا، تو تو ہے عبد مصطفیٰ

تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ولادت کی جو تاریخ نکالی اس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ سوانح حیات کے دریا کو آپ نے کوزے میں بند کر دیا ہے۔ چنانچہ فاضل بریلوی نے تاریخ ولادت کے لیے یہ آیت کریمہ پیش فرمائی

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔

باغ عرب کا سرو ناز دیکھ لیا ہے ورنہ آج

قمری جان غمزدہ گونج کے چہچہاتی کیوں

۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو تیرہ سال، دس ماہ اور تین دن کی عمر میں آپ نے تمام علوم نقلیہ و عقلیہ کی تکمیل کر کے سند فراغ و دستار فضیلت پائی۔ والد محترم نے منصب افتاء کی ذمہ داری اسی روز آپ کے سپرد کر دی اور خود سرپرستی فرماتے۔ چنانچہ اسی روز آپ نے رضاعت کے بارے میں ایک استفتاء کا جواب تحریر فرمایا۔

۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں جب کہ آپ عمر عزیز کی بائیس منزلیں طے کر چکے تھے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ مارہرہ شریف جا کر سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں جناب شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور اسی موقع پر جملہ سلاسل میں اجازت و خلافت سے بھی نوازے گئے۔ مرشد برحق کو اس گوہر یکتا پر بڑا ناز تھا۔ ایک موقع پر فرمایا، اگر قیامت کے روز پوچھا گیا کہ ــ اے آل رسول! دنیا سے میرے لیے کیا لائے ہو؟ تو عرض کروں گا الٰہی! میں تیرے لیے احمد رضا لایا ہوں۔

نگاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے میں
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہو کر

۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والدین کریمین کے ہمراہ فریضۂ حج ادا کیا۔ اس مبارک موقع پر آپ نے مکہ مکرمہ میں شیخ احمد دحلان مفتی شافعیہ، شیخ عبدالرحمٰن سراج مفتی حنفیہ رحمۃ اللہ علیہم سے تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ کی سندیں حاصل کیں۔ اسی موقع پر ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا جس کا ذکر مولوی رحمٰن علی (متوفی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) نے یوں کیا ہے :-

"ایک دن نماز مغرب مقام ابراہیم علیہ السلام میں ادا کی، نماز کے بعد امام شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل بغیر کسی سابقہ تعارف کے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنے گھر لے گئے، دیر تک ان کی پیشانی کو تھامے رہے، اور فرمایا، إنی لأجد نور الله من هذا الجبين، بے شک میں اس پیشانی سے اللہ کا نور پاتا ہوں، اس کے بعد صحاح ستہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دست خاص سے مرحمت فرمائی، اور ارشاد فرمایا کہ تمہارا نام ضیاء الدین احمد ہے۔ سند مذکور میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک گیارہ واسطے ہیں۔ مکہ معظمہ میں شیخ جمل اللیل موصوف کے ایماء سے رسالہ جوہرہ مضیئہ کی شرح جو مناسک حج میں شافعی مذہب کے مطابق ہے دو دن میں لکھی

یہ رسالہ شیخ حسین بن صالح کی تصنیف ہے۔ مولوی احمد رضا خان اس کا نام المنیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوھرۃ المضیۃ۔[1] رکھ کر شیخ کی خدمت میں لے گئے۔ شیخ نے ان کے حق میں تحسین و آفرین فرمائی۔[2]

دوسری مرتبہ جب آپ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں حج بیت اللہ و زیارت روضہ مطہرہ سے مشرف ہوئے تو علمائے حرمین شریفین نے آپ کی وہ فقید المثال تعظیم و تکریم کی جو پاک و ہند کے شاید ہی کسی بزرگ کو اس مقدس سرزمین پر میسر آئی ہو۔ علمائے حرمین نے اہم مسائل آپ سے حل کروائے اور آپ سے سندیں اور اجازتیں حاصل کرنا اپنے لیے سرمایہ افتخار شمار کیا۔ ایسی سندوں اور اجازتوں کو آپ کے خلف اکبر حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء نے ایک رسالے کی شکل میں جمع کیا جس کا تاریخی نام الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ ہے۔ موصوف نے اس رسالے میں مذکورہ اعزاز و اکرام کا مضمون دیکھا اور عربی میں سپرد قلم کیا ہے، جس کے ایک ٹکڑے کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"والد ماجد نے اگرچہ گوشہ نشینی و گمنامی کو پسند کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین میں آپ کی مقبولیت رکھ دی، گویا مکہ مکرمہ میں کارکنان قضا و قدر سے ندا کروا دی گئی کہ اے اہل صفا! حیدری جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان آیا ہے۔ تو ہم نے وہاں کے علمائے کرام کو آپ کی جانب تیز تیز آتے اور اکابر علماء کو آپ کی تعظیم و توقیر میں جلدی کرتے دیکھا۔ بعض آپ کے علمی انوار حاصل کرنے کے لیے آئے۔ بعض نے برکت و قوت کی غرض سے پہنچے۔ کسی نے آکر مسئلہ پوچھا اور فتویٰ طلب کیا۔ کسی بزرگ نے اپنا لکھا ہوا فتویٰ دکھایا (اور تصدیق و تقریظ چاہی)۔ بہت سے باعزت لوگوں

---

[1] یہ رسالہ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔

[2] محمد ایوب قادری، پروفیسر، تذکرہ علمائے ہند، اردو، مطبوعہ کراچی، بار اول ۱۹۶۱ء ص ۹۹

معتقدین نے آپ سے برکت اجازت چاہی اور بڑی شان والے
کار بیعت طریقت میں داخل ہوئے اور اعلیٰ کرم فرما کر تمہید خدمات بجا لانے
لگے تو آپ ہم سے فرماتے کہ ایک دفعہ ایک بزرگ بلند مرتبہ پیشوا ... سے
تشریف لائے وقت جب حضرت والد ماجد نے دبا، ان کے [illegible]
تو وہ بولے [illegible]
اور آپ کے شاگردوں اور جنہوں کو [illegible] اللہ تعالیٰ اس امت میں آپ
جیسے [illegible] مجددیت پیدا کرے گا

۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء میں [illegible] احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
کے [illegible] پانچ [illegible] کی [illegible] فرائض [illegible]
[illegible] کے بیان میں تحقیقت سے [illegible] پایا جائے [illegible]
آپ نے نصیحت [illegible] المبین ہے [illegible] کردی جائے
چنانچہ آپ نے اپنی [illegible] کی [illegible] خدمت میں
پیش کردیں [illegible] آپ کے [illegible] کی زبردست [illegible]
[illegible] میں [illegible] آپ کی [illegible] جنہیں [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] شائع کردیں [illegible]
کے [illegible] کا اظہار دیتا ہے [illegible]

[illegible] کے موقع پر [illegible] ہوتا ہے [illegible]
[illegible] ۱۳۲۳ھ [illegible] ۱۹۰۵ء [illegible]
[illegible] مشرق [illegible]

[illegible] رسائل رضویہ جلد دوم [illegible] ۱۹۷۳ء [illegible]

[illegible] حیات [illegible] ۱۹۷۲ء

فیصلہ ہوا تو معلوم کیجیے یہ تو اسے قدرت کا یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اس [illegible] سے
علمبردار [illegible] سب [illegible] فیصلہ [illegible] دیا [illegible]
اس مقدس [illegible] اہل حق کے [illegible] یعنی امام احمد رضا خان بریلوی [illegible]
یہاں پہنچے [illegible] مولوی خلیل احمد انبیٹھوی متوفی [illegible] ۱۹۲۷ء
بھی وہاں پہنچا ہوا تھا۔

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا جب دیوبندیوں کو علم ہوا تو انہوں نے [illegible]
کے کان بھرے اور آپ کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا۔ مسئلہ علم غیب کو [illegible]
بنانے کی کوشش کی اور تاثر دیا کہ احمد رضا خان کا یہ عقیدہ [illegible]
علیہ وسلم کا علم غیب [illegible] ہے اور وہ [illegible]
نہیں مانتا۔ چنانچہ پانچ سوال متعلقہ علوم غیبیہ آپ کی خدمت میں حکومت کی جانب
سے پیش ہوئے۔ [illegible] مشغولیتوں کے [illegible]
گھنٹوں میں آپ نے وہ تحقیقی جوابات بغیر کتابوں کی مدد کے [illegible] الدولۃ المکیۃ
ذہانت و ثقاہت [illegible] علمائے مکہ مکرمہ انگشت بدنداں رہ گئے
اور انہوں نے آپ کے سر [illegible] آپ کے اس مقدس [illegible]
[illegible] تصدیق [illegible]
گزرنے کے [illegible] اس کا جواب نہیں [illegible]
اس کی ایک دلیل بھی [illegible] ثابت نہیں کر سکا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اعلیٰحضرت [illegible]

[illegible] ذی الحجہ [illegible] کی درمیانی رات میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لینے لگی ہے[3]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الرضوی مدظلہ نے کہا ہے :-

[illegible]

[illegible]

[illegible] ص ۲۱ ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ص ۲۵۳ ۔

اس وقت تک علمائے اسلام کے کسی فتوی سے نوٹ کی شرعی حیثیت کا صحیح تعین نہیں ہو سکا تھا۔ اس مبارک موقع پر جب علمائے مکہ مکرمہ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے علم و فضل کے انوار کو دیکھا تو انہوں نے نوٹ کے بارے میں بارہ سوالات آپ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ نے ایسے محققانہ جواب دیے کہ ہمیشہ کے لیے نوٹ کا مسئلہ حل ہو گیا۔ اس مجموعے کا نام کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم ہے۔ اس محققانہ رسالے کی اہمیت و عظمت کا اندازہ [illegible] سب کو ہے۔ اس کی وجہ تصنیف مکہ مکرمہ کے مفتی حنفیہ حضرت مولانا سید عبد اللہ صدیق رحمۃ اللہ علیہ کے استفتاء کے [illegible] مولانا بدر الدین احمد علیہ الرحمہ نے یوں بیان کیا ہے:

مکہ معظمہ پہنچے تو اسی زمانے میں مولانا سید عبد اللہ [illegible] حرم شریف اور مولانا حامد محمد جداوی نے نوٹ کے متعلق حضرت کی خدمت میں ایک استفتاء پیش کیا جس میں بارہ سوال تھے۔ اعلیٰ حضرت نے [illegible] میں مستقل کتاب کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم تصنیف کی [illegible] ۲۳ محرم ۱۳۲۴ھ کو [illegible] یہ کتاب تبییض کے لیے کتب خانہ حرم میں حضرت مولانا سید اسمٰعیل (افندی) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] مفتی حنفیہ مولانا سید عبد اللہ صدیق [illegible] [illegible] جب وہ اس مقام پر پہنچے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تک توفیق نہیں پائی ہے

پر تسکین تھی دیگر حالی کر لینے سے پہلے اُن کا چہرہ مبارک پر مسرت تھا۔ [illegible]
کا ذکر تو رحمت جان بلکہ جان ایمان ہے۔ ع

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

الغرض امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ علوم و معارف کے گوہر لٹاتے رہے اور فیضان کے دریا بہاتے رہے اور تجدید و احیائے دین کرتے رہے [illegible] بالآخر وہ وقت بھی آ پہنچا کہ حکمت الٰہیہ کے تحت آپ کو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رخصت ہونا تھا۔ چنانچہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء جمعہ مبارکہ کے دن دو بجکر ۳۸ منٹ پر عین اذان کے وقت [illegible] [illegible] جب تک [illegible] مبارکہ [illegible] شعر الیقظ اعلیٰ حضرت اس دار فانی سے کوچ کر کے [illegible] حاضر ہو گئے۔

حضرت محدث کچھوچھوی [illegible] [illegible]
[illegible] نے [illegible] فرمایا [illegible] کے [illegible]
[illegible] مبارک [illegible]
[illegible] (۱۳۴۰ھ) [illegible] شریف [illegible]
قدس سرہ کے وصال کی خبر [illegible] — خود محدث کچھوچھوی [illegible]
[illegible] ۱۲ [illegible] لیکن وصال
سے قریبا [illegible] مبارک میں کبوتر [illegible]
[illegible] وصال کے بعد امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

۱؎ محمد عبد الحکیم شرف، مولانا: یاد اعلیٰ حضرت، مطبوعہ [illegible] ص ۵۹۔
۲؎ محمد ضیاء الدین [illegible]، مولانا: [illegible] ص ۲۔
۳؎ حسنین رضا خان، مولانا: وصایا شریف، [illegible] پریس [illegible]

[illegible]

۱؎ ایضاً ص ۱۸

[illegible]

[illegible] محمد [illegible] بریلوی [illegible] نے [illegible]
کی تکمیل کے لیے اپنی زبان اور اپنے قلم کو جنبش دی جس کے چند ثمرات نے آپ [illegible]
فرمایا تھا اور اس ذہن کی ادائیگی کے لیے کثرت سے [illegible] پر رضا [illegible]
[illegible] کی وجہ کوئی [illegible] تھی [illegible] اہل باطل کے [illegible] گوشے میں [illegible]
یا کفر و ارتداد کا [illegible] کھینچ گئی [illegible] ہو گیا۔ [illegible] کے قلم کی نوک نے [illegible]
اسلام کے ہر نقاب پوش [illegible] کے چہرے سے نقاب ہٹا [illegible]
خوفناک [illegible] کردہ چہرہ مسلمانوں کے سامنے کر دیا۔ بقول ایک معاصر [illegible]
[illegible] سے پہلے [illegible]
کہ اعلیٰحضرت کی [illegible] کا جواب [illegible] غرضیکہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یورپ کے [illegible] دنیا کے [illegible]
جب [illegible] کیا ہے؟ — [illegible] اس کا
پیارا نام عبد المصطفیٰ احمد رضا خان ہے، جو اسلامی دنیا میں اعلیٰحضرت [illegible]
کے نام سے مشہور ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

[illegible] بدر الدین احمد، مولانا، سوانح اعلیٰحضرت، مطبوعہ لکھنؤ، ص [illegible]

کردی اور حضرت عمرؓ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان کے جسموں نے اپنا [illegible]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دشمنوں سے بھی عداوت جس سے خدا و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو، پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا، مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے۔ اس لیے ان باتوں کو خوب سن لو۔ حجۃ اللہ قائم ہو چکی، اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا۔ جس نے اسے سنا اور مانا، قیامت کے دن اس کے لیے نور و نجات ہے، اور جس نے نہ مانا اس کے لیے ظلمت و ہلاکت۔ یہ خدا و رسول کی وصیت ہے۔ جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں، اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو آگاہ کریں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] برزخی زندگی کے بارے میں جس قدر [illegible] آنحضرت
[illegible] مشہور [illegible] کا نتیجہ [illegible] ہے۔

۱۔ دنیوی زندگی جس کا سلسلہ موت پر ختم ہوتا ہے اور اخروی زندگی [illegible]
روز حشر سے شروع ہوگی ان دونوں زندگیوں کے درمیانی وقفہ کو برزخی زندگی [illegible]
سکتے ہیں۔

۲۔ برزخ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے [illegible] ایک
خاص قسم کی زندگی عطا فرمائی جاتی ہے [illegible] ایک
گونہ تعلق باقی رکھا جاتا ہے جس کے باعث [illegible] دنیاوی زندگی سے [illegible]
مختلف ہوتا ہے۔

۳۔ برزخی زندگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں ہوتے۔

۴۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں کر سکتا۔

۵۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سکتے ہیں۔

۶۔ برزخی زندگی [illegible] دنیاوی زندگی [illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۔ روحِ مومنین کی رہائش گاہ علیین وغیرہ میں ہوتی ہے اور کفار و منافقین کے سجین میں ٹھکانہ بنایا گیا ہے جو زمین کی سب سے نچلی تہ کے نیچے ہے۔

۸۔ شہداء کی ارواح کا ان کے جسم کے ساتھ اتنا مضبوط تعلق ہوتا اور ان کے اجسام کو خصوصیت حاصل ہوتی ہے کہ اسی لیے قرآن کریم نے انہیں زندہ قرار دیا ہے۔

۹۔ انبیائے کرام کی برزخی زندگی بھی شہداء کی طرح بلکہ قدر و مراتب بہت بلند و بالا ہوتی ہے اور ان حضرات کے علوم و تجلیات میں وفات کے بعد بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حقیقتاً ایسے ہی زندہ ہیں جیسی رونق افروزی دنیا کے زمانہ میں تھی۔ اُن کی موت یک آن کے لیے تصدیق وعدہ الٰہیہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے واسطے ہوتی ہے۔ پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حیاتِ حقیقی جسمانی دنیاوی زندہ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں، حج کرتے ہیں، مجالس خیر میں تشریف لے جاتے ہیں، [illegible] سب [illegible] کی طرح سب کی آسائش کے [illegible] ہیں۔

لہ نعمت به الاحادیث والائمۃ القدیم والحدیث والله سبحانه وتعالیٰ اعلم ۔ فتاوی رضویہ [illegible]

فمنهم الذين يحيون في قبورهم — [illegible]

وتلك [illegible] احياء [illegible] — [illegible] قبروں میں زندہ [illegible] ہیں۔

[illegible] — قبروں میں [illegible]

روایات و اخبار و آثار [illegible] بارے میں نص [illegible] ہیں اور [illegible]

شمار نہیں۔

اہل سنت و جماعت کے امام محقق، محدث [illegible] شافعی [illegible] علامہ [illegible] متوفی

[illegible] نے [illegible] میں فرمایا ہے۔

قد جاء فی سنۃ علی [illegible] | اہل قبور کی حیات پر اہل سنت و جماعت کا [illegible]

ثبوت حیوۃ فی القبور [illegible] | ہے [illegible] نے [illegible] ثابت [illegible]

[illegible] | فرمایا ہے کہ [illegible] قبر [illegible] ثابت [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

رد الارواح فی اجسادهم [illegible] | اتفاق ہے۔

[illegible]

[illegible] فرمایا ہے۔

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] اتفاق ہے۔

[illegible] شافعی [illegible] الشرقی [illegible]

یوں تصریح فرمائی ہے :۔

[illegible] | [illegible]

ے [illegible] ص [illegible]

ے [illegible] ص ۵۴۔

ے [illegible] ص [illegible]

[illegible] بجسد [illegible]	[illegible] روح [illegible]
[illegible]	[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] بجسد او بعضہ [illegible]	ہیں کیونکہ [illegible]
فی حدیث [illegible]	جسم [illegible]

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

[illegible] متوفی [illegible] حضرت امام [illegible] ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی [illegible] حضرت امام [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible]

فرمایا ہے:

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] ابی حنیفۃ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اہل سنت والجماعت کے مشہور و معروف عالم و متکلم حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ متوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء کے معاصر شیخ عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۶ء نے لکھا ہے :-

(یعنی لیس المراد	یعنی حیات سے مراد [illegible]
بالحیاۃ ھھنا ما یعد فیہ الروح	زندہ نہیں ہے جس میں [illegible]
ویحس [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
فان خلق اللہ فیھم ادراکًا	[illegible] لطائف
یکون سببًا لادراک اللذۃ	اور راحت کا ادراک ہو [illegible]
[illegible] یکون حیًا	[illegible]
جھادًا [illegible]	[illegible]
	زندہ کہنے کا سزاوار ہوا۔

تفسیر مظہری کے مصنف حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء نے اپنے وقت کے قطب ربانی حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء نے جن کو بیہقی وقت ہونے کا [illegible] کی یوں ترجمانی کی ہے :-

قالت وجه التصبیق ان مقر	ہم کہتے ہیں کہ [illegible]
ارواح المؤمنین فی علیین	ارواح مومنین کا [illegible]
او فی السماء [illegible]	[illegible]
ذلک [illegible] مقر الارواح	[illegible]
[illegible]	[illegible] جسم
[illegible]	[illegible]

[illegible]

في قبره [illegible] | اس تعلق کی تحقیق کے بعد کوئی [illegible]
المتعددة [illegible] الانفصال | رہ گیا کہ انسان [illegible] درست
يصح أن يعرض على الانسان | ہوگا کہ انسان پر جو جسم [illegible]
مجموع مركب من الجسد | سے مرکب ہے [illegible] پیش آتے ہیں
والروح متعددة من جهة | خواہ روح [illegible] اور روح [illegible]
[illegible] ويحس اللذة والالم | [illegible]
ويسمع سؤال نكير ويجيب | منکر نکیر [illegible]
المنكر والنكير ونحو ذلك | واقع ہوتی ہیں [illegible]
مما ثبت بكتب السنة [1] | ہیں۔

متاخرین میں سے حنفی مسلک کے مایہ ناز فقیہ محدث سید محمد امین بن عمر عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ء نے اس سلسلے میں جمہور کے موقف کی یوں ترجمانی فرمائی ہے۔

والحاصل ان تعذيب الميت في | حاصل کلام یہ ہے کہ [illegible]
قبره [illegible] توضع فيه الحياة | اہلسنت کے نزدیک میت کے اندر اتنی
عند اهل السنة بقدر ما يحس | زندگی پیدا کر دی جاتی ہے جس سے وہ [illegible]
بالالم والبنية ليست بشرط | وغیرہ [illegible] اہلسنت والجماعت کے
عند اهل السنة بل تجعل | نزدیک ڈھانچے کا باقی رہنا شرط نہیں ہے
الحياة في تلك الاجزاء المتفرقة | بلکہ [illegible]
التي لا يدركها البصر [2] | ڈال دی جاتی ہے جو دکھائی نہیں دیتی۔

مذکورہ بالا عبارات سے جمہور اہلسنت والجماعت کا برزخی زندگی کے بارے میں موقف بالکل [illegible]

۱؎ ملا علی قاری محدث، [illegible]، جلد [illegible]، ص ۱۵۰۔

۲؎ سید محمد امین ابن عابدین شامی [illegible]، جلد دوم، مطبوعہ مصر، ص ۲۰۔

(المتوفی ۴۵۶ھ) [illegible] نے اہلسنت وجماعت سے [illegible] احادیث صحیحہ کے خلاف [illegible] کے منکر تھے۔ ان کا موقف [illegible] میں [illegible] کا نفت پہنچتی ہے [illegible] صرف [illegible] ہے اور جسم [illegible] تعلقات آشنا [illegible] بہترین [illegible] سے ملتی جلتی ہے اور متاخرین زمانہ بعض اصولی وفروعی مسائل میں کتاب وسنت کے خلاف ہونے کے باوجود ابن حزم، ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ)، ابن قیم الجوزی (المتوفی ۷۵۱ھ) اور مولوی محمد اسماعیل دہلوی (مقتول ۱۲۴۶ھ) کی پیروی بڑی عقیدت کے ساتھ کرتے ہیں۔

ان حضرات میں ابن تیمیہ حرانی کی شخصیت سب سے قد آور ہے۔ اگر موجودہ زمانہ کے نام نہاد [illegible] کا حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا جائے تو [illegible] علامہ ابن تیمیہ حرانی [illegible] ابن قیم موصوف [illegible] وہابیت کے نجدی [illegible] بانی [illegible] موصوف ہی کے مخصوص [illegible] کے شارح [illegible] اس حقیقت کے باوجود ان حضرات نے [illegible] نہیں کی بلکہ جمہور [illegible] چنانچہ ابن تیمیہ حرانی نے [illegible] لکھا ہے:-

[illegible]

من السلام والقراءة حق له [illegible] سنتا حق ہے۔

موصوف کے [illegible] ابن الجوزی نے ایک مشہور حدیث کی [illegible] ہوئے یوں لکھا ہے:-

[illegible]

۱؎ ابن تیمیہ [illegible] مطبوعہ مصر ص ۸۰

۲؎ ابن قیم [illegible] ص ۹

غیر مقلد حضرات کے پیشوا اور اس مسلک کی سب سے بڑی مقتدر ترویج و اشاعت کرنے والے [illegible] جناب نواب صدیق حسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۹۰ء اس سلسلے میں یوں رقم طراز ہیں :-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیوبندیوں کے [illegible] انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۳ء نے [illegible] کے بارے یوں تحریر کیا :-

[illegible]

[illegible]

علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی متوفی ۱۳۶۹ھ ۱۹۴۹ء نے [illegible] کے بارے یوں تصریح کی ہے :-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فرمایا تفسیر کا منشا یہ ہے کہ اس شعر کو تمثیل کے طور پر استعمال کرتے ہیں چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک مفتی صاحب سے سماع موتیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس شعر کو [illegible] شرک [illegible] شرک قرار دیا [illegible] مقبول ہے [illegible]

مصنف نے [illegible] حضرت [illegible] مجددی [illegible] کی خدمت میں رسالہ [illegible] پیش کیا کہ سماع موتیٰ کے بارے میں [illegible] حقیقت [illegible] رجب ۱۱۲۳ھ [illegible] [illegible] سال [illegible] گزر گئے [illegible]

[illegible] مژدہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] کرامات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کا دعویٰ کیا! کلا ورب العرش الاعلیٰ۔

[illegible]

۲۔ پانچ قول اس بارے میں کہ بعد وصال بھی اولیائے کرام زندہ رہتے ہیں۔

۳۔ پندرہ قول ایسے کہ اولیاء اللہ بعد وصال بھی تصرف فرماتے ہیں۔

۴۔ پندرہ قول اس بارے میں کہ رحلت کے بعد بھی اولیائے کرام نزدیک و دور سے مدد کرتے ہیں۔

۵۔ بائیس قول میں اس امر کی تصریح کہ وقت حاجت اولیاء کو پکارنا ان سے مدد چاہنا جائز ہے۔

۶۔ تیرہ قول اس بات میں کہ حضرات اولیاء کو بعد وصال بھی دیکھتے ہیں نزدیک و دور یکساں ہے۔

بہرحال حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق کا حق ادا کیا کہ منکرین [illegible] کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ ایک ایک جواب دے کر [illegible] [illegible] کوشش کی [illegible] سے استدلال کرتے ہوئے حق کو قبول کر لیتے [illegible] [illegible] [illegible] حق [illegible] پر ہمیشہ [illegible] ہیں لیکن منکرین [illegible] نے مذکورہ دونوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسائل [illegible] [illegible]

[illegible]

فرمائی گئی۔

[illegible]

ائمہ مسائل میں کوئی شرح وافی و تنقیح شافی [illegible]
سے علمائے عرب [illegible] قطع و برید [illegible] بیگانہ [illegible] نقل ہیں کہ [illegible]
بڑی عبارات [illegible] دیکھ کر [illegible]
[illegible] ہیں کہ یہ سب [illegible]
[illegible] عبارات [illegible]
[illegible] اہلسنت و جماعت کی [illegible] حدیث صحیح
[illegible] کسی [illegible]
[illegible] تحقیق و تنقیح میں [illegible]
[illegible] موافق [illegible]
[illegible]

[illegible] تحقیق میں [illegible]
[illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] مذہب اہلسنت [illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
[illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
[illegible] آپ نے [illegible]
[illegible] ثابت کر دیا کہ مذہب اہلسنت [illegible] مسئلہ میں بھی
کتاب و سنت [illegible] کے عین مطابق ہے۔

اعلیٰحضرت [illegible] قدس سرہ نے [illegible] تحقیق [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] تحقیق کے [illegible] قدیم وجدید [illegible] دشمنانِ دین کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فرمایا ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اُڑیں"

[illegible]
[illegible]
[illegible] عقیدت [illegible] اپنے موجودہ
[illegible] دور میں جب کہ باطل کا سیلاب
[illegible] چلا آرہا ہے جس نے [illegible]
[illegible] اُن کی ایمان جیسی متاعِ عزیز
[illegible]
[illegible]
[illegible] عقیدت [illegible]
[illegible]
[illegible] انھوں نے [illegible]

اتنے سارے بزرگوں اور مرشدوں کو بھی میلاد سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن آپ حضرات نے؟ یہ خود سوچیے اور اس میدان میں اگر کسی کو ... کا سب حضرات کو احساس ہو جائے تو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اور متوفی ۱۰۳۴ھ اور مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارناموں کو مشعل راہ بنا کر اپنا ملت کی تجدید کا فریضہ اپنے منصب کے مطابق ادا کیجیے یہی اسلام آج بھی آپ سے مطالبہ کر رہا ہے وہ ہے

بمژگان سیہ کردی ہزاراں رخنہ در دینم
بیا کز چشم بیمارت ہزاراں درد برچینم

خدائے ذوالمنن ہم سب کو پیغام حق پہچاننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یا رب العالمین بحق سید المرسلین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ۔

گدائے در پیر و مرشد: محمد عبد ... خاں ...
مجددی ...
در ...

۱۲ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ
...

ابتدائیہ

الحمد لله الذي خلق الانسان ٭ علمه البيان ٭ واعطاه لاستماعه بصرا
وعقلا وقرآن ٭ وجعله مظهر الصفات الرحمن ٭ ولم يجعله معدوما
بعد الايمان ٭ والصلوة والسلام الاتمان الاكملان ٭ على السميع البصير
العليم الخبير ملاذ المستغيثان ٭ المولى الكريم الرؤف الرحيم العظيم
الشان ٭ سيدنا ومولانا محمد الذي قد حكمه في عوالم الامكان ٭
وعلى آله وصحبه وابنه الغوث الاعظم السلطان ٭ احق المنعم في
الخير بشكره بفضل المنان ٭ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له شهادة تنجي بها وجه الديان ٭ واشهد ان محمدا عبده ورسوله
شهادة تورد مورد الرضوان ٭ فصلى الله وسلم وبارك وانعم على
هذا الحبيب القريب المجتبى السعيد المرتضى الرفيع المكان ٭ وعلى
آله وصحبه وعلى آله وحزبه وفي علمه وعرفان ٭ وعلينا معهم وبهم
وبه ولهم باحسن الاحسان ٭ وجميل الامتنان آمين آمين يا الله الحق
آمين

اما بعد حمد و صلوة [illegible] مستفید [illegible] مستفیض و سامع منّی و طالب
[illegible] اقل فقیر احقر [illegible] عبد المصطفیٰ احمد رضا محمدی سنی
حنفی قادری برکاتی بریلوی [illegible] ۲۰ رجب ۱۳۰۵ ہجریہ
[illegible] حیاة الموات فی بیان
سماع الاموات [illegible] فقیر غفرلہ [illegible] مسمی بہ
۱۳۰۵ھ

۳ ـ ۱۳۰۲

وہ دلائل بفیض الاولیاء بعد الوصال جمع کیے تھے ان کے ترجمے بسبب رشد ہدایت بھی اس رسالہ کے بعض انواع و فصول میں مندرج ہوئے اب یہ رسالہ نہ صرف سماع موتٰی کا ثبوت دے گا بلکہ بحول اللہ تعالیٰ خوب واضح کرے گا کہ حضرات اولیاء بعد الوصال زندہ اور ان کے تصرف و کرامات پائندہ اور ان کے فیض بدستور جاری اور ہم غلاموں خادموں محبوں معتقدوں کے ساتھ وہی مدد و اعانت و یاری۔ والحمد للہ القدیر الباری۔

یہ رسالہ حق سے متصل باطل سے منفصل مقدمہ و سہ مقصد و خاتمہ پر مشتمل و حسبنا اللہ ونعم الوکیل ھو مولانا وعلیہ التعویل۔

مقدمہ

باعث تالیف یہ ہے کہ سلخ جمادی الاخری [illegible] کو ایک مسئلہ بغرض تصدیق واظہار رائے حسب تحقیق فقیر کے پاس آیا صورت سوال یہ تھی:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چہ میفرمایند علمای دین ومفتیان شرع متین دریں باب کہ ایک بزرگ کے مزار شریف پر واسطے زیارت کے گیا اس وقت [illegible] نے کہا کہ اے بزرگ برگزیدۂ درگاہ کبریائی آپ اللہ پاک سے میرے واسطے دعا کیجئے کہ حاجت میری فلانی بر آئے کیونکہ آپ بزرگ ہیں طفیل رسول مقبول[1] کے اللہ کے حاجت بر آوے بعد کو [illegible] فاتحہ [illegible] شریف پڑھا اور [illegible] مزار گاہ میں [illegible] زیارت [illegible] جائز ہے یا نہیں [illegible] والسلام

[illegible]

اس پر [illegible] جواب [illegible] جناب [illegible] حدیث مذکورہ کو شرک [illegible] درجہ ثانیہ شرک قرار دیا [illegible] قبر [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس میں شک نہیں [illegible] زیارت قبور مومنین [illegible] شریف [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

---

[1] صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

دعائے حاجت ذاتی خود کرنا خالی از شائبہ شرک نہیں ہے تاکہ جب زمین
زائرانِ مقبرہ کے حجب عدیدہ سمع و بصر حائل ہو تو سماع اصوات اور
بصارت صور محال، اگرچہ بعض امور کو بوجہ قطع تعلق از مادہ زیادت
ادراک بھی حاصل ہے لیکن یہ مستلزم اس کو نہیں کہ بلا توجہ خاص سب کو
انکشاف حال خارج از علم زائر ذہنی کبھی ہو، بعد رنگا رنگ نسبت بوقت
دعا زائر کے وہ بزرگ اس کی دعا کو سن لیں جب زائر با حصول اس کے جب
سوال کا جب لوگ یا سائل نے اہل قبر کو سمیع و بصیر علی الدوام قرار دیا
ہے وہ نہیں ہے یہ اعتقاد بے شرک اور ادنی درجہ شائبہ شرک تو
بے ضرور ہوا جس سے احتراز و اجتناب ضرور واجب قرآن مجید میں
بمقامات متعددہ اس کا بیان بتصریح مذکور ہے اول تو سورۂ

[illegible]

ہے کما ستری ان شاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ

یوسف میں وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون اور حدیث شریف
میں ہے من حلف بغیر اللہ فقد اشرک اور اس حرمت کا سبب سوائے
اس کے نہیں کہ حالف کی اس قسم غیر خدا سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے
عقیدے میں غیر خدا کو بھی نفع و نقصان رساں جانتا ہے جو معنی شرک
ہے واللہ اعلم۔

مہر شریعت

اس جواب کو دیکھ کر زیادہ تر حیرت یہ ہوئی کہ مولوی صاحب کی کوئی تحریر ان
خرافات محمدیہ میں آج تک نظر سے نہ گزری تھی۔ گمان یوں تھا کہ قصداً احتراز فرماتے
ہیں بلکہ ہم منکریں کہ خود بھی [illegible] بڑھاتے ہیں طرفہ تر یہ کہ یہیں ہم اللہ قلم لو
[illegible] کہ حرز ارشاد فریقین کے مشد و کھیر سراپا ناتمامی تقریب [illegible]
[illegible] سے تعلق رکھتے اگرچہ حضرات نجدیہ کا قدیمی دستور تکفیر
سے جن [illegible] بعض وجوہ سے مولوی صاحب کی رعایت ایک حد تک مقصود
[illegible] مشہور ہیں نام ان کی مستند مسئلہ [illegible] قرآن مجید اور حدیث
صحیح [illegible] کہ اس مسئلے میں تحقیق بالغہ
[illegible] اس تفصیل [illegible] تحریر کا مع [illegible] اثبات
[illegible] جناب
[illegible] پیش ہوتے [illegible]
[illegible] بہت [illegible] مشقت ہوئی اور آخر
[illegible] کہ بعض جناب کی [illegible] میرے زہن
[illegible] چند [illegible] حدیث [illegible] سے
[illegible] طیبہ سے [illegible] اور بعد وصال [illegible]
[illegible] تحقیقات [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] جواب مولوی صاحب [illegible]

[illegible] صاحب کی [illegible]

باایں ہمہ یہ مختصر رسالہ ان شاء اللہ تعالیٰ ثابت کردے گا کہ مولوی صاحب کی یہ چند سطری تحریر اور اس پر مع ان کے اصل مذہب[۱] کے چار سو وجہ سے زائد رد ہیں
واللہ المعین وبہ استعین۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵) یہ تھا حاضر کر دیا گیا مدتوں عزم جواب کا جوش رہا مگر کچھ صدائے برنخاست ہونے تک کہ شوال ۱۳۳۰ھ میں مولوی صاحب نے انتقال کیا اب ان کو خود ہی معلوم ہو گیا ہو گا کہ مرنے کے بعد دیکھتے سنتے سمجھتے ہیں یا مر کر پتھر ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ منہ حسن رضا حشمت غفرلہ۔

[۱] اصل مذہب سے کبرائے مذہب مولوی صاحب کی تصریح مراد ہے۔ کہ یہ تو جدید ہے۔ ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

اَلْمَقْصَدُ الْاَوَّلُ

فِی الْاِعْتِرَاضَاتِ وَاِزَاحَۃِ الشُّبُہَاتِ

اور اس میں دو نوعیں ہیں۔

نوع اول:۔

اعتراضات مقصود ہیں۔ شاید مولوی صاحب نام اعتراض سے ناراض ہوں لہٰذا مناسب کہ بپیرایۂ سوال ہی اعتراض ہوں فاقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق۔

سوال ۱۔ جناب نے قبر کی مٹی حائل دیکھ کر آواز سننی صریحاً محال ٹھہرائی اس مراد محال عقلی یا شرعی یا عادی بر تقدیر اول کاش کوئی برہان قاطع اس کے استحالہ پر تمام فرمائی ہوتی میں پوچھتا ہوں اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ یہ حائل مانع احساس نہ ہونے دے تو ان اللہ علی کل شیء قدیر کا کیا جواب اور فرمائیے ہاں تو استحالہ کہاں بر تقدیر ثانی آیات قرآنیہ یا احادیث صحیحہ سے ثابت کیجئے کہ جب تک یہ حائل و حجاب رہیں گے ابصار و سماع نہ ہو سکیں گے الفاظ شریفہ ملحوظ خاطر رہیں بر تقدیر ثالث عادت اہل دنیا مراد یا عادت اہل برزخ در صورت اول کیا دلیل ہے کہ مانع دنیوی عائق برزخی بھی ہے کیا جناب کے نزدیک برزخ دنیا کا ایک زمانہ ہے اہل دنیا ملائکہ کو نہیں دیکھتے مگر بطور خرق عادت اور برزخ والے ہمیشہ دیکھتے ہیں حتی کہ کتب احادیث کیا ان چھپنے کی چیز نہیں۔ در صورت دوم جناب نے یہ عادت اہل برزخ کیونکر جانی اموات نے تو آکر بیان ہی نہ کیا اور حدیث سے ثابت ہوا تو ارشاد ہو آخر یہ حال کہ دعوے تمامہ زیر لحاظ ہے۔

سوال ۲۔ اسی تشقیق سے احد الشقین الاولین مراد تو آپ ہی کا آخر کلام اس کا رد ہے کہ محال عقلی صالح تعلق اذن نہیں اور محال شرعی سے ہرگز اذن متعلق

نہ ہو کا ورنہ ثبوت اس کا، عقیدہ ممکن کا اعتقاد کہ بہر حال عادی ممکن عقلی ہے۔ اور شرک اعتقاد محالات عقلیہ کا، عقیدہ تو اعتقاد ممکن عقلی کا شرک ہونا محال حقیقی یا بین الفساد۔ ہمارے تو اخری اوضح و اجلی جناب کی پچھلی عبارت صاف گویا دکھ بعض اموات کو ایسی زیادت ادراک عطا ہوتی ہے کہ وہ توجہ خاص کریں تو باذن اللہ دعائے زائر سن سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ قادر ہے یا نہیں۔ یہ قوت انہیں ہر وقت کے لیے بخشے، بر تقدیر ثانی سخت مشکل تعجب بر تقدیر اولیٰ۔ در صورت اقرار میت بہ وصف ملنے سے خدا کا شریک ہو گیا یا نہیں۔ میں جانتا ہوں ہاں نہ کہیے گا اور جب نہ کی ٹھہری تو یہی عرض کروں وہ وصف جس کے ثبوت سے خدا کی شرکت لازم نہ آئی اس کے اثبات سے خدا کا شریک کر دینا کیونکر قرار پایا اور جس کی حقیقت شرک نہیں اس کو گویا تاثیہ کیونکر ہوا۔

سوال (۳) کیا آدمی اسی کام کو اپنے لیے حلال جانے جس کے ہونے پر یقین رکھتا ہو باقی کو حرام سمجھے یا صرف امید کافی اگرچہ سمجھ نہ ہو۔ در صورت اولیٰ واجب کہ نماز روزہ تمام اعمال حسنہ کو حرام جانیں کہ وہ بے قبول ہونا آیا نہیں، اور یہ بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کے اعمال قطعی مقبول در صورت ثانیہ جب آپ کے نزدیک بھی بعض اکابر کا ایسی قوی ادراک ہونا مسلم کہ بتوجہ خاص باذن اللہ دعائے زائر سن لیں تو وہاں کرامات سے بہت امید و توقع موجود کہ شئے کا علم نہیں تو نہ سننے پر بھی جزم نہیں پھر کام کیونکر ناروا ہو سکتا ہے بتایئے کہ اپنا طریق حکم منع خاطر ہے۔

سوال (۴) یہ توفیق ہر کسی کی جن کے زندہ زندہ پر سوال کرتے ہیں وہ ہر وقت فراخ دست نہیں ہوتے اب ان سائلوں کو حضرت کے اعتقاد میں ہر

لہ یعنی تحقیق ہے تو [illegible] تجربہ تقدیر ہے تو یہی عرض ہے کہ بصورت [illegible] ہے یہ نکتہ محفوظ رہنا چاہیے ۱۲ منہ۔

شخص کے دل خانہ پر اطلاع و قدرت ہے یا نہیں۔ اگر کہیے ہاں تو جس طرح جناب
کے نزدیک زائر بیچارہ دل نے حضرات اولیا کو سمیع و بصیر بالاطلاق مانا یونہی آپ
نے ان بھیک منگے داتوں جوگیوں سادھوؤں کو سمیع و بصیر بالاطلاق جانا
واجب تھا کہ سبحانہ و تعالیٰ۔ اور اگر فرمائیے تو ثابت ہوا کہ حصول علم و تکسب
سے الگ ہوتے ہیں آپ کے طور پر غیر ثابت ہے ... قرار
دیتے ہیں یا نہیں برتقدیر اول واجب ہوا کہ سوال شرک نہ ہو تو دلی درجہ ثانیہ
پر شبہ شرک ضرور ہو ... بہت ... اولیا رحمہم اللہ وقت حاجت اس پر اقدام
فرمایا ہے۔ حضرت ابو سعید خراز قدس سرہ العزیز جن کی عظمت عرفان و جلالت
شان آفتاب نیم روز سے اظہر ہے وقت فاقہ ہاتھ پھیلاتے اور شیئاً للہ فرماتے یونہی
سیدنا شیخ جنید بغدادی کے استاذ حضرت ابو حفص حداد و حضرت ابراہیم ادہم
و امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے وقت ضرورت شرعیہ
سوال منقول نقل کی ذلک العلامۃ المناوی فی التیسیر[1] کتب فقہیہ شاہد
ہیں کہ بعض صورتوں میں علمائے کرام نے سوال فرض بتایا ہے معاذ اللہ یہ آپ
کے طور پر شرک یا شائبہ شرک کا فرض ہونا ہوگا برتقدیر ثانی زائر بیچارہ کیا
حضرات سے سوال کرنے پر کیوں ان الفاظ کا مصداق ہوا۔

سوال (۷) جو شخص ایک جگہ خاص پر ہو کہ وہاں جو کہ جس وقت بات کیجئے
سن سکے اس فرصت سے سمیع بالاطلاق کہا جائے گا یا نہیں اگر کہیے ہاں تو
بتائیے کہ سمیع بالاطلاق نہیں ہم نے تو ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ دولتخانہ
پر جا کر جس کسی نے بات کی ہے آپ کے کان تک پہنچا ہے اور فرمائیے نہ تو

---

[1] ... [illegible] ... نزدیک [illegible]
[illegible]
[illegible]

مزار پر جاکر کلام کرنے سے سمیع علی الاطلاق جاننا کیونکر سمجھا گیا۔

سوال (۷)۔ زمانۂ وجود مخاطب کے استغراق ازمنہ باوصف خصوص مکان کو جناب نے مثبت سمع علی الاطلاق ٹھہرایا تو استغراق ازمنہ وجود وامکنہ دنیا بدرجۂ اولیٰ موجب ہوگا اب کیا جواب ہے اس حدیث کا کہ امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی وعقیلی وابن النجار وابن عساکر وابو القاسم اصبہانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:۔

ان للہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع	بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے
الخلائق وہو قائم علی	جسے خدا نے تمام جہان کی باتیں سننے کی طاقت
قبری الی یوم القیمۃ فما من	عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر
احد یصلی علی صلوٰۃ الا	متعین ہے جو مجھ پر درود بھیجتا
ابلغنیہا۔	ہے وہ مجھے عرض کرتا ہے۔

علامہ زرقانی شرح مواہب اور علامہ عبدالرؤف شرح جامع صغیر میں اعطاہ اسماع الخلائق کی شرح میں یوں فرماتے ہیں:۔

ای قوۃ یقتدر بہا علی سماع	یعنی اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو ایسی
ما ینطق بہ کل مخلوق من	قوت دی ہے کہ انس جن وغیرہ
انس وجن وغیرہما وان دق	تمام مخلوق اپنی زبان سے جو کچھ کہے
فی ای موضع کان۔	اسے سب کے سننے کی طاقت ہے
	چاہے کہیں کا ذرا ہو۔

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اکثروا الصلوٰۃ علیّ فان اللہ	مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے
وکل بی ملکا عند قبری	میری مزار پر ایک فرشتہ متعین

فاذا صلّی علیّ رجل من امتی قال لی ذٰلک الملک یا محمد ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ۔

فرمایا جب کوئی امتی میرا مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے یا رسول اللہ فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی حضور پر درود بھیجی ہے۔

اللّٰھم صل وبارک علی ھذا الحبیب المجتبی والشفیع المرتجی وعلی آلہ وصحبہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین صلوٰۃ قدرھا ومدھا وملء نعمۃ یبقٰی ببقائک کما ھو اھل لہ وکما انت اھل لہ آمین آمین یا الٰہ الحق آمین۔

جان بیدہ ہم دور زدای قاصد آخر باز گو
در مجلس آن نازنین حرفے کہ از ما میرود

کیوں رشیدیہ اولیاء کرام تو خاص حاضران مزار کی بات سننے پر سمیع علی الاطلاق ہوتے جانتے ہیں یہ بندۂ خدا کہ بارگاہ عرش جاہ سلطانی صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے جدا نہیں ہوتا اور یہیں کثرت سے کثرت ایک وقت میں شرقاً غرباً جنوباً شمالاً تمام دنیا کی آوازیں سنتا ہے اسے کیا قرار دیا جائے گا۔ آپ کو تو کیا کہیں مگر ان نجدی شرک فروشوں نے نہ خدا کی قدرت دیکھی ہے کہ وہ اپنے بندوں کو کیا کیا عطا فرما سکتا ہے نہ اس کی عظمت صفات سمجھی ہے کہ تو انہوں اسی بات پر شرک کا ماتھا ٹھنکتا ہے۔ ما قدروا اللّٰہ حق قدرہ

سوال (۷): کیا بات سننے کے لیے صورت دیکھنی بھی ضرور ہے جب تو واجب کہ تمام اندھے بہرے ہوں اور فرشتہ مذکورہ آپ کے حضور پر بصیر علی الاطلاق بلکہ اس سے بھی کچھ زائد ہو کہ فقط اضطراب کرنے سے بصیر یا تا کیونکہ مسموع ہو، کیونکہ تمام آفاق تو یا اسے دق۔

سوال (۸): بفرض لزوم سماع کلام کی صفت بصر وہ کار بہ روایت مخاطب سے تو نہیں یہ بصر مستلزم ہے تو اول تو ثابت باطل ہے اور علی الثانی لازم کہ تمام مخلوق الٰہی ہر کی قدرت و طاقت سے کسی غیر خدا کے لیے ثابت مخلوقاً مستلزم شرک

ہو تو سب مشرک ہیں یا ہر نبی سمیع بصیر علی الاطلاق تو آفت اشد ہے۔
والعیاذ باللہ۔

سوال (۹)۔ ان دعاؤں کی بابت دریافت کرنے سے مستلزم نہیں کہ ہر جگہ زائرین لیں تو اتنے بھی نہیں کہ سب کو نہ سنیں آپ خود مستلزم قرار دیتے ہیں نہ استلزام ہے تو دونوں صورتیں محتمل ہیں پھر ایک امر محتمل پر جزم شرک کیونکہ ہو سکتا ہے۔ ثابت ہو کہ یہ دلیل ہو تو غلط ہی کیا ہر غلط بات شرک ہوتی ہے۔

سوال (۱۰) مجھے نہیں معلوم کہ قرآن عظیم میں ایک جگہ بھی بیان فرمایا ہو کہ مزارات پر جا کر کلام و خطاب کرنا شرک یا حرام ہے یا اتنا ہی ارشاد ہوا ہو ایسا کرتا ہے گویا اعتقاد رکھتا ہے کہ سمیع یا بصیر علی الاطلاق مانتا ہے اور حضرت کی صحت استدلال انہیں امور پر مبنی آپ فرماتے ہیں قرآن حمید میں بمقامات متعددہ اس کا بیان بتصریح تام موجود ہیں مقامات متعددہ کی تکلیف نہیں دیتا ایک ہی آیت فرما دیجئے جس میں صاف صاف مضمون مذکور مزبور ہو۔ بینوا توجروا۔

سوال (۱۱) سورۂ یوسف کی آیہ کریمہ کہ تلاوت فرمائی اس کا ترجمہ مناسب ہے کیوں عرض کروں مولوی اسمٰعیل سے سنیے تقویۃ الایمان میں لکھا:۔

"نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں یعنی اکثر لوگ
جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔ انتہیٰ"

خدا را اس میں مزارات اولیاء پر جانے یا ان سے کلام و خطاب کرنے کا کون سا حرف ہے، مستلزم شدن تو کجا کہیں تصریح تام ذرہ سی چیز ہے پھر اس آیت سے جناب کا کون سا دعویٰ ثابت ہوا یا اعتقاد مزار کو کب لازم دیا کہ ایسے ہی [illegible] استناد کی نام تصریح تام ہے ہر شخص اپنے دعوے پر قرآن عظیم کی آیت پیش کر سکتا ہے خدا نسبتی کیجئے تو سید عقول حق ہے [illegible]

آیت سے دربارۂ پیر کا استدلال محض بے جا اور غلط ہے

و حدانیت سے بالذات صادر ہوئی ہوں اور یہ خدا کے عزوجل پر، فترا فی [illegible] وحدہ لا
شریک لہ الا الواحد اور اللہ تعالیٰ پر افترا اور احرام قسمی قرآن حمید میں بمقامات
متعددہ [illegible] کا بیان [illegible] تمام [illegible] سورۂ الحق میں [illegible]
[illegible] یفتحون [illegible] نصرانی خدا [illegible] تثلیث [illegible]
[illegible] آیت [illegible] کی تکذیب موجب عذاب شدید قرآن حمید میں بمقامات
متعددہ [illegible] کا بیان [illegible] سورۂ عنکبوت میں [illegible]
[illegible] ارشاد فرماتے کیا ان تقریروں سے ان [illegible]
[illegible] کے جھوٹے دعوے معاذ اللہ قرآن مجید نے ثابت کر دیے
[illegible]
[illegible] آیت [illegible] کو ان کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کی طرح پیش ہو سکتی ہے [illegible]
نسبت [illegible] آپ نے [illegible] کی ہزار درجہ زیادہ [illegible] تعلق [illegible]
[illegible] تعالیٰ فرماتا ہے [illegible] کافر لوگ [illegible]
[illegible] لوگ [illegible] امید رکھتے ہیں اور [illegible]
[illegible] ان اللہ [illegible]

[illegible] آخر من [illegible]

[illegible]

قبر ایشاں دریوزۂ از انجذاب دریوزہ۔

اقول اولاً: جناب کے نزدیک مزاراتِ اولیاء سے بھیک مانگنے کا کیا حکم ہے افسوس وہاں تو ان سے دعا منگوانا شرک ہوا جاتا تھا۔ یہاں[1] خود ان سے بھیک مانگی جاتی ہے۔

ثانیاً: کسی سے بھیک مانگنی بے اس کے معقول نہیں کہ اس کی طرف [illegible] توجہ کرے ورنہ دیوار یا پتھروں سے [illegible] توجہ خاص کا انکشاف حال خارج از مقدور [illegible] جب بھیک مانگنے والا شاہ صاحب کے حکم سے جنہیں ہم مکتوب [illegible] گویا اہل قبر کو سمیع و بصیر علی الاطلاق قرار دیا یا نہیں اور شاہ صاحب نے یہ شرک خالص یا شائبۂ شرک تعلیم کیا یا نہیں اور یہی کیونکر ہو سکتا ہے [illegible] بدعتی بد مذہب ہوا یا نہیں بینوا توجروا۔

ثالثاً: انہوں نے مزار پر جا کر [illegible] ارواحِ طیبہ کی طرف توجہ کرا رہے ہیں، اب تو اطلاق کا [illegible]۔

سوال (۳)، انہیں شاہ صاحب نے ایک رباعی لکھی ہے

آنانکہ زاد تا ہی بہمی جستند ۔۔۔ بالجملہ [illegible] قدم بہ پیر بستند

فیض قدس از ہمت ایشاں میجو ۔۔۔ دروازۂ فیض قدس ایشاں بستند

اور مکتوب شرح رباعیات میں خود اس کی شرح یوں کی:

"یعنی توجہ بارواح طیبہ مشائخ [illegible] نفع بلیغ دارد"

اقول کیا اچھا نفع بلیغ ہے کہ [illegible]

---

[1] شاید یہاں کوئی مخمصہ [illegible] ۱۲ منہ احمد رضا غفرلہ۔

[2] مذہب یا شائبہ شرک کی [illegible]

[3] [illegible] ۱۲ [illegible] احمد رضا [illegible]

ہو گئے۔

سوال (۱۴) شاہ صاحب قول الجمیل میں لکھتے ہیں۔ اُن کی عبارت عربی کا ترجمہ کروں اس سے یہی بہتر کہ مولوی خرم علی صاحب بلہوری مصنف نصیحۃ المسلمین کا ترجمہ نقل کروں یہ صاحب بھی محمد کبرائے حضرت منکرین سے ہیں شفاء العلیل میں کہتے ہیں:-

"ہمارے مشائخ چشتیہ نے فرمایا قبرستان میں میت کے سامنے کعبہ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے گیارہ بار سورۃ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو کر سات بار یا رب اور سات بار یا روح کی دل میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش و انوار پائے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس کے دل پر آوے ملخصاً۔

اقول: اولاً:- اس نذر کے صحیح و حکم ارشاد ہو۔

ثانیاً: یہ سالک فیض جو تقریر تسلیم و اشاعت و تعلیم شاہ صاحب و مترجم صاحب جب چاہیں مشغول قبر کے سامنے یا رب یا روح کرنے اور فیض مانگنے بیٹھ گئے آپ کے نزدیک اہل قبور کی سمع و بصر و تعلق و منفعت علی الاطلاق ماننے والا مترجم بتائیں کہ مشرک ہوا یا نہیں۔

سوال (۱۵) شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر فتح العزیز میں جہاں انہوں نے بعض خواص اولیاء کی ایسی عبادت ذکر کی لکھی ہے یہ بھی فرماتے ہیں کہ:-

"از بعضے تحصیل مطلب کمالات باطنی از انہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند۔

کچھ زیارت [illegible] کا انکشاف ہوا [illegible] علم طالب و غیر خصیبہ پر [illegible] ایسی [illegible] استفادہ ہوتے ہیں [illegible] اس قول کے [illegible] معاذ اللہ [illegible]

مشرک ہوتی ہے کیونکہ صحیح و مقبول تحریر یہی شاہ صاحب اپنے والد شاہ ولی اللہ صاحب سے ناقل ہیں نسبت کی نسبت قوی ... صحیح ہے شیخ ... ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور ان کو بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور ان کو ... روحانیت سے تربیت ہے ... [illegible]

ثانیاً ... شاہ ولی اللہ صاحب ... [illegible] ... مانگتے ... [illegible] ... حاجت ... [illegible]

[illegible]

غوث اعظم بمن بے سر و ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

سوال (۱۶): ... تفسیر عزیزی میں ... [illegible] ... فوائد میں لکھتے ہیں:-

"از اولیائے مدفونین انتفاع و استفادہ جاریست"

اقول:- انتفاع کی تعبیر کتنی کہ بے قصد منتفع بھی ممکن ... کر دیا کہ وہ نہیں مگر ... [illegible] ... انتفاع ... کے لیے حصول علم مرتکب سوال ہو کر معاذ اللہ مشرک ہوتے ہیں۔

ثانیاً۔ لفظ جاریست ... مراد نہیں ... میں جاری ہونا اور جو مسلمانوں میں جاری ہرگز شرک نہیں اور جن میں شرک جاری ہرگز مسلمان نہیں۔

سوال (۱۷): مرزا مظہر جان جاناں صاحب جنہیں ... اپنے مکاتیب میں ... طریقہ احمدیہ ... سنت ... [illegible] ... کی نسبت ... [illegible] ... سنت ... [illegible]

مرزا صاحب اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں :-

"نسبت بآنجناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بسید فقیر
را نیازی خاص بآنجناب ثابت است در وقت عروض عارضہ جسمانی
توجہ بآنحضرت واقع میشود سبب حصول شفا میگردد"

سوال (۱) - آگے فرماتے ہیں :-

"یک قصیدہ کہ مطلعش اینست ؎

فروغ چشم آمد امیر المومنین حیدر

نوشتہ بدستی امیر المومنین حیدر -

بجناب ایشان عرض نمودہ مرزا شہادت میدہند"

اقول، اولاً :- جب جناب مرزا صاحب امراض میں بارگاہ مشکل کشائی کی طرف توجہ کرتے تھے انہیں کیا خبر تھی کہ حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ اس وقت میری طرف متوجہ ہیں یا میری طرف توجہ ہے، التفات فرمائیں گے -

ثانیاً :- یونہی جب قصیدہ عرض کرنے بیٹھے کیا جانتے تھے کہ حضرت دور سے قصیدہ سن رہے ہیں کہ ان سب وقتوں میں بے حصول علم غیب عرض و توجہ ہوکر انہوں نے جناب حضرت کو سمیع و بصیر علی الاطلاق سمجھا یا اور حضرت کے حضور حاضر و ناظر جانا یا نہیں -

ثالثاً :- جو جو کرتے حضرت کو دور سے مرزا صاحب ہر ایک حضور میں توجہ کرتے قصیدہ سنتے ہیں اس کے لیے حکم کچھ زیادہ سخت ہوگا یا نہیں -

رابعاً :- اس نیاز خاص پر بھی نظر رہے کہ یہ معلوم ہے کہ ان بہال کے نزدیک غیر اللہ کی نیاز کیسی جناب سے نیاز مانتے اور اسی بنا پر نذر و تحفہ حضرت سیدنا کی نیاز کو شرک و حرام جانتے ہیں -

خامساً :- یہ بڑی گنجائش توربانی ہی رہ گئی کہ دفع امراض کے لیے مزاج

طیبہ کی طرف توجہ استمداد بالغیر تو نہیں اور جناب کے نزدیک بھلا ایسا شخص اتباعِ شریعت میں یکتا و بے نظیر جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا تھا بالشتے تا فرق سر سے متبع سنت بلکہ از روئے ایمان تقویۃ الایمان راسا موحد و مسلم کہا جائے گا یا نہیں۔

سوال (۱۹) شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبد الرحیم صاحب کی نسبت کیا حکم ہے وہ بھی اس شرک عالمگیر سے محفوظ تر ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب قول جمیل میں لکھتے ہیں:۔

"و بعض تأدب شیخنا عبد الرحیم عن روح جدہ لامہ الشیخ رفیع الدین محمد۔

شفاء العلیل میں اس کا ترجمہ یوں کیا:۔

"اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب اموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین کی روح سے اور حاشیہ فیض یوں ہے کہ اکثر بے طلب آیا ہو بلکہ بھی جا کر قبر پر متوجہ ہوا کرتے۔"

خود شاہ ولی اللہ اپنے والد ماجد سے انفاس العارفین میں ناقل:۔

"میفرمودند مرا در مبدء حال بمزار شیخ رفیع الدین الفتے پیدا شد آنجا میرفتم و بقبر شان متوجہ میشدم الخ"

یا رب حیب مولوی اسمٰعیل کے اساتذہ و مشائخ سب گرفتار شرک تھے کہ نہیں کیسے خوشہ چین نہیں کے زمرہ ان کے مداح ان کے معتقد کیونکر مومن موحد رہے ع وحسن نبات الارض من قوم لبذر۔

صنف آخر من ہذا النوع

اس میں دو سوالات مذکور ہوں گے جو مولوی صاحب کے ستدلال

دوم یعنی تمسک بحدیث من حلف [illegible] سے متعلق ہیں۔

سوال (۲۰) حدیث من حلف بغیر الله فقد اشرک کی بہت عمدہ شرح افادہ فرمائی ذرا کتب ائمہ حدیث و فقہ پر نظر کر کے ارشاد ہو جائے کہ کلمات علماء سے کہاں تک موافق ہے نیز بہت ممنون احسان ہوگا اگر ایک عالم معتمد کی تحریر سے بھی آپ نے اپنا بیان مطابق کر دکھایا یا الفاظ شریفہ پیش نظر رہیں کہ اس حرمت کا سبب سوا اس کے نہیں الخ۔

سوال (۲۱) اعتقاد نفع و ضرر پر قسم کی دلالت کس قسم کی دلالت ہے یا لغۃ اس کے معنی ہی یہ مفہوم ہیں یا عرفاً خواہ عرفاً لازم و ملزوم کہ آدمی اسی کی قسم کھائے جس سے نفع و ضرر کی امید رکھے صدر اسلام میں بعض صحابہ کرام کعبہ معظمہ کی قسم کھاتے [illegible] وغیرہ اس وقت وہ کعبہ کی نسبت کیا اعتقاد رکھتے تھے۔

بینوا توجروا۔

سوال (۲۲) غیر خدا کو کسی طرح نافع یا ضار جاننا مطلقاً شرک ہے یا خاص اس صورت میں کہ اسے نفع و ضرر میں مستقل بالذات مانے بر تقدیر اول یہ وہ شرک ہے جس سے [illegible] کوئی مخلص نہیں یہاں شبہ کہ نافع و ضار [illegible] جانتا ہے بچہ دوست سے نفع کی امید [illegible] دشمن سے ضرر کا خوف رکھتا ہے۔ [illegible] حاکم کی [illegible] دینی یا دنیوی نفع کی توقع [illegible] رکھتے ہیں کہ [illegible] یا جسمانی [illegible] نہیں [illegible] ہے۔

[illegible] | تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے
[illegible] | نہیں جانتے [illegible]
نفعاً۔ | دینے میں زیادہ نزدیک ہے۔

[illegible]

اور فرماتا ہے:-

وما هم بضارين به من أحد — وہ اس سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے

الا باذن الله — بے حکم خدا کے

صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

من استطاع منكم ان ينفع اخاه — تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع

فلينفعه — دے سکے وہ نفع دے۔

امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ بسند حسن مالک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

من ضار ضار الله به — جو کسی کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ اسے

ومن شاق شق الله عليه — نقصان پہنچائے اور جو کسی پر سختی

کرے اللہ تعالیٰ اس پر مشقت

ڈالے گا۔

اور حدیث میں ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجر اسود کی نسبت فرمایا:-

بلى يا امير المؤمنين انه يضر — کیوں نہیں اے امیر المومنین یہ پتھر

وينفع — نقصان بھی دیتا اور نفع بھی پہنچاتا ہے۔

حدیث شریف [illegible] قطع نظر [illegible] کے خلاف پر شاہد عدل [illegible] اپنے باپ یا اپنے محبوب کے سر یا آنکھوں یا جان کی قسم کھاتے ہیں اور کہنے والے کے خواب میں بھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ یہ چیزیں بالاستقلال ہمارے نفع رساں [illegible] سامع کا ذہن اس طرف جاتا ہے بعض حضرات نابغہ جعدی [illegible] کیا خوب فرماتے ہیں۔

لعمری وما عمری علی بہین

لقد نطقت بطلا علی الاقارع

اور بہت سے نزدیک اس سے کہ شبہ قسم کا ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا وغیرہما پیشوایان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اپنے باپ اور اپنی جان کی قسم کھانی مروی ہے جو اہل حدیث پر مخفی نہیں۔

سوال (۲۳) - غیر قسم غیر سے تو آپ کے نزدیک یہ معروف نہ رہی ہو تو تھا کہ وہ اپنے عقیدے میں غیر خدا کو بھی نفع و ضرر رساں جانتا ہے۔ بلکہ ان جناب اثنی کی بہت پہ شرح مسلم میں بتائے تحریر ہوئی ہے اس کے ذیل کا حال تھا بلکہ اب ان کی نسبت جناب ارشاد ہو چکا ہے کہ سنت بائنہ صحیح یہ ہے خدا کو ترک کر کے نفع و ضرر رساں سمجھ کر نفع و ضرر پہنچانے والا جان کر بھی شرکت کی جس نے اس کو عبادت کی بہت سے اولیاء اللہ پر سوال ختم ہے مثل مثل ہے جب ہم دیکھتے ہیں فرعون بے عمران مثال اللہ عن حال القیوت شاہ عبدالعزیز صاحب میں مرکے ثبوت میں رسالہ کی والی کی رسالہ پیری تبلیغ میں فرشتہ پیری سے یاد آتی تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال (۲۴) یہ تو آئندہ عرض کروں گا کہ مطلب ذی کیا ختم و نفع و ضرر سے منسوب ہے جب شرک ہے لیکن فرض کر کے گزارش کرتا ہوں کہ نفع و ضرر ہے تو وہ مختلف نفع و ضرر رسان میں مستقل شرک تھا مگر وہ تو اس نے کسی حاجت کی خواستگاری نہیں پھر

اس کے ذات خیمہ برکات پر حاضر ہو کر خود ان سے نیک مانگنا

اس سے بدعت یا شرک کہہ کر ان کے فیض کا منتظر رہنا۔

٣- اپنی مشکلوں کا ان سے حل چاہنا۔

٤- بیمار پڑیں تو شفا ملنے کو ان کی طرف توجہ کرنا کہ ابھی صنف سابق میں منقول ہوئے ان میں کتنا اعتقاد نفع و ضرر ثابت ہوتا ہے۔

٥- لفظ انتفاع و استمداد تو خود بمعنی نفع یافتن و فائدہ خواستن ہی کا قصد ہے اعتقاد نفع کس عاقل سے معقول ہاں ہاں انصاف کیجئے تو دعا میں تو دریوزہ گری و حاجت خواہی کہیں زیادہ ہے اس میں خدمت سائل پر ... ہے اگر سبب ظاہری و مظہر عون باری جاننا تو خالص حق اور معاذ اللہ مستقل ... تو نرا شرک بخلاف طلب دعا کہ وہاں نفس کلام مطلب متبرک کی غلامی و بندگی اور حضرت غنی جل جلالہ کی طرف محتاجی پر دلیل واضح یہاں تک کہ آیہ مستقل سے اس کا اجتماع محال کما لا یخفی علی اولی النہی باایں ہمہ اگر یہ شرک ہے تو اس کے لیے تو مجھے کوئی لفظ شرک سے بدتر ملتا نہیں جس کا مستحق ہے

شعر اول ع

ضاق عن وصفکم نطاق البیان۔

سوال (٢٥) گیارہویں یہ کہ غیر خدا کی قسم ... ہوئی تو اس کا مسئلہ دائرہ سے کیا علاقہ کسی سے دعا کے لیے کہنے میں بھی اسی طرح کے شرعیہ کا اعتقاد ظاہر ہوتا ہے جو معنی شرک ہے۔

(١) محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے دعا چاہی جب وہ مکہ معظمہ جانے لگے ارشاد فرمایا:

لا تنسنا یا اخی من دعائک — اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھول جانا۔

رواہ ابو داؤد رضی اللہ عنہ۔

احمد و ابن ماجہ کی حدیث میں ہے فرمایا:

یا اخی اشرکنا فی صالح دعائک ولا تنسنا — اے بھائی اپنی نیک دعا میں ہمیں شریک رکھنا اور ہمیں نہ بھولنا۔

اولیا و صلحا سے طلب دعا مشروع ہے

(۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی جب دفن میت سے فارغ ہوتے قبر پر ٹھہر کر صحابہ کرام سے ارشاد فرماتے:۔

استغفروا لاخیکم واسئلوا لہ التثبیت فانہ الاٰن یسأل — اپنے بھائی کے لیے مغفرت مانگو اور اس کے ثابت رہنے کی دعا کرو کہ اب اس سے سوال ہوگا۔

(۱) رواہ ابو داؤد والحاکم والبیہقی بسند حسن عن عثمان الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) امام احمد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ — جب تو حاجی سے ملے اسے سلام و مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں جائے اپنی مغفرت کی دعا اس سے منگوا کہ وہ بخشا ہوا ہے۔

(۴) حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا:۔

فمن لقیہ منکم فلیأمرہ فلیستغفر لہ۔ — تم میں جو اسے پائے اپنے لیے دعائے بخشش کرائے۔

(۱) اخرجہ مسلم والبیہقی عن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایک روایت میں ہے حضرت فاروق و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا ان سے دعا کرانا کہ وہ اللہ کے حضور عزت والا ہے۔ اخرجہ الخطیب وابن عساکر۔

(۵) حسب حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی۔ اخرجہ ابن سعد والحاکم وصححہ والرویانی والبیہقی فی الدلائل وابو نعیم فی الحلیۃ کلھم من طریق اسیر بن جابر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۲) ایک حدیث میں ہے جب امیر المومنین نے درخواست کی امیر المومنین رضی اللہ

تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت دلیں سے سب دعا کا حکم تھا دونوں صاحبوں نے
اپنے لیے دعا کرائی۔ اخرجہ ابن عساکر۔

(۷) امام ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف میں اور امام بیہقی دلائل النبوۃ کی مجلد یازدہم میں بسند صحیح بطریق ابو معاویہ عن الاعمش عن ابی صالح عن مالک الدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... روایت کرتے ہیں۔

قال اصاب الناس قحط في
زمن عمر بن الخطاب فجاء
رجل الى قبر النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم فقال يا
رسول الله استسق الله لامتك
فانهم قد هلكوا فاتاه رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم في
المنام فقال ائت عمر
فاقرئه السلام واخبره
انهم يسقون۔

الحديث۔

یعنی امیر المومنین عمر کے زمانہ میں
ایک بار قحط پڑا ایک صاحب یعنی
حضرت بلال بن حارث مزنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس
حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی یا رسول
اللہ اپنی امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے
پانی مانگیے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے
ہیں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان
صاحب کے خواب میں تشریف لائے اور
ارشاد فرمایا عمر کے پاس جا کر اسے
سلام پہنچا اور خبر دے کہ
اب پانی آیا چاہتا ہے۔

۱؎ [illegible] مواہب [illegible]

۲؎ [illegible] کتاب [illegible] ۲، [illegible]
شرح مواہب۔

شاہ ولی اللہ قرۃ العینین میں یہ حدیث نقل کر کے کہتے ہیں (رواہ ابو عمر فی الاستیعاب)

تنبیہ نبیہ:-

یہ چند حدیثیں ہیں احیائے حقیقی سے طلب دعا میں اور اموات سے طلب کی قدرے بحث کہ اصل مسئلہ مستورہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ مقصد سوم میں مذکور ہوگی۔

(جو بات زندوں کے ساتھ شرک نہیں وہ مردوں کے ساتھ بھی شرک نہیں)

یہاں ایک نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو بات شرک ہے اس کے حکم میں احیا و اموات و انس و جن و ملک وغیرہ تمام مخلوق الٰہی یکساں ہیں کہ غیر خدا کوئی ہو خدا کا شریک نہیں ہو سکتا تو امور شرک میں حیات و موت سے تفرقہ جیسا کہ اس طائفہ جدیدہ کا شیوہ قدیمہ ہے دائرہ عقل و شرع دونوں سے خارج ہے کیا زندے خدا کے شریک ہو سکتے ہیں صرف شرکت اموات ہی ممنوع ہے۔ مولوی صاحب یہی مثلیں سینہ تانے تم نے ہی کیا خطہ کیا کہ اس حال میں تو مردے زندے کسی کی تمیز نہیں یہ نہیں اگر طلب دعا میں شرک ہوتا مگر یہ حکم فقط اموات سے خاص نہ ہوتا بلکہ یقیناً احیاء سے دعا کرانی بھی حرام ٹھہرے گی کہ خدا کا شریک نہ ہو سکنے میں زندہ مردہ سب یکساں ہیں و منہا شیخ شیوخ علماء الہند مولینا برکۃ سیدنا شیخ محقق جناب محقق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوٰۃ شریف میں فرمایا:

"کسانیکہ منع استمداد از دیگر موجب شرک و توجہ بما سوائے حق باشد چنانکہ منکرہ زعم میکنند پس باید کہ منع کردہ شود توسل و طلب دعا از صالحان و دوستان خدا در حالت حیات نیز و این ممنوع نیست بلکہ مستحب و مستحسن است باتفاق و شائع است در دین [illegible] [illegible]

[illegible]"

نوع دوم :-

"مخالفت مولوی صاحب و ہم زبان مولوی صاحب ہیں"

[illegible] یہ امر ثابت ہو گیا کہ مولوی صاحب کی تحریر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] قبر یکساں جانی حیث قال :-

"دریں قسم زیارت کردن قبر ولی و قبر [illegible] و قبر شہید [illegible] [illegible] است"

پھر [illegible] صبر نہ آیا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مخالفت (۴) متکلمین و ائمہ کی تقریریں گو اگرچہ یہ فعل فی نفسہ حسن ہو مگر عید میں ان کے زعم پر خلفاء سے ساتھ جاری نہ تھا، اصل یہ ممنوع ٹھہراتے ہیں نہ کہ مفسدہ سے منع اور اصل کی تجویز کریں جب آپ کے نزدیک زیارت مزارات متبرکہ بطور مشرکین رائج کہ ستم زدہ کہ شائع و مشہور تھی تو اصل نفس پر اصل زیارت کو حرام کہنا تھا نہ مندوب و مسنون۔

مخالفت (۵) مولوی اسحاق مائۃ مسائل میں لکھتے ہیں:-

"اذان دادن بعد از دفن بدعت است زیرا که معهود از سنت نیست و آنچه معهود از سنت نیست موجب روایات کتب فقه مکروه

بسبب شده عبارت کتب هکذا یکره [illegible]

و [illegible]

وبحر الرائق والنهر الفائق و فتاوی عالمگیری"

اگرچہ ان عبارات کا مطلب جو صاحب مائۃ مسائل نے سمجھا نہیں ہے تاویل کی بہت عبارتوں سے مردود مگر عجب ہے کہ جناب نے اس کلیہ پر عمل فرما کر دقت زیارت مزار [illegible] فاتحہ پڑھ کر ثواب بخشنے کو کیوں نہ مکروہ فرمایا۔

مخالفت (۶) جناب نے ممانعت زینت و سماع کو ان حبیب خدا کی جنبیت پر مبنی فرمایا یہ اچھا بعض علماء مانعین کہ امور زینت کو فی نفسہ تو مباح البتہ حرام ہے مگر ان حاجتوں کے سبب باہر کی شہرت و صورت کو [illegible] ورنہ اگر خود ان میں یہ قباحتیں نہ ہوتیں تو بنا کہ جنبیت پر کیا محمل بے معنی و لا ریب کی نسبت کوئی نہ کہے گا کہ یہ دو چیزیں اس وجہ سے نہ تھیں کہ بیچ میں آگئے اب متکلمین و ائمہ سے استفسار ہو گا کہ اس تخصیص کے مقرر کیوں کیے [illegible] مولوی اسحاق صاحب سے سوال ہوا [illegible] سوائے [illegible] ثابت ہے کہ ایک آدمی [illegible] وقت [illegible] ہے۔

مخالفت (۷) جب آپ کے نزدیک [illegible] جہالت [illegible] تک
[illegible] اسی طرح کرتے ہوں کہ [illegible] کی آواز [illegible] سنتے
[illegible] بتاتے ہیں کہ [illegible]
قبروں [illegible] سنتے [illegible] ہیں [illegible] دروازے [illegible] ہیں
کہ جب [illegible] کے لیے [illegible] گرا بھی [illegible]
[illegible] تو [illegible] شرک یا [illegible] شرک ہیں [illegible]
[illegible] آپ [illegible] ہیں۔

مخالفت (۹) [illegible] جناب کا [illegible] سے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] اس سے
یہ [illegible] اللہ کے [illegible] ہوگا۔

[illegible] :۔ آیہ کریمہ [illegible] سماع [illegible]
[illegible] کے خلاف [illegible] کے لیے
ایجاب کیونکر کہہ سکتے۔

[illegible] آیت [illegible] ہوگا کہ [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] جب [illegible] واضح ہوا کہ آیت کریمہ کے صحیح معنی
[illegible] خوب سمجھ چکے ہیں کہ [illegible] ذکر نہیں
[illegible] آپ نے آیہ کریمہ کا ذکر فرمایا
[illegible] لہذا فقیر نے [illegible] اس بحث کو
[illegible] کی طرف [illegible] الجواب [illegible]
[illegible] البال
کی طرف اشارہ کردوں

فاقول وباللہ استعین۔

جواب اوّل: آیت کا صریح منطوق نفی سماع ہے نہ نفی سماع [illegible]
نزاع ہے کیا ہوتا۔ نظیر اس کی آیہ کریمہ انک لا تہدی من احببت ہے [illegible]
جس طرح وہاں فرمایا [illegible]
سے نہیں [illegible]
وہی حاصل ہوا کہ اہل قبور کو سننا تمہاری طرف سے نہیں [illegible]
ہے جس کی تشریح [illegible] ہے انک لا تہدی من احببت ولکن
اللہ یہدی من یشاء۔

جواب دوم: نفی سماع سے [illegible] سماع [illegible]
انتفاع ہے [illegible]
کے نزدیک اس [illegible] نہیں ہوتی بلکہ [illegible]
مقصود [illegible] آیہ کریمہ
میں [illegible] معنی کے [illegible] ہدایت [illegible]
سماع کا خود اسی آیہ کریمہ انک لا تسمع الموتٰی کے تتمہ میں ارشاد فرمایا ہے [illegible]
ان تسمع الا من یؤمن بآیاتنا فہم مسلمون تم نہیں سناتے مگر انہیں جو
ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں تو وہ فرمانبردار ہیں، اور ظاہر ہے کہ [illegible] نصیحت سے
نفع حاصل کرنے کا وقت یہی زندگی دنیا ہے مرنے کے بعد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
انسان العیون میں فرمایا:-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں زیرآیۂ سورۂ فاطر فرمایا [illegible]

[illegible]

یهدی الی الصراط الحمید ۔

مخالفت (۱۰) سائل نے مطلق کہا تھا ایک بزرگ کے مزار شریف پر واسطے
زیارت کے گیا جو اپنے ارسال و اطلاق سے شہر میں جانے اور سفر کر کے جانے دونوں
کو شامل کما لا یخفی ورنہ آپ نے بھی یونہی بر سبیل اطلاق زیارت قبور کی تحسین فرمائی
اور سند میں حدیث بھی وہ ذکر کی جس میں امر بزیارت مطلق وارد ہے اور یہ بات
مذہب جمہور اہل حق سے تو بیشک موافق مگر مشرب طائفہ میں آپ پر لازم تھا کہ
بالا سفر کی قید لگا دیتے ورنہ سائل و دیگر ناظرین اگر اطلاق دیکھ کر زیارت مزارات
کو جانا مطلقاً جائز سمجھے تو مانعین کے نزدیک ان کا یہ وبال اطلاق تمہارے کے ذمے
رہے گا۔ فقیر اگر تدقیق نظر سے کام لے تو ابھی بہت کچھ ہے مگر نگاہ انصاف مبذول
ہو تو چند سطر ان پچیس (۲۵) کیا کم ہیں واللہ الہادی۔

المقصدُ الثانی

فی الاحادیث

اگرچہ حیات اولیاء کے سماع و ایصال ارواح میں احادیث و آثار اس درجہ کثرت و شہرت میں ہیں کہ ان کے استیعاب کو ایک مجلد عظیم و دفتر ضخیم درکار اور خود ان کے احاطہ و تتبع کی طاقت کہاں مگر یہاں بقدر حاجت صرف سو حدیثوں پر اقتصار ہوا مثل مقصد اول اس باب کو بھی دو نوع پر انقسام کیا۔

نوع اول:-

وہ صورتیں بتائے روح و صفات و افعال روح میں یہاں وہ حدیثیں مذکور ہوں گی جن سے ثابت کہ روح فنا نہیں ہوتی اور اس کے افعال و ادراکات جیسے دیکھنا سننا بولنا سمجھنا آنا جانا چلنا پھرنا سب بدستور رہتے ہیں بلکہ اس کی قوتیں بعد موت اور صاف و تیز ہو جاتی ہیں حالت حیات میں جو کام ان آلات کے ذریعے سے ہوتے تھے اب بغیر ان کے کرتی ہے اور یہ مسئلہ اگرچہ خود بدیہی ہے ہر چند اس مطلب نفیس کے ثبوت میں بیشمار احادیث و آثار سب یہاں لانا مگر چند مثالیں ہیں:-

(۱) بعد انتقال غسل و نعش پر مطلع رہنا۔

(۲) روح کا جسم کے قریب منزل پر جانا۔

(۳) پیشہ میت کے غم سے بے کل ہونا۔

(۴) فرشتوں کو دیکھنا۔

(۵) ان کی باتیں سننا۔

(۶) ان سے باتیں کرنا۔

(۷) اپنے منازل جنت کا پیش نظر رہنا۔

(۸) نیک ہمسایوں سے نفع پانا۔

(۹) بد ہمسایوں سے ایذا اٹھانا۔

(۱۰) ملائکہ کا ان کے پاس تحفے لانا۔

(۱۱) ان کی مزاج پرسی کو آیا کرنا۔

(۱۲) ان کا منتظر صدقات رہنا۔

(۱۳) قبر کا ان سے بزبان فصیح باتیں کرنا۔

(۱۴) ان کے مقامات کا تنگ و وسیع ہونا۔

(۱۵) زندوں کے اعمال انہیں سنائے جانا۔

(۱۶) نیکیوں پر خوش ہونا بدیوں پر غم کرنا۔

(۱۷) پسماندوں کے لیے دعائیں کرنا۔

(۱۸) ان کے ملنے کا مشتاق رہنا۔

(۱۹) روحوں کا باہم ملنا جلنا۔

(۲۰) ہر گروہ کا کام کے دفتر لکھنا۔

(۲۱) منزلوں کے فصل سے آپس کی ملاقات کو جانا۔

(۲۲) اگلے اموات کا مردۂ تازہ کے استقبال کو آنا۔

(۲۳) اس کا گرد سے قریبوں کو دیکھ کر پہچاننا ان سے اپنا رشتہ بتانا۔

(۲۴) ان کا اس سے باقی عزیزوں دوستوں کے حال پوچھنا۔

(۲۵) آپس میں خوش لحنی سے مذاکرت کرنا۔

(۲۶) برے کفن والے کا ہمچشموں میں شرمانا۔

(۲۷) اپنے اعمال حسنہ یا سیئہ کو دیکھنا۔

(۲۸) ان کا بعض سے انس و فرحت بعض سے معاذ اللہ خوف و وحشت پانا۔

(۲۹) عالم دین کا علم شریعت۔

(۳۰) اہلسنت کا مذہب سنت۔

(۳۱) مسلمان کے ذلیل کرنے والے کا اس سے دور فرحت۔

(۳۲) تلاوتِ قرآن کا قرآن عظیم کی پاکیزہ دستعت سے صحبت دل کشا رہنا۔

(۳۳) دشمنانِ عثمان کا اپنی قبروں میں عیاذاً باللہ دجال لعین پر ایمان لانا۔

(۳۴) نیک بندوں کا خدمتِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عباد اللہ الصالحین میں حاضر ہونا۔

(۳۵) اپنی قبور میں نمازیں پڑھنا۔

(۳۶) حج کرنا لبیک کہنا۔

(۳۷) تلاوتِ قرآن میں مشغول رہنا۔

(۳۸) بعض ملائکہ کا انہیں تمام و کمال قرآن عظیم حفظ کرانا۔

(۳۹) اپنے رب جل جلالہ سے باتیں کرنا۔

(۴۰) رب تبارک و تعالیٰ کا ان سے کرم جانفزا فرمانا۔

(۴۱) [illegible] کا اترتے بیٹھے، ان کے سامنے آنا تماشا دیکھا کرتی رہنا۔

(۴۲) جنت کی نہروں میں غوطے لگانا۔

(۴۳) جو تلاوت قرآن میں مشغول مرے قرآن عظیم کا ہر وقت ان کی دلجوئی فرمانا
ہر صبح و شام ان کے اہل و عیال کی خبریں انہیں پہنچانا۔

(۴۴) [illegible] ملائکہ مقرر ہو کر تلاوت
[illegible] فرمانا۔

(۴۵) نبیوں کا شوقِ قیامت میں جلدی کرنا۔

(۴۶) [illegible] قیامت سے گھبرانا۔

(۴۷) [illegible] کی دل میں [illegible] کی حسرت ہونا۔

(۴۸) مسلمانوں کا سبز پرندوں کے پیٹ میں جنت میں جہاں چاہیں
اڑتے پھرنا۔

(۴۹) جنت کے پھل پانی کھانا پینا۔

(۵۰) سونے کے قندیلوں میں عرش کے نیچے بسیرا لینا مشغلہ اور رزق

اور ان کے سوا بہت۔ امور وارد ہوئے جو ان کے علم و ادراک و سمع و بصر و نطق و سیر وغیرہا صفات و احوال حیات پر برہان ساطع بلکہ تمام آیات و احادیث عذاب قبر و نعیم قبر اس مدعا پر حجت قاطع ہیں۔ ان باتوں پر اطلاع تفصیلی منظور ہو تو تصانیف ائمۂ دین خصوصاً کتاب مستطاب شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور تصنیف لطیف امام اجل خاتمۃ الحفاظ المحققین امام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ کی طرف رجوع کرے۔ مگر یہاں اس نوع میں صرف وہ چند حدیثیں ذکر کروں گا جن میں ارواح کا بعد انتقال اہل دنیا کو دیکھنا ان سے باتیں کرنا ان کی باتیں سننا دوسری قسم کے امور متعلقہ بدنیا مذکور ہیں اور ان میں بھی وقائع جزئیہ نہ نکالوں گا کہ کوئی اسے واقعۂ حال (لاعموم لھا) اگرچہ دقیق النظر کو ان سے دلیل کی ترتیب و اتمام تقریب دشوار نہ ہو۔ معہذا کثیر ان میں وہ کثرت جن کا ایراد موجب اطالہ تو ان امور کلیہ کی روایت پر اقتصار چاہتا ہوں جو امور ہر حال اموات میں وارد ہوئے۔ مع ہذا پہلے ان احادیث نوع اول میں مذکور ہیں۔

اوّلاً: جب بعد فراق بدن ان کا علم و ادراک و سمع و بصر ثابت تو دید و شنید مشاہدہ مقصودہ کا ثبوت ہے۔ اسی وقت سے ہمیشہ ان پر صادق ہونے تو یہ بند ہونے نہ ہوتے کہ اس میں دخل نہیں تو ہم منکرین پر حجت ہوں گے۔

ثانیاً: جب یہ ثابت ہو گا کہ روح بعد موت اپنے مکان و قید سے چھوٹ اور آلات جسمانیہ سے مستغنی تو اس وقت خاص تعیین صاحب کے متعلق ہی نہیں رہ سکتی ہے کہ یہ حجاب اتنی دیر تک ہو کہ جب دیکھے ہیں نہ تب ہی کی تشریح ہو۔ نوع جزئی اور سمع و بصر و علم و خبر جس کے وصف ہیں وہ جہاں پہنچتے ہیں تو وذلک حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حدیث (۱) امام اجل عبد اللہ بن مبارک و ابو بکر بن ابی شیبہ عبد اللہ بن عمرو

سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً اور امام اجل احمد بن حنبل اپنی مسند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابونعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی والموقوف ابسط لفظاً ولہ معنی ونحن نقتصر فی الباب کثیر المرفوع وھذا لفظ الامام ابن المبارک ۔

قال ان الدنیا جنة الکافر	بیشک دنیا کافر کی جنت اور مسلمان کی
وسجن المؤمن وانما مثل	زندان ہے اور ایمان والے کی جب
المؤمن حین تخرج نفسه	جان نکلتی ہے تو اس کی کہاوت ایسی
کمثل رجل کان فی سجن فاخرج	ہے جیسے کوئی قیدخانہ میں تھا اب اس
منه فجعل یتقلب فی الارض	سے نکالا گیا کہ زمین میں گشت کرتا
ویتفسح فیها ۔	اور بافراغت چلتا پھرتا ہے ۔

ولفظ ابی بکر ہکذا

الدنیا سجن المؤمن وجنته	دنیا مسلمان کا قیدخانہ اور اس کا قحط ہے
فاذا فارق الدنیا المؤمن یخلی	ہے جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ
سربه یسرح حیث شاء ۔	کھول دی جاتی ہے کہ جہاں چاہے
	سیر کرے ۔

حدیث ۱۹۔ امام سیدی محمد بن علی ترمذی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما شبہ خروج المؤمن	یعنی دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا
من الدنیا الا مثل خروج	ہے جیسے بچہ کا ماں کے پیٹ سے
الصبی من بطن امه من ذلک الغم	نکلنا کہ اس گرمی اور اندھیری کی

؎ سند ثانی بیانی ابی بکر بن ابی الدنیا میں مرسل سلیم بن عامر تابعی سے ماخوذ بحوالہ ابن ابی الدنیا ۱۲ منہ ۔

الضیقۃ الی روح الدنیا۔ جیسے اس تنگنائے سے وسیع دنیا میں۔

اسی لیے علما فرماتے ہیں دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحمِ مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے یہی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پَر، پنجرے میں بند کی پرافشانی کتنی اور جب کٹہرے سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔

حدیث (۳۲) صحیح بخاری و سنن نسائی و صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اذا وضعت الجنازۃ واحتملها	جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد
الرجال علی اعناقهم فان کانت	اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں اگر نیک
صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر	ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے بڑھاؤ
صالحۃ قالت یا ویلها این	اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے ہائے
تذهبون بها یسمع صوتها	خرابی اس کی کہاں لیے جاتے ہو ہر
کل شیء الا الانسان ولو سمعه	شے اس کی آواز سنتی ہے سوا آدمی
صعق	کے کہ وہ سنے تو بیہوش ہو جائے۔

اقول: اگرچہ اہل سنت کا مسلک ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک اس میں محذور نہ ہو لہٰذا ہم اس کلام میت کو بلا دلیل بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے مگر حضور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے خود مفسر فرما دیا کہ ہر شے اس کی آواز سنتی ہے اب کسی طرح مجال تاویل و تشکیک باقی نہ رہی وللہ الحمد۔

حدیث (۳۳) ابو داؤد طیالسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی اذا وضع المیت علی سریرہ الحدیث مانند حدیث ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۵) امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی در مروزی و ابن مندہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان المیت یعرف من یغسلہ	بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو
ویحملہ ومن یکفنہ ومن یدلیہ	غسل دے اور اٹھائے اور کفن
فی حفرتہ	پہنائے اور جو قبر میں اتارے

حدیث (۶) ابو الحسن بن براء کتاب الروضہ میں بسند خود عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من میت یموت الا وھو یعرف	[illegible]
غاسلہ ویناشد حاملہ ان کان	[illegible]
بشر بروح وریحان وجنۃ نعیم	[illegible]
ان یعجلہ وان کان بشر بنزل	[illegible]
من حمیم وتصلیۃ جحیم	[illegible]
ان یحبسہ	[illegible]
	کی خبر ملتی ہے قسم دیتا ہے مجھے
	روک رکھو

حدیث (۷) ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من میت یوضع علی سریرہ	[illegible]
فیخطی بہ ثلاث خطی الا تکلم	[illegible]
بکلام یسمعہ من شاء اللہ	[illegible]
الا الثقلین الجن والانس یقول	[illegible]
یا اخوتاہ ویا حملۃ نعشاہ لا	اے نعش اٹھانے والو تمہیں دنیا فریب

لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی ولا تدعن شیئاً لعبت به خلفت ما ترکت لورثتی والدیان یوم القیامة یخاصمنی ویحاسبنی وانتم تتبعونی و تدعونی۔

نہ دے جیسے مجھے دیا اور میرے مرنے کے جیسا میں نے کھیل اپنا ترکہ اپنے وارثوں کے لیے چھوڑ چلا اور بدلہ دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا اور میرے ساتھ پیچھے پیچھے دنیا چھوڑ آؤ گے۔

حدیث (۸)۔ ابن مندہ راوی حبان بن ابی جبلہ نے فرمایا:۔

یعنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الشهداء اذا استشهدوا انزل الله تعالیٰ جسداً کاحسن جسد ثم یقال لروحه ادخلی فیه فینظر الی جسده الاول ما یفعل به ویتکلم فیظن انهم یسمعون کلامه وینظر الیهم فیظن انهم یرونه حتی یاتیه ازواجه یعنی من الحور العین فیذهبن به۔

مجھے حدیث پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے لیے ایک جسم نہایت خوبصورت پیدا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی روح کو کہتا ہے اس میں داخل ہو جا وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور بات کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی بات سنتے ہیں اور ان کو دیکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حوریں جو اس کی بیبیاں ہیں آکر اسے لے جاتی ہیں۔

حدیث (۹)۔ ابن ابی الدنیا نے بطریق سعید بن مسیب سے روایت کی۔

لہ شہید کی روحیں جسم مثالی پاتی ہیں۔

فإذا قبض روح النفس في	[illegible] ہر چھوٹی بڑی چیز اس کی آواز سنتی
الدار صغيرة ولا كبيرة	ہے [illegible] جن و انس کے سوا
إلا وهي تسمع صوته إلا الثقلين الجن	[illegible]
والإنس [illegible]	[illegible]
فإذا وضع على سريره قال	[illegible] جب [illegible] رکھتے ہیں
ما تسمعون الحديث .	کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو [illegible]۔

حدیث (۱۱) امام احمد کتاب الزہد میں [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں :-

ان الميت اذا وضع على سريره	بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا
فانه ينادي يا اهلاه و	ہے پکار کر کہتا ہے اے گھر والو اے
يا جيرتاه و يا حملة سريره	ہمسایو اے جنازہ اٹھانے والو دیکھو
لا تغرنكم الدنيا كما غرتني	دنیا تمہیں دھوکا نہ دے جیسے
الحديث .	مجھے دیا۔

حدیث (۱۲) ابن ابی الدنیا [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی :-

اذا مات الميت [illegible]	جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اس
نفسه من شيء إلا	کی روح کو [illegible]
وهو يراه عند غسله و	غسل کے وقت [illegible]
عند حمله حتى يوصله	[illegible] فرشتہ
الى قبره .	سے قبر تک پہنچ جاتا ہے۔

[illegible]

حدیث (۱۴۳) ذہبی عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی:-

ما من ميت يموت الا و هو يعلم ما يكون في اهله بعده و انهم ليغسلونه و يكفنونه و انه لينظر اليهم

ہر مردہ جانتا ہے ... اس کے بعد اس کے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

حدیث (۱۴۴) ابو نعیم انہیں سے راوی:-

ما من ميت يموت الا و روحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل و كيف يكفن و كيف يمشي به يقال له و هو على سريره اسمع ثناء الناس عليك

ہر مردے کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی رہتی ہے کیونکر غسل دیتے ہیں کیونکر کفن پہناتے ہیں کیسے لے کر چلتے ہیں اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔

حدیث (۱۴۵) امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا کہ امام ابن ماجہ صاحب سنن کے استاذ ہیں امام اجل بکر بن عبد اللہ مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:-

بلغني انه ما من ميت يموت الا و روحه في يد ملك الموت فهم يغسلونه و

مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص مرتا ہے اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل و کفن دیتے

[illegible]

يكفنه وثوبيه ما يمسه [illegible] — ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کے کفن [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

آثار [illegible] اس حدیث کی تحقیق [illegible] حدیث [illegible]

حدیث (۲) [illegible] امام سفیان علیہ رحمۃ المنان سے مروی:-

[illegible] — بیشک مردہ ہر چیز [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — بارہ میں کیا کہتے ہیں۔

حدیث (۳) [illegible] امام عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ علیہ رحمۃ [illegible] سے راوی:-

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

الحدیث۔ — [illegible] حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

حدیث [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فی بیت مات ینقطع جسده [illegible] — کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو
کیف یغسل و کیف یکفن و کیف — [illegible] دیا جاتا ہے کیسے کفن
یفعل به اذا قبر ه — [illegible] جاتا ہے [illegible] قبر کی طرف
الحدیث۔ — لے جاتے ہیں۔

حدیث (۸) : ابو عبد اللہ کرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے: —

حدثت ان المیت یستبشر — مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن
بتعجیله الی قبره۔ — میں جلدی کرنے سے مردہ خوش
ہوتا ہے۔

[illegible]

نوع دوم احادیث

[illegible]

فصل اول [illegible]

حدیث (۹) : ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد [illegible]

[illegible]

رسول الله صلى الله عليه	سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
وسلم [illegible]	[illegible]
ثم [illegible] اقول انت هو	[illegible]
زوجني [illegible]	[illegible]
عمر رضي الله تعالى عنه	[illegible]
لا [illegible]	[illegible]
على [illegible]	[illegible]
عمر	کے باعث رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

فائدہ: اگر یہ بات [illegible] نہیں [illegible] سے [illegible] کیا [illegible] کہ [illegible] میرے [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ [illegible] بہتر کون ہے۔

حدیث (۲۲): ابن ابی شیبہ [illegible] حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:-

ما ابالي في القبور قضيت	[illegible]
حاجتي او في السوق بين ظهرانيه	[illegible]
والناس ينظرون	[illegible] دیکھتے ہوں۔

مقصود [illegible] اس کے [illegible] سب [illegible] سے [illegible] کے باعث [illegible] پیشاب [illegible] سخت [illegible]۔

فصل دوم:- [illegible] کے آس پاس بیٹھنے، بات کرنے [illegible] کے [illegible] بیان میں۔

فائدہ: اگر [illegible] نہیں [illegible] سے [illegible] ہے۔

حدیث (۲۳): [illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی:-

من [illegible] في قبره	[illegible] مرنے کے [illegible] زیارت
[illegible] كان [illegible] في	وہ [illegible] جب [illegible]
دار [illegible]	زیارت کرنا ہے۔

حدیث ۱۲۳۴: [illegible] ابن ابی مدین کتاب التنبیہ میں اور امام عبدالحق کتاب العاقبہ میں [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من [illegible] يزور قبر	[illegible] زیارت
[illegible]	قبر [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] جواب
	[illegible]

حدیث ۱۲۳۵: صحیح مسلم شریف میں ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وقت وصال [illegible] فرمایا:

اذا دفنتموني فشنوا	جب مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر مٹی
علی التراب شنا ثم اقیموا	آہستہ آہستہ ڈالو پھر میری قبر کے گرد
حول قبری قدر ما ینحر	اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ
جزور ویقسم لحمها	ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو
حتی استانس بکم	یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں
وانظر ماذا اراجع به	اور دیکھ لوں کہ اپنے رب کے رسولوں
رسل ربی	کو کیا جواب دیتا ہوں۔

فائدہ: [illegible]

[illegible]

حدیث (۴۲) امام احمد بسند حسن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا۔

لا تؤذ صاحب هذا القبر۔ — اس قبر والے کو ایذا نہ دے۔

یا فرمایا لا تؤذه۔ اسے تکلیف نہ پہنچا۔

حاکم و طبرانی کی روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا فرمایا۔

یا صاحب القبر انزل من علی القبر لا تؤذ صاحب القبر ولا یؤذیک۔ — او قبر والے قبر سے اتر آ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔

مقصد سوم میں اس حدیث کی شرح امام جلیل [illegible] سے گزری۔

روایت ستاسیوم:-

ابن ابی الدنیا ابو قلابہ بصری سے راوی ہیں کہ میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو رہا جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا اور کہتا ہے [illegible] اے شخص تو نے مجھے رات بھر ایذا دی۔

روایت دوم:-

امام بیہقی دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت [illegible] سے راوی [illegible]

[illegible]

[illegible]

روایت سوم:۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں امام عمرو بن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی اگر میں تپاتی ہوئی انگاری پر پاؤں رکھوں یہاں تک کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں۔

پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جاتے ہیں سنا:۔

یا عبد اللہ انزل عن القبر لا تؤذی	اے شخص قبر سے نیچے اتر آ۔

حدیث (۲۷) امام مالک و امام احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و عبدالرزاق و سعید بن منصور و ابن حبان و دار قطنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ان کسر عظم المیت ککسرہ	مردے کی ہڈی توڑنی ایسی ہے
حیا۔	جیسے زندہ کی ہڈی توڑنی۔

ابن ماجہ نے زیادہ کیا فی الاثم [illegible] ابن ابی شیبہ [illegible] [illegible] ذکرہ فی المقاصد الحسنۃ [illegible] اس کے [illegible] [illegible]۔

حدیث (۲۸) [illegible] ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

[illegible] ولا تؤذوا	[illegible] میت کو جب کہ
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

یعنی قبور کفار و اہل بدعت و فسق کے پاس دفن نہ کرو۔

حدیث (۲۸) — امام احمد کتاب الزہد میں راوی:

كنت مع ابن عمر في جنازة فسمع صوت انسان يصيح فبعث اليه فاسكته فقلت لم اسكته يا ابا عبد الرحمن قال انه يتأذى به الميت حتى يدخل قبره۔

یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا کسی کے چلانے کی آواز سنی کسی کو بھیج کر اسے چپ کرادیا، میں نے عرض کی اے ابو عبد الرحمن آپ نے اسے کیوں چپ کرایا؟ فرمایا اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔

حدیث (۲۹) — امام سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

انه رأى نسوة في جنازة فقال ارجعن مأزورات غير مأجورات انكن لتفتن الاحياء وتؤذين الاموات۔

یعنی انہوں نے ایک جنازے میں کچھ عورتیں دیکھیں ارشاد فرمایا پلٹ جاؤ گناہ سے بوجھل ثواب سے خالی، تم زندوں کو فتنے میں ڈالتی ہو اور مردوں کو ایذا دیتی ہو۔

تنبیہ: — سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث مشہور میں فرمایا:

الميت يعذب ببكاء اهله عليه۔

زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

جسے امام احمد و شیخین نے حضرت فاروق و عبد اللہ بن عمر و مغیرہ بن شعبہ اور ابو یعلیٰ نے ابو بکر صدیق و ابو ہریرہ اور ابن حبان نے انس بن مالک و عمران بن حصین اور طبرانی نے سمرہ بن جندب سے روایت کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے کو

صدمہ ہوتا ہے۔

امام جلال سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کو ایک حدیث مرفوع سے مؤید کر کے فرمایا امام ابن جریر کی بھی تو ایک روایت اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا چند اس لئے کہ مضمون حدیث ابن مسعود و ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کی بھی ہے نہیں کہ قریش کی تقدیر پر ارشاد اقدس میت بعذاب الحی بکاء اہلہ علیہ روایتیں صحیحین میں ہیں ان کے قابل تفسیر کریں جبکہ علما کو اس کے معنے میں بہت اختلاف ہے۔ ہمارے تفسیر عمدہ استیعاب ہذا نہیں معدود ہے واللہ تعالی اعلم۔

حدیث ۳۰: ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی:

اذی المؤمن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ۔ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہنچانی۔

حدیث ۳۱: سعید بن منصور اپنے سنن میں راوی کسی نے ابن مسعود سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا فرمایا:

کما اکرہ اذی المؤمن فی حیاتہ فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ۔ مجھے جس طرح مسلمان زندہ کی ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

حدیث ۳۲: ابن عساکر عبدالرحمن بن علاء بن لجلاج[1] سے راوی ان کے والد علاء رحمہ اللہ تعالی نے ان سے فرمایا:

یا بنی اذا وضعتنی فی لحدی فقل بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ثم سن علی التراب سنا۔ اے میرے بیٹے جب مجھے لحد میں رکھے کہنا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔

---

[1] علاء بن لجلاج کے بیٹے عبدالرحمن تبع تابعین مقبول ہیں رجال جامع ترمذی میں ہیں ۱۲ منہ سلمہ۔ منہ حسب

القبر ثم اقرأ عنده	پھر میرے سرہانے سورۂ بقرہ کا شروع
بفاتحة البقرة وخاتمتها فإني	اور ختم پڑھنا کہ میں نے
سمعت رسول الله صلى الله عليه	رسول اللہ سے سنا کہ میں نے
وسلم يقول ذلك۔	سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ
	فرماتے سنا۔

اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد صحیح مسلم سے ابھی گزرا کہ مجھ پر مٹی تھم تھم کر بہ نرمی ڈالنا۔

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ترجمہ مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں:۔

"چوں دفن کنید مرا پس بہ نرمی بریزید بیندازید بر من خاک یعنی اندک اندک اندازید۔ اشارت است بآنکہ میت احساس میکند و دردناک میشود بآنچہ دردناک میشود بآں زندہ۔"

فصل چہاردہم:۔ میں وہ احادیث جن میں ارشاد ہوا کہ مردے اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں ان کے سلام سنتے اور انہیں جواب دیتے ہیں۔

حدیث ۱ (۱۲۲): امام ابو عمر ابن عبدالبر کتاب الاستذکار و التمہید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ما من أحد يمر بقبر أخيه	جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر
المؤمن كان يعرفه في	گزرتا اور سلام کرتا ہے کہ
الدنيا فيسلم عليه إلا عرفه	دنیا میں پہچانتا تھا، وہ بھی پہچانتا
ورد عليه السلام۔	اور جواب سلام دیتا ہے۔

امام ابو محمد عبدالحق کہ اجلہ ائمہ محدثین سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔

"[illegible]
الزرقانی فی شرح المواہب"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]
[illegible]"

[illegible]
[illegible]
نے فرمایا:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
قال یسمعون [illegible]	یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں
لا یستطیعون ان	فرمایا سنتے ہیں مگر جواب نہیں
یجیبوا۔	دے سکتے۔

تنبیہ نبیہ:۔ امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:۔

ای جواباً یسمعہ	یعنی حدیث کی یہ مراد ہے کہ مردے
الحی [illegible]	جواب نہیں دیتے [illegible] سن
یردون [illegible] لا	لیں ورنہ وہ [illegible] جواب دیتے ہیں جو
یسمعہ	ہمارے سننے میں نہیں آتا۔

اقول: [illegible]

[illegible]

تنبیہ دوم:۔ [illegible]

بھی پہلے تنبیہ میں مذکور ہوا۔

تنبیہ سوم: [illegible] اقول وباللہ التوفیق [illegible] یہ ہے کہ

جواب سوال [illegible] صاحب [illegible] مسائل نے بھی اس حدیث کو [illegible]

[illegible] نقل کیا [illegible] سلام [illegible] کی [illegible] مسلم [illegible]

[illegible] ۲ [illegible] جہاں [illegible] پانچ

[illegible] سب [illegible] ہے۔

اسی طرح [illegible] سماع [illegible] وہاں بھی سلام [illegible] کی کچھ تخصیص

نہیں۔

[illegible] بعض جگہ [illegible]

بھی جمع ہو جاتے ہیں۔

[illegible] آگے [illegible] کو [illegible] سب

ایک سا۔

[illegible] سب

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم
با شما نا محرمان ما خامشیم

[illegible] عبد اللہ بن عمر [illegible] رضی اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

یوم القیامۃ ۔ یہ جواب دیں گے ۔

[illegible]

[illegible] لے گئے اور عرض کی :۔

یوم القیمة ردوا علیه۔ یہ جواب دیں گے۔

عرفوک کما عرفوا اللہ — اے اب رب تو ہوں جیسا پہچانا

خلقنی وخلقہ عرفانیہ — پھر کہ شرق نے مجھے پیدا کیا

ومنعہ — اور جس طرح اللہ کو پہچانتے ہیں

حدیث (۳۹): ابن ابی الدنیا و بیہقی شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال ان الموتی — مُردے اپنی زیارت کرنے والے کو

یعلمون بزوارہم یوم — جانتے ہیں جمعہ کے دن اور

الجمعۃ ویوما قبلہ و — ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس

یوما بعدہ۔ — کے بعد۔

تنبیہ: اس حدیث کے یہ معنی کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دنوں میں ان کے علم و ادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں یہ معرفت و شناسائی انہیں ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش تر افزوں ہے نہ یہ کہ صرف یہی تین دن علم و ادراک کے ہوں ابھی سن چکے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کثیرہ مطلقہ ہیں جن میں بلا تخصیص ایام ان کا علم و ادراک ثابت فرمایا تقریر اس معنی کی ان شاء اللہ مقصد سوم میں مذکور ہوگی۔

فصل پنجم: یہیں نہ سمجھیں کہ یہ شنیدن جن سے ثابت کہ سماع اہل قبور سلام ہی پر منحصر نہیں بلکہ دیگر کلام و اصوات بھی سنتے ہیں۔

حدیث (۴۰): بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی اپنی صحاح اور امام احمد مسند میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

۱؎ [illegible]

۲؎ مسند۔

ان المیت اذا وضع [illegible]	مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ
فی قبرہ انہ لیسمع خفق نعالهم	دفن کر کے پیٹھ پھیرتے ہیں تو وہ ان کی
اذا انصرفوا۔	جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

حدیث ۱۴۱: احمد و ابوداؤد بسند صحیح براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[illegible] خفق نعالهم	جب مردہ [illegible] پیٹھ پھیر [illegible]
اذا ولوا مدبرين۔	[illegible]

حدیث ۱۴۲: بیہقی و طبرانی [illegible] جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

حدیث [illegible] امام سیوطی نے شرح الصدور میں فرمایا بسند حسن [illegible] طبرانی [illegible]

حدیث ۱۴۳: [illegible] ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف اور ابن حبان نے صحیح [illegible] نوادر الاصول [illegible] مستدرک علی الصحیحین [illegible] طبرانی نے معجم اوسط [illegible] ابن مردویہ [illegible] بیہقی نے [illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

[illegible]	[illegible]
[illegible]	جب [illegible] مردہ قبر میں رکھا [illegible]
[illegible]	[illegible]

عنه۔ ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

حدیث (۱۴۹): [illegible] اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ [illegible] عنہما سے ایک حدیث طویل روایت کی [illegible] سماع [illegible] ثابت [illegible] فرمایا۔

[illegible]

الحديث۔ سن رہا ہے۔

پیٹھ پھیر کر چلتے ہوئے

حدیث (۱۵۰): [illegible] تعالیٰ عنہ سے [illegible] روایت ہے:

[illegible]

فائدہ جلیلہ: جب ان سے پہلی تک جمہور محدثین نے کہ یہ حدیثیں بھی لاجواب ٹھہر چکی ہیں آج تک کوئی جواب معقول ان سے [illegible] نہایت سعی ان کی طرف سے یہ ہے کہ سماع مذکور کو اول وضع فی القبر سے تخصیص کریں یعنی جب قبر میں رکھ کر پلٹ دیتے ہیں اس وقت میت کو ایسی قوت سامعہ ملتی ہے کہ جب عنقریب سوال منکر نکیر ہونے والا ہے اس کے بعد [illegible] ایسے جدا اس سے ہو جاتے ہیں پھر بعد سوال یہ قوت نہیں رہتی [illegible] یہ ادعا محض بے دلیل ولا طائل ہے۔

کہ اس وقت میت سے کلام کرنے والا حانث ہو کہ وہیں سے آپ ہی کے اقرار سے
یہاں منتفی ہو نکہ مسئلہ قطعاً مطلق ہے لاجرم ماننا پڑے گا کہ ایمان عرف پر
مبنی اور عرفاً اس قسم سے بعد موت کلام کرنا نہیں سمجھا جاتا اور اب لن ترانیات سے
متنبہ ہو جائیں گے اب حق کی طرف رجوع ہوئے واقعی اس مسئلہ کو ہی مبنیٰ
اور اب انکار سماع موتیٰ سے اسے کچھ علاقہ نہ رہا

اسی طرح حضرات نجدیہ سے کہا جائے کہ اگر آپ بھی احادیث صحیحہ معتمدہ سے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر سماع میت تسلیم کرتے ہیں اگرچہ اس وقت فی الحال
تو اب حکم ارشاد ہوا کہ کوئی بندہ مسلمان کسی عید کے لحاظ سے ... ہوتے ہی ...
متعلق طلب دعا کرے تو ابھی وہ بات انکار یعنی عدم سماع متحقق نہ ہو ...
اس وقت ... اجازت دے دیجئے۔

خامساً کما اقول ایضاً: میت کو تمام حواس و ادراکات و دیگر اوصاف
حیات سے یکساں نسبت ہے۔ معاذ اللہ کہ تیقن ہو تو ... دیکھنا۔
سمجھنا ... سب کا ... اور یہ حضرات کرام خود فرما چکے کہ موت منافی ہے
اب کیا جواب ہے ان حدیثوں سے جو ... میں ... جن سے
ثابت کہ اموات ہمیشہ پہنچے زائروں کو پہچانتی اور ان سے انس حاصل کرتی اور
ان کے سلام کا جواب دیتی اور ان کی ... سے ایذا پاتی ہیں الی غیر ذلک
من الامور المذکورۃ ... یہاں تو مقدمہ سوال کی تخصیص تھی ان حدیثوں میں
کونسی خصوصیت آئے گی۔

تنبیہ: ... حضرت ... عبارات
... سمجھے ... فقیر کے نزدیک ... ارشاد ... حنفیہ
اہل حق سے ... مولوی صاحب ... فقیر ... ان ...
گے اس وقت ان شاء اللہ تعالیٰ وہ تحقیق دقیق ...
... نہیں کہ مقصود ... کی ... والعود احمد ...

سبحانہ وتعالیٰ التوفیق۔

حدیث ۱۱۴۳: صحیح بخاری شریف وغیرہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

[illegible]

حدیث ۱۱۴۴: صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

ان رسول الله صلى الله تعالى [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث [illegible] [illegible]

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ [illegible]

[illegible]

حدیث [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

فَحَدَّثَهُ عَلَى حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible] لَا يُحِبُّونَ [illegible]

[illegible]

عنہ) میں کسی کا مصرع

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

[illegible]

فماتت فسأل عنها النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم
فمر على قبرها فقال ما هذا
القبر فقالوا ام محجن قال
التي كانت تقم المسجد
قالوا نعم فصف الناس
فصلى عليها ثم قال اي
العمل وجدت افضل
قالوا يا رسول الله اتسمع
قال ما انتم باسمع منها
فذكر انها اجابت بقم
المسجد ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسجد میں جھاڑو دیا کرتی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہیں [illegible]
تم اس سے زیادہ نہیں سنتے [illegible]
اس نے جواب دیا [illegible]

حدیث [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خدمت مسجد [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

فلا يجيبه ثم يقول يا فلان	وہ سنتا ہے اور جواب نہ دے گا پھر کہے
بن فلانة فإنه يستوي قاعدا	اے فلاں بن فلانی وہ سیدھا ہو بیٹھے گا پھر
ثم يقول يا فلان بن فلانة فإنه	کہے اسی طرح تو وہ کہے اب وہ جواب
يقول ارشدنا رحمك الله	دے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم
ولكن لا تشعرون فليقل	کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں
اذكر ما خرجت عليه من	ہوتی اس وقت کہے یاد کر وہ بات جس
الدنيا شهادة ان لا اله	پر تو دنیا سے نکلا تھا یعنی گواہی اس بات کی
الا الله وان محمدا عبده	کہ سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد
ورسوله وانك رضيت	صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کے بندے
بالله ربا وبالاسلام	اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے
دينا وبمحمد نبيا	پسند کیا اللہ تعالی کو پروردگار اور
وبالقرآن اماما فان منكرا	اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالی
ونكيرا ياخذ كل واحد منهما	علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا
بيد صاحبه ويقول انطلق	منکر نکیر ہر ایک ان میں سے دوسرے کا ہاتھ
بنا ما نقعد عند من	پکڑ کر کہے گا چل ہم کیا بیٹھیں اس
لقن حجته	کے پاس جسے لوگ اس کی حجت
	سکھا چکے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] في تدريب الراوي [illegible]

قلت [illegible]

[illegible] اور تین تابعین سے عنقریب منقول ہوگا [illegible]

[illegible]

[illegible] علامہ ابن حجر [illegible] شرح مشکوٰۃ میں ہے

[illegible] درجة الحسن

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۵۹) [illegible] امام سعید بن منصور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يستعذب من تحت [illegible]	سمجھ جاتا تھا۔ مُردے اس کی قبر کے
قبره يا فلان قد [illegible] الله	[illegible]
[illegible] يا فلان قد بنى	[illegible]
الله ودينى الإسلام ونبيى محمد	[illegible] میرا دین اسلام میرے
صلى الله عليه وسلم.	نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

وصل آخر من هذا الفصل:

فصل پنجم کی حدیثوں سے جس طرح بحمد اللہ سماعِ موتی کی تصریح صریح فرمائی یونہی ان میں کہ ہم نے ثابت کر دکھایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا اہلِ قبور سے کلام صرف سلام پر مقتصر نہ تھا۔ اور یہ بھی ہے کہ بے دیکھے سے مخاطبہ و تکلم معقول نہیں۔ لہذا ہم آخر فصل میں وہ بعض حدیثیں جن میں اہلِ صحابہ کا اہلِ قبور سے سوائے سلام دیگر انواعِ کلام فرمانا مذکور نقل کرکے مقصد ثانی کو ختم اور مقصد ثالث کی طرف انشاء اللہ تعالیٰ تصمیمِ عزم کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

حدیث (۵۵): ابن ماجہ بسند حسن صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

قال جاء أعرابي إلى النبي صلى	یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
الله تعالى عليه وسلم فذكر	عرب سے فرمایا جب کسی مشرک کی قبر
الحديث إلى أن قال رسول	پر گزرے اسے آگ کا مژدہ دینا۔ وہ
الله صلى الله تعالى عليه وسلم	صحابی فرماتے ہیں مجھے مصطفےٰ صلی اللہ
حيثما مررت بقبر مشرك	علیہ وسلم نے اس ارشاد سے ایک مشقت
فبشره بالنار. قال فأسلم	میں ڈالا کسی کافر کی قبر پر نہ گزرا مگر
الأعرابي بعد وقال لقد	یہ کہ اسے آگ کا مژدہ دیا۔

حاشیہ: یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۱۲ منہ

[illegible]

[illegible]

مرقات میں جانتا ہے کہ مردہ دیتا ہے سلام زائر کا اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر حمل کیا، ولہٰذا امیر المومنین نے اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

حدیث (۹۵): ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے راوی۔

انه مر ببقيع الغرقد فقال السلام عليكم يا أهل القبور أخبار ما عندنا أن نساءكم قد تزوجن ودوركم قد سكنت وأموالكم قد فرقت فأجابه هاتف يا عمر بن الخطاب أخبار ما عندنا أن ما قدمناه فقد وجدناه وما أنفقناه فقد ربحناه وما خلفناه فقد خسرناه۔

یعنی ایک بار امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع پر گزرے، اہل قبور پر سلام کرکے فرمایا، ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے اور نکاح کر لئے اور تمہارے گھروں میں اور لوگ بسے اور تمہارے مال تقسیم ہو گئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن خطاب! ہمارے یہاں کی خبریں یہ ہیں کہ جو ہم نے آگے بھیجا تھا وہ ہمیں مل گیا اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا، اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

حدیث (۹۶): امام [illegible] تاریخ نیشاپور [illegible] اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں سعید بن مسیب سے راوی:

دخلنا مقابر المدينة مع علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه فنادى يا أهل القبور السلام عليكم ورحمة الله تخبرونا بأخباركم

یعنی ہم امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ قبرستان مدینہ طیبہ میں گئے، حضرت مولیٰ نے اہل قبور پر سلام کرکے فرمایا: تم اپنی خبریں ہمیں بتاؤ گے

ام تریدون ان نخبرکم قال فسمعت
صوتاً وعلیک السلام ورحمة
الله وبرکاته یا امیرالمؤمنین
خبرنا عنا کان بعدنا فقال علی
رضی الله تعالیٰ عنه اما ازواجکم
فقد تزوجن واما اموالکم فقد
اقتسمت والاولاد قد حشروا فی
زمرة الیتامیٰ والبناء الذی
شیدتم فقد سکنها اعداؤکم
فهذه اخبار ما عندنا فما عندکم
فاجابه میت قد تخرقت
الاکفان وانتثرت الشعور
وتقطعت الجلود وسالت
الاحداق علی الخدود و
سالت المناخیر بالقیح و
ما قدمناه وجدناه وما انفقناه
ربحناه وما خلفناه خسرناه
ونحن مرتهنون بالاعمال۔

یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبر دیں۔ سعید
بن مسیب فرماتے ہیں۔ میں نے آواز
سنی کسی نے حضرت مولیٰ علی کو سلام کا جواب
دے کر عرض کی یا امیر المؤمنین۔ آپ ہمیں
ہمارے بعد کیا گزری۔ امیر المؤمنین کرم
اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا تمہاری عورتوں
نے تو نکاح کر لئے۔ اور تمہارے مال، سو
وہ بٹ گئے، اور اولاد یتیموں کے گروہ
میں اُٹھی، اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام
کیا تھا اُس میں تمہارے دشمن بسے ہمارے
پاس کی خبریں تو یہ ہیں، اب تمہارے پاس
کی کیا خبر ہے؟ ایک مُردے نے عرض کی
کفن پھٹ گئے، بال بکھر پڑے۔
کھالوں کے پُرزے پُرزے ہوگئے آنکھوں
کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے نتھنوں
سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے اور
جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع پایا اور جو پیچھے
چھوڑا اُس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال
میں محبوس ہیں۔

وحسبنا الله ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
العظیم سبحان من تعزز بالبقاء وقهر عباده بالموت سبحان
الحی الذی لا یموت ابداً وهو الغفور الرحیم۔

تنبیہ: یہ جو لیا جواب سُنے جو حدیث شریف میں منجانب جناب

جناب کرم اللہ وجہہ کو منقبت و عظمت و تنبیہ احیاء کے لئے قبر دیدہ مدفون ۔۔ فی ماند
مستان خانہ قبور سے پورش محدث ہاتف: نہ ہانی زندہ ۔۔ سے سنتا ہوں ہے
آخرت کے حالات بتاتے ہیں کہ یہاں حقیقت، موت ان سے جناب مقصود تھا
ابھی تک زندہ یا مُردہ تھے کہ جناب موصوف نے پہلے یہ خطاب ارشاد فرمایا کہ قبر والوں سے
استفسار فرمایا کہ پہلے تم اپنی خبریں بتاؤ گے یا ہم تمہیں خبر کریں کیونکہ بے گزشتہ
تحقیق اس دریافت کرنے اور اختیار دینے سے کیا مطلب تھے۔ پھر ان کی درخواست
پر حضرت نے اخبار دنیا ارشاد فرما کر انھیں حکم دیا۔ اب تم اپنی خبریں بتاؤ چنانچہ
انھوں نے عرض میں کچھ مخاطبہ حقیقی میں کیا شک ہے۔ واللہ الموفق۔

حدیث (۲۰۱): ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا ماحصل یہ ہے کہ عہدِ عدالت مہدِ فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المومنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشا باپ کے پاس جاتا۔ راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہو گئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ یہ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہو لیا۔ دروازے تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیہ کریمہ زبان سے نکلی:

ان الذین اتقوا اذا مسھم	ڈرنے والوں کو جب کوئی چوٹ
طائف من الشیطان تذکروا	شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے
فاذا ھم مبصرون ۰	ہیں۔ اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بیہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے۔ کہا بتائیے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا جانِ پدر! وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی، مردہ پایا۔ راتوں ہی کو نہلا کفنا کر

دفن کر دیا۔ صبح کو امیر مومنین نے خبر پائی، باپ سے تعزیت اور خبر بیٹے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی یا امیرالمومنین رات تھی، پھر امیر مومنین ہمراہیوں کو لے کر قبر پر تشریف لے گئے۔ آگے الفاظ حدیث یوں ہیں:

فقال عمر یا فلان ولمن خاف مقام ربه جنتان فاجابه الفتی من داخل القبر یا عمر قد اعطانیها ربی فی الجنة مرتین۔	یعنی امیر مومنین نے جوان کا نام لے کر فرمایا: اے جوان جو ڈرے اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے کا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دیا اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دوبار عطا فرمائی۔

نسأل الله الجنة لنا [illegible] وصلى الله تعالى على النبي الامين وآله وصحبه واحزابه اجمعين آمين آمين آمين۔

القصد الثالث

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) امیر المومنین علی مرتضیٰ۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود۔

(۴) حضرت سلمان فارسی۔

(۵) عمرو بن عاص۔

(۶) عبداللہ بن عمر۔

(۷) عبداللہ بن عمرو۔

(۶) [illegible]

(۵) [illegible]

(۷) [illegible]

(۳) [illegible]

(ب) [illegible] رضی اللہ تعالیٰ [illegible] اجمعین۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

(۷) راشد بن سعد

(۸) [illegible] بن [illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

(۲۱) بلال بن سعد

(۲۲) محمد بن واسع۔

(۲۳) حضرت ابو الدرداء وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ومن تبع التابعین لطف اللہ بہم یوم الدین۔

(۲۴) امام قریش سیدنا ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی۔

(۲۵) امام کبیر فقیہ مجتہد امام سفیان۔

(۲۶) عبد الرحمن بن ... وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ومن ائمۃ السادات واکابر العلماء رضی اللہ

تعالیٰ عنہم قدس سرہم۔

(۲۷) امام اہل بیت رسالت حضرت امام حسن بن حسن بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی و بتول بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔

(۲۸) امام اجل عارف باللہ محمد ابن علی حکیم ترمذی۔

(۲۹) امام محدث جلیل ... سمعیل۔

(۳۰) امام فقیہ ... احمد بن ... ابو القاسم ... حنفی ... تلمیذ

امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ۔

(۳۱) امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی شافعی۔

(۳۲) امام ابو عمر یوسف بن عبد البر مالکی۔

(۳۳) امام ابو حفص محمد بن محمد بن احمد ... شہید حنفی ... ۔

(۳۴) امام ابو الفضل قاضی عیاض بن موسیٰ یحصبی مالکی۔

(۳۵) امام حجۃ الاسلام مرشد الانام ابو حامد محمد محمد غزالی۔

(۳۶) امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن فرح قرطبی صاحب تذکرہ۔

(۳۷) امام شمس الائمہ حلوانی حنفی۔

(۳۸) امام عارف باللہ ... نفیسہ ...۔

(۴۲) امام محدث محب الدین طبری شافعی۔

(۴۳) امام رکن الدین علاء الدولہ سمنانی۔

(۴۴) امام ابو محمد حسن بن علی ظہیر الدین کبیر مرغینانی حنفی استاذ امام قاضی خان وصاحب خلاصہ۔

(۴۵) استاذ اساتذۃ امام شیخ الاسلام علی بن ابی بکر برہان الدین فرغانی حنفی صاحب التجنیس والمزید

(۴۶) امام فقیہ النفس قاضی خان حسن بن منصور فرغانی اوزجندی حنفی۔

(۴۷) امام ابو زکریا یحیی بن شرف نووی شافعی شارح صحیح مسلم۔

(۴۸) امام فخر الدین محمد رازی شافعی۔

(۴۹) امام سعد الدین تفتازانی مصنف وشارح مقاصد۔

(۵۰) امام ابو سلیمان احمد بن ابراہیم خطابی۔

(۵۱) امام ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد سہیلی صاحب روض۔

(۵۲) امام عمر بن محمد بن عمر جلال الدین خبازی حنفی صاحب حواشی خبازیہ۔

(۵۳) صاحب خلاصہ حنفی تلمیذ امام اجل قاضی خان۔

(۵۴) امام محمود بن محمد لؤلؤی بخاری حنفی صاحب حقائق شرح منظومہ نسفیہ تلمیذ تلمیذ امام شمس الائمہ کردری۔

(۵۵) سیدی یوسف بن عمر صوفی حنفی صاحب مضمرات۔

(۵۶) امام عارف باللہ صدر الدین قونوی۔

(۵۷) امام شہاب الدین فضل اللہ بن حسین توربشتی حنفی۔

(۵۸) امام سلطان العلماء عز الدین بن عبد السلام شافعی۔

(۵۹) امام محدث زین الدین عراقی۔

(۶۰) امام حجۃ محمد بن محمد بن علی بن بابویہ قمی۔

(۶۱) قاضی ناصر الدین بیضاوی شافعی صاحب تفسیر۔

(۵۹) امام ابو عبید [illegible] صاحب سفینة [illegible] حنفی [illegible]

[illegible]

(۶۰) امام [illegible] عبد اللہ بن [illegible] شافعی صاحب [illegible]

(۶۱) امام حافظ [illegible] ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی صاحب

فتح الباری شرح صحیح بخاری۔

(۶۲) امام بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی صاحب عمدة القاری شرح

صحیح بخاری۔

(۶۳) امام [illegible] شافعی صاحب [illegible]

(۶۴) امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی صاحب [illegible]

[illegible]

(۶۵) امام [illegible] جلال الدین عبد الرحمن بن [illegible]

صاحب [illegible]

[illegible]

(۶۶) امام شہاب الدین احمد بن محمد خطیب قسطلانی شافعی صاحب مواہب لدنیہ و ارشاد

الساری شرح صحیح بخاری۔

(۶۷) امام شہاب الدین رملی [illegible] شافعی۔

(۶۸) سید [illegible]

(۶۹) سید [illegible] ابو العباس حضرمی۔

(۷۰) امام احمد بن محمد ابن حجر مکی شافعی شارح مشکوة۔

(۷۱) محقق علامہ محمد بن محمد ابن امیر الحاج حلبی صاحب [illegible]

(۷۲) امام محمد [illegible] زرقانی مالکی۔

(۷۳) امام [illegible] شہاب الدین [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

(۵) علامہ نور الدین سمہودی شافعی صاحب خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۶) علامہ زین الدین مصری حنفی صاحب [illegible]۔

(۷) علامہ نور الدین علی بن برہان الدین حلبی شافعی صاحب سیرۃ انسان العیون

(۸) علامہ [illegible] شافعی صاحب [illegible]

(۹) علامہ محمد بن یوسف شامی صاحب سبیل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۰) علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی صاحب شرح مواہب۔

(۱۱) شیخ محقق عبد الرؤف مناوی شافعی صاحب تیسیر شرح جامع صغیر۔

(۱۲) امام ابو بکر بن علی حدادی حنفی صاحب جوہرہ نیرہ شرح قدوری۔

(۱۳) علامہ [illegible] بن ابراہیم حلبی حنفی صاحب غنیہ شرح منیہ۔

(۱۴) ملا علی بن سلطان محمد ہروی مکی حنفی صاحب مرقاۃ شرح مشکوۃ۔

(۱۵) علامہ محمد بن [illegible] حنفی استاذ محقق شرنبلالی۔

(۱۶) علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار مصری شرنبلالی حنفی صاحب نور الایضاح و مراقی الفلاح۔

(۱۷) علامہ خیر الدین رملی حنفی استاذ صاحب درمختار۔

(۱۸) خاتم المحققین محمد بن علی دمشقی حصکفی حنفی صاحب در مختار شرح تنویر۔

(۱۹) سیدی عارف باللہ عبد الغنی بن اسمٰعیل بن عبد الغنی نابلسی حنفی صاحب حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ۔

(۲۰) سید علامہ ابو السعود ازہری۔

(۲۱) شیخ عارف باللہ [illegible] الدین [illegible] حنفی صاحب [illegible] وغیرہ۔

وجذب القلوب ومدارج النبوۃ۔

(۹۳) فاضل محدث مولٰنا محمد طاہر فتنی گجراتی حنفی صاحب مجمع بحار الانوار۔

(۹۴) فاضل شیخ الاسلام دہلوی حنفی صاحب کشف الغطاء۔

(۹۵) مولٰنا شیخ جلیل نظام الدین وغیرہ بعض علمائے فتاوٰی عالمگیریہ حنفیین۔

(۹۶) بحر العلوم ملک العلماء مولٰنا ابوالعیاش محمد عبدالعلی لکھنوی حنفی۔

(۹۷) خاتمۃ المحققین علامہ شامی حنفی۔

(۹۸) فاضل سید احمد مصری طحطاوی حنفی۔

(۹۹) سیدی امین الدین محمد شامی حنفی محشیان شرح علائی۔

(۱۰۰) سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین۔

تنبیہ: فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے ان ائمہ سلف وعلمائے خلف سے صرف انھیں اکابر کے اسمائے طیبہ گنے جن کے کلام میں خاص ندا و تصریح بالخصوص اہل قبور کے نصوص قاہرہ یاد نہیں باہرہ ہیں، پھر ان میں بھی حصر و استیعاب کا قصد نہ کیا کہ اس کی راہ میں بلاد شاسعہ و بوادی واسعہ وجبال شامخہ و بحار زاخرہ ہیں، بلکہ تا تناودہ بھی بالتمام ذکر نہ کئے، جن کے اقوال بداہت اشتمال اس وقت

---

[1] تو یوں ہی بالتمام ذکر نہ کئے۔ قول: اس دعوٰی کی صحت پر خود یہی رسالہ کافی ہے۔ ناظر اس تحریر کے مقامات کو مت ملاحظہ کرے کہ تنہا مذکورین کے سوا جہات متعددہ سے سند دیئے گئے ہیں تو ان کلام کرنے والوں کے نام بھی شمار کرتا، ورنہ دو ویسے دو سو تک پہنچ جاتا ہوں۔ حق یہ ہے کہ سلف و خلف اور روئے زمین کے معتمدین کی نسبت یہی کہا گئے کہ سب ایک سو سے زیادہ ہوں گے جیسے من الصحابۃ والتابعین واتباعہم۔

(۱۰۱) حضرت عبداللہ بن سلام۔

(۱۰۲) حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

(۱۰۳) حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم

(۱۰۴) حضرت امام حسن مثنٰی بن امام حسن مجتبٰی بن مولٰی علی مشکل کشا رضی اللہ تعالٰی عنہم [illegible]

(باقی بر صفحہ)

میرے سامنے جلوہ فرما و متیسر ہیں۔

تنادت ملائکۃ ... ومرتقب ... قرۃ

وشک سادق ... بمش ...

ذا ... یا حریر سحب ...

ولہ ... و ... و صاف

تمام الکلام بمسالک الالزام۔

اب انھیں لیجیے جن پر اعتماد مؤلف کو منظور

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

(۸) شمس التابعین ابو سعید بن المسیب۔

(۹) حبیب بن ابی ثابت۔

(۱۰) ابن سیرین۔

(۱۱) ابو بکر ہمدانی۔

(۱۲) سعید بن جبیر۔

(۱۳) عبداللہ بن ابی نجیح مکی من العلماء ... من المؤرخین المشہورین فی مکہ۔

(۱۴) امام المحدثین ابن جریر طبری۔

(۱۵) امام الائمہ ابو محمد عبد الحق صاحب ... دمشقی۔

(۱۶) ابو داؤد ... محدث۔

(۱۷) ... تفسیر کبیر رازی۔

(۱۸) ... عبداللہ ... صاحب تفسیر مشہور۔

(۱۹) ... محمود بن محمد ... صاحب ... تفسیر ...۔

(۲۰) ... بن ... شرح مشارق الانوار۔

(۲۱) ... شمس الدین ... ۔

(باقی آئندہ)

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب۔

(۲) ان کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب۔

(۳) ان کے فرزند ارجمند مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب۔

(۴) ان کے برادر نامور مولانا شاہ عبدالقادر صاحب۔

(۵) ان کے ممدوح و مداح جناب میرزا مظہر جان جاناں صاحب۔

(۶) ان کے مرید رشید قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی۔

(۷) مولوی اسحاق صاحب دہلوی۔

(۸) ان کے شاگرد نواب قطب الدین خان دہلوی۔

(۹) مولوی خرم علی صاحب بلہوری [illegible]
[illegible]

(۱۰) ان سب کے قوی ترجمان مولوی میاں اسمٰعیل دہلوی۔

[illegible]

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

(۱۹) [illegible]

(۲۰) [illegible]

(۲۱) [illegible] شارح منہاج [illegible]

(۲۲) حضرت سید علی قرشی [illegible]

(۲۳) [illegible]

(۲۴) [illegible]

(۲۵) صاحب [illegible]

(۲۶) صاحب خزانۃ الروایات۔

(باقی صفحہ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ [illegible])

[illegible]

(باقی آئندہ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

(۵۷) حضرت سیدی ابو بکر رازی (؟)۔

(۵۸) حضرت سیدی ابو سعید خراز۔

(۵۹) حضرت استاذ ابو القاسم قشیری۔

(۶۰) حضرت ... سیدی ابی علی۔

(۶۱) حضرت سیدی ابراہیم بن شیبان۔

(۶۲) حضرت سیدی ابو یعقوب۔

(۶۳) حضرت سیدی علی خواص شیخ امام شعرانی۔

(۶۴) حضرت میر ابو العلیٰ اکبر آبادی سرحلقہ نقشبندیہ ابو العلائیہ۔

(۶۵) شاہ محمد غوث گوالیاری صاحب جواہر خمسہ۔

(۶۶) مولینا وجیہ الدین علوی شیخ حضرت مولینا عبد الحق محدث دہلوی۔

(۶۷) حضرت سید صبغت اللہ بروچی۔

(۶۸) شیخ ابو یزید ثانی۔

(۶۹) مولینا عبد الملک۔

(۷۰) شیخ اشرف لاہوری۔

(۷۱) شیخ ابو سعید لاہوری کہ بقول صاحب مشائخ شاہ ولی اللہ کی ہیں۔

(۷۲) جناب شیخ محمد ... عثمانی۔

(۷۳) شیخ عبد الرحمن ... عبد القادر۔

(۷۴) شیخ ابو الرضا محمد جد شاہ ولی اللہ۔

(۷۵) سید احمد بریلوی پیر مولینا اسمعیل دہلوی کہ صراط مستقیم جن کی ملفوظات ہے ...

یہ مجموعہ پورے دو سو ہوا۔

من بعضہم صوفیہ ... ومن بعضہم ... ومن بعضہم ... و ...

... بس ... احمد ... اور ... ہیں۔
(باقی صفحہ آئندہ)

واضح ہو کہ ارشادات علیہ صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مقصد احادیث میں مذکور ہوئے کہ حدیث مصطلح محدثین میں انھیں بھی شامل معہذا امور قبور و احوال ارواح مفارقہ میں رائے کو دخل نہیں تو یہاں موقوف بھی مرفوع میں داخل ہاں بعض اقوال تابعین مثل بلال بن سعد اس مقصد سوم میں مذکور ہوئے۔ اور اس کی وجہ اتصال باب سے مناسبت جس طرح مثلاً امام سفیان کا قول ایسے ہی تناسب کے سبب اقوال تابعین کے ساتھ منقول ہوا۔ اب بقیہ حضرات کے کلمات طیبات و اقوال و تصریحات اگر بوجہ استیعاب لکھئے مجھے دفتر ہوتا ہے۔ لہذا صرف تین سو قول پر اقتصار کرتا ہوں۔ علمائے صنف اول کے ذی سواد المصنف دوم کے تھوڑے دیدۂ انصاف صاف ہو تو اتنے کیا کم ہیں ع

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) :-

در حقیقت [illegible] کیا ہے بلکہ مستقصائے تمام قدرت [illegible] وسعت کا [illegible] اخیر [illegible] مقصد سوم میں [illegible] سے مذکور ہوا کہ سمع و بصر موتیٰ پر تمام اہلسنت و جماعت کا اجماع ہے تو آج تک جس قدر علمائے اہلسنت گزرے ہیں سب کے نام اس فہرست میں درج ہونے کے قابل ہیں پھر کون کہہ سکتا ہے کہ [illegible] ان مذکورین میں گنتی کے ایسے بھی ہیں جن کے دو ایک [illegible] کر مقام تحقیق [illegible] کی تقریح سے بحث خاص یا [illegible] گزرے ہیں۔

[illegible] منہ [illegible]

حاشیہ صفحہ ہذا :-

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible]

(باقی صفحہ آئندہ)

قول (۱) :- امام ابونعیم حلیہ میں بلال بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے راوی کہ اپنے وعظ میں فرماتے:

یا اہل الخلود ویا اہل البقاء انکم لم تخلقوا للفناء وانما خلقتم للخلود والابد ولکنکم تنتقلون من دار الی دار۔	اے ہمیشگی والو اے بقا والو! تم فنا کو نہ بنے دوام وہمیشگی کے لئے بنے ہو، ہاں ایک گھر سے دوسرے گھر میں بدلے جاتے ہو۔

قول (۲) :- شرح الصدور میں ہے:

قال العلماء الموت لیس بعدم محض ولا فناء صرف وانما ھو انقطاع تعلق الروح بالبدن ومفارقۃ وحیلولۃ بینھما وتبدل حال وانتقال من دار الی دار۔	علماء نے فرمایا موت کے یہ معنی نہیں کہ آدمی محض نیست ونابود ہو جائے۔ بلکہ وہ تو یہی روح وبدن کے تعلق چھوٹنے اور ان میں حجاب وجدائی ہو جانے اور ایک حال کی حالت بدلنے اور ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جانے کا نام ہے۔

تنبیہ:

تعلق چھوٹنے کے یہ معنی کہ وہ علاقہ جو زمانہ حیات میں تھا جاتا رہا ورنہ اسی طرح حجاب وجدائی ہو جانے سے یہ مراد کہ ویسا اتصال تام باقی نہیں ورنہ مذہب اہلسنت میں روح کو بعد موت بھی بدن سے ایک تعلق واتصال رہتا ہے جیسا کہ فصول آئندہ کے اقوال کثیرہ میں آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قول (۳) :- جامع البرکات میں فرمایا:

"موت عدم محض نیست چنانچہ دہریان وطبیعیان گمان برند بلکہ انتقال است از حالے بحالے، واز دارے بدارے۔"

قول (۴) :- اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرمایا:

لہ تاریخ جلیل ابو نعیم شرح بدل نسفی وغیرہ، جامعہ سعد۔

اولیائے خدا نقل کردہ شدند نہ بر فانی بدار بقا زندہ اند نزد پروردگار خود و مرزوق اند و خوشحال اند و مردم را ازاں شعور نیست۔

قول ۱۵: مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرمایا:-

ولا فرق لهم في الحالين ولذا قيل أولياء الله لا يموتون ولكن يتنقلون من دار إلى دار	دنیا کی دونوں حالت حیات و موت میں اصلاً فرق نہیں اسی لئے کہا گیا کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں

روایت مناسبہ: امام عارف باللہ استاذ ابو القاسم قشیری قدس سرہٗ اپنے رسالہ میں بسند خود حضرت ولی مشہور سیدنا ابو سعید خراز قدس اللہ سرہ الممتاز سے راوی کہ میں مکہ معظمہ میں تھا باب بنی شیبہ پر ایک جوان مردہ پڑا پایا۔ جب میں نے اُس کی طرف نظر کی مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا:

يا أبا سعيد أما علمت أن الأحباء أحياء وإن ماتوا وإنما ينقلون من دار إلى دار	اے ابو سعید کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کے پیارے زندہ ہیں اگرچہ مر جائیں وہ تو یہی ایک گھر سے دوسرے گھر میں بدلے جاتے ہیں۔

روایت دوم: وہی امام جناب حضرت سیدی ابو علی قدس سرہٗ سے راوی میں نے ایک فقیر کو قبر میں اتارا جب کفن کھولا ان کا سر خاک پر رکھ دیا کہ اللہ ان کی غربت پر رحم کرے فقیر نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا:

يا أبا علي أتذلني بين يدي من يدللني	اے ابو علی تم مجھے اس کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو میرے ناز اٹھاتا ہے۔

میں نے عرض کی اے سردار میرے کیا موت کے بعد زندگی ہے؟ فرمایا:-

بلى أنا حي وكل محب لله حي لأنصرنك	ہاں میں زندہ ہوں اور خدا کا ہر پیارا زندہ ہے۔

سلہ [illegible] بعد [illegible]

بجا رہی شانہ [illegible] زندہ ہے [illegible]

جو مجھے روز قیامت ملیگی، اس سیں تیری
مدد کروں گا۔

روایت سوم: وہی جناب شیخ حضرت ابراہیم بن شیبان [illegible] سے راوی، میرا ایک مرید جوان مرگیا، مجھے سخت صدمہ ہوا، نہلانے بیٹھا تو گھبراہٹ میں بائیں طرف سے ابتدا کی، جوان نے وہ کروٹ ہٹا کر دہنی کروٹ میری طرف کی، میں نے کہا جان پدر! تو سچا ہے مجھ سے غلطی ہوئی۔

روایت چہارم: وہی امام حضرت ابو یعقوب سوسی [illegible] سے راوی، میں نے ایک مرید کو نہلانے کے لیے تختہ پر لٹایا، اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا، میں نے کہا جان پدر! میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں، یہ تو صرف مکان بدلنا ہے لے میرا ہاتھ چھوڑ دے۔

روایت پنجم: جناب حضرت شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے راوی، کہ مکہ معظمہ میں ایک مرید نے مجھ سے کہا، پیر و مرشد! میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا، حضرت یہ اشرفی لیں، آدھی میں میرا دفن، آدھی میں میرا کفن کریں۔ جب دوسرا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا، مرید مذکور نے آکر طواف کیا، پھر کعبہ سے ہٹ کر لیٹا تو روح نہ تھی، میں نے قبر میں اتارا، آنکھیں کھول دیں، میں نے کہا موت کے بعد زندگی؟ کہا: انا حی وکل محب للہ حی (میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر دوست زندہ ہے) اس قسم کی صدہا روایات کلمات ائمہ کرام میں مذکور ہیں، ومن لم یجعل اللہ له نورا فما له من نور۔

فصل دوم: موت سے روح میں اصلاً تغیر نہیں آتا، اسکے سمع و [illegible]

ل امام سیوطی شرح الصدور میں مذہب اہل سنت کتاب الروح سے یوں نقل فرماتے ہیں: ان الروح ذات قائمة بنفسها تصعد وتنزل وتتصل وتنفصل وتذهب وتجيء وتتحرك وتسكن وعلى هذا [illegible] دليل مقررة۔ یعنی روح ایک مستقل ذات ہے کہ چڑھتی اترتی، ملتی جدا ہوتی، آتی جاتی، حرکت کرتی [illegible] ہوتی ہے، [illegible] زیادہ [illegible]

بدستور رہتے ہیں بلکہ زیادہ ہو جاتے ہیں، پھر تمام روایتیں [illegible] ادراک و فہم رکھتی ہیں۔

قول (۱۷): امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں:

النفس باقیة بعد موت البدن عالمة باتفاق المسلمين بل غير المسلمين من الفلاسفة وغيرهم ممن يقول ببقاء النفوس يقولون بالعلم بعد الموت ولم يخالف في بقاء النفوس الا من لا يعتد به اھ ملتقطا۔

یعنی مسلمانوں کا اجماع ہے کہ روح بعد مرگ باقی اور علم و ادراک رکھتی ہے، بلکہ فلاسفہ وغیرہم کفار بھی جو بقائے ارواح کے قائل ہیں وہ بھی موت کے بعد علم مانتے ہیں، اور بقائے روح میں کسی نے خلاف نہ کیا، مگر ایسوں نے جو کسی گنتی اور شمار میں نہیں ہیں۔

قول (۱۸): تفسیر بیضاوی میں ہے:

فيه دلالة على ان الارواح جواهر قائمة بانفسها مغايرة لما يحس به من البدن تبقى بعد الموت دراكة وعليه جمهور الصحابة والتابعين وبه نطقت الآيات والسنن۔

یہ آیت کریمہ دلیل ہے کہ روحیں جوہر قائم بذات ہیں، اس بدن محسوس کے سوا اور چیز ہیں، موت کے بعد اپنے اسی ہوش و ادراک پر رہتی ہیں۔ جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مذہب ہے۔ اور اسی پر آیات و احادیث ناطق ہے۔

قول (۱۹): امام غزالی احیاء میں فرماتے ہیں:

لا تظنن ان العلم يفارقك بالموت فالموت لا يهدم محل العلم اصلا وليس الموت عدما

یہ گمان نہ کرنا کہ موت سے تیرا علم تجھ سے جدا ہو جاتا ہے کہ موت محل علم [illegible]

محضاً حتی تظن انک اذا عدمت عدمت صفتک۔ — نیست و نابود ہو جانا سمجھے کہ تو جب نہ رہا تیرا وصف بھی نہ رہا ادراک بھی نہ رہا۔

قول (۹ و ۱۰): امام نسفی عمدۃ الاعتقاد کے پھر علامہ ... فرماتے ہیں:-

الروح لا یتغیر بالموت۔ — مرنے سے روح میں کچھ تغیر نہیں۔

قول (۱۱): علامہ توربشتی فرماتے ہیں:-

الروح الانسانیۃ متمیزۃ مخصوصۃ بالادراکات بعد مفارقۃ البدن۔ — فراق بدن کے بعد بھی روح انسانی متمیز و مخصوص بہ ادراکات ہے۔ نقلہ المناوی۔

قول (۱۲): علامہ مناوی کی شرح جامع صغیر میں ہے:-

الموت لیس بعدم محض والشعور باق حتی بعد الدفن — موت بالکل عدم نہیں اور شعور باقی ہے یہاں تک کہ بعد دفن بھی۔

قول (۱۳): اسی میں ہے:-

ان الروح اذا انخلعت من ہذا الہیکل وانفکت من القیود بالموت تجول الی حیث شاءت۔ — بے شک روح جب اس قالب سے جدا اور موت کے باعث قیدوں سے آزاد ہوتی ہے، جہاں چاہتی ہے جولان کرتی ہے۔

قول (۱۴): شرح عقائد میں متعدد دلائل قرآن و حدیث ...

فصح ان الارواح اجسام حادثۃ لاعراضہا من ... عارفۃ متمیزۃ۔ — تو ثابت ہوا کہ روحیں ... متمیز رہتی ہیں۔

یہاں وہ تقریر یاد کرنی چاہیے جو زیر حدیث دوم گزری۔

قولہ (۱۶۰): مقاصد و شرح مقاصد علامہ تفتازانی میں ہے:-

عند المعتزلة وغيرهم	معتزلہ وغیرہم کے مذہب میں بدن
البنية المخصوصة شرط	شرط ادراک ہے، تو اُنکے نزدیک
فی الادراك فعندهم لايبقي	جب اُس کے آلات نہ رہے ادراک
ادراك الجزئيات عند	جزئیات بھی نہ رہے۔ [illegible] سنت
فقد الالات وعندنا	والجماعت کے مذہب میں باقی رہتا
يبقى وهو الظاهر من قواعد	ہے، اور یہی ظاہر ہے قواعد دین
الاسلام۔	اسلام سے۔

قولہ (۱۶۱): [illegible] شرح مشکوۃ میں ہے:-

سببية الحوس للاحساس و	[illegible]
[illegible]	ایک امر عادی ہے، جیسا کہ مذہب
فی المذهب ما العلم فبالروح	اہل سُنت میں ثابت ہو چکا، اور علم تو
وهو باق اھ ملتقطا۔	رُوح سے ہے وہ باقی ہے۔

قولہ (۱۷۰) [illegible] فرماتے ہیں:-

[illegible]	[illegible] مسلمین [illegible]
وغيرهم الى ان الروح	سوا سب کا یہی مذہب ہے کہ روحیں
يبقى بعد موت البدن	بعد موت بدن باقی رہتی ہیں، ہاں
[illegible]	فلاسفہ یعنی بعض مدعیان حکمت
[illegible]	[illegible]
والاحاديث فی بقائها و	وہ آیتیں حدیثیں جن سے ثابت
وتصرفها الخ۔	[illegible]
	[illegible]

قول (۱۹): ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے:-

قد ذکر صاحب التقریب تبعًا	بعض محققین [illegible] روح و نفس مذاہب
المعتمد ان الروح والنفس متغایران	قبر [illegible] [illegible] لر کر
بان المیت حینئذ لاحیاۃ	مردہ [illegible] ہے [illegible]
لہٗ ولا ادراک الخ۔	ہے نہ ادراک۔

قول (۱۹): کشف الغطا مستند مولوی اسحٰق [illegible] بعد [illegible] [illegible] است کہ گو [illegible] میت جماد محض است۔

قول (۲۰). اسی میں ہے:-

[illegible] روح [illegible] زمین [illegible] حیات [illegible]

فصل سوم:-

ان لوگوں [illegible] کہ اموات کے علم و ادراک [illegible] دنیا [illegible]

قول (۲۱): امام جلال الدین سیوطی رسالہ منظومہ مسمٰی انیس الغریب میں فرماتے ہیں:-

یعرف من یغسلہ ویحمل	مردہ اپنے غسل دینے والے اٹھانے والے
ویسمع الکلام من یقول	کفن پہنانے والے اور قبر میں اتارنے والے سب کو پہچانتا ہے۔

قول (۲۲ تا ۲۳): امام ابن الحاج مدخل اور [illegible] قسطلانی مواہب [illegible] زرقانی شرح میں تقریراً فرماتے ہیں:-

واللفظ للاخیر من اتصل	جو مسلمان برزخ میں ہیں اکثر
الی عالم البرزخ من المؤمنین	زندوں کے احوال جانتے ہیں اور [illegible]
یعلم احوال الاحیاء غالبا	بکثرت واقع ہے جیسا کہ کتابوں میں
وقد وقع کثیر من ذلک کما	اپنے محل پر مذکور ہے۔
ھو مسطور فی مظنۃ ذلک من کتب	

قول (۳۹): شیخ محقق شرح مشکوٰۃ میں حدیث موتیٰ کی تحقیق و تفصیل ذکر فرماتے ہیں:

بالجملہ کتاب و سنت مملو و مشحون اند باخبار و آثار کہ دلالت میکنند بر آنکہ میت را علم بدنیا و اہل آن پس منکر نشود آں مگر جاہل باخبار و منکر دین۔

فصل چہارم: اموات سے حیا کرتے ہیں۔

قول (۴۰): ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں سعید بن عمرو سے راوی وہ ایک قبرستان میں تھے پیشاب کی حاجت تھی کسی نے کہا یہاں اتر کے قضائے حاجت کر لیجئے، فرمایا:

سبحان اللہ واللہ انی لاستحیی من الاموات کما استحیی من الاحیاء۔	سبحان اللہ، خدا کی قسم میں مردوں سے بھی شرم کرتا ہوں جیسی کہ زندوں سے۔

قول (۴۱): جب سیدنا امام شافعی مزار فائض الانوار حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوئے اور نماز صبح میں قنوت نہ پڑھی، کسی نے سبب پوچھا، فرمایا:

کیف اقنت بحضرۃ الامام وھو لا یقول بہ۔	میں امام کے سامنے کیونکر قنوت پڑھوں حالانکہ وہ اس کے قائل نہیں۔

ذکرہ سیدی علی الخواص والامام الشعرانی فی المیزان ونحوہ العلامۃ ابن حجر المکی فی الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان فی اولها واعادہ فی آخرها عن بعض شراح منہاج النووی ونحوہ فی عقود الجمان فی مناقب النعمان عن ثم ... الامام الزاهد ابو شهاب الدین شارح المنهاج بعض ... الشافعی

فی ردالمحتار عن بعض العلماء وکذا الامام ابن حجر فی الخیرات الحسان

بعض میں ہے تکبیرات انتقال تک آہستہ پڑھیں فرمایا، سبب دریافت کیا تو جواب

دیا:۔

ادبت مع هذا الامام ذکره — اس امام کے ساتھ ادب آ

من ان نظهر خلافه بحضرته — کہ ان کے سامنے ان کا خلاف کریں

ذکرہ علی القاری فی مرقاۃ شرح مشکوۃ باب میں اس جیسا نقل کیا

کہ امام شافعیؒ نے فرمایا:۔

استحیی ان اخالف مذهب — مجھے شرم آتی ہے کہ امام کے سامنے

الامام فی حضوره۔ — ان کے مذہب کے خلاف کروں۔

ذکرہ فی باب الزیارۃ النبویۃ فصل المقام بالمدینۃ المنورۃ

سبحان اللہ! اگر یہ باتیں دیکھتے سنتے نہیں، تو جہر واخفاء، رفع و ترک رفع یا کمیت قنوت و تعجیل سجود میں کیا فارق تھا، لہٰذا انصاف اگر دیکھا جائے تو جناب نافع تھے تو امام ہمام کا سامنا کہاں تھا اور ان ادب کے لحاظ کا کیا باعث ہوا۔

قول (۲۰) تا (۳۱): علامہ فضل الدین غوری حنفی وغیرہ ایک جماعت علماء نے تصریح فرمائی کہ زیارت بقیع شریف میں قبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ابتدا کرے کہ پہلے وہی مقامات ہے، تو بے سلام کے وہاں سے نہ جانا بہت بے ادبی ہے، اسی طرح جس بقعہ پاک میں جو مزار پہلے آتا جائے اس پر سلام عرض کرتا جائے کہ بے قرار کی عزت و عظمت رکھتا ہے اس کے سامنے سے چلے جانا مروت وادب سے بعید ہے۔

مولانا علی قاری نے شرح لباب میں اسے نقل فرما کر اس پر [illegible] شیخ نے جذب القلوب میں بعض دیگر علماء سے اس کی تحسین نقل کی کہ یہ ایک عمدہ مقصد ہے جس کے ساتھ فضل وشرف کی رعایت ہے [illegible] مناسک منقسط میں ہے:۔

ذکر بعض مشائخنا عن المطری من اصحابنا ان البداءة
بقبة العباس والختم بصفية رضی اللہ تعالی عنہما اولی لان
مشہد العباس اول ما یلقی الخارج من الباب عن یمینہ
فمجاوزتہ من غیر سلام علیہ جفوة فاذا سلم علیہ وسلم
علی من یلیہ اولا فیختم بصفیة رضی اللہ تعالی عنہا
فی رجوعہ کما صرح بہ بعضا کثیر من مشائخنا

تاریخ مدینہ میں ہے:-

متاخرین علماء اختیار کردہ اند کہ ابتدا بزیارت کنند [illegible] اند
کہ ابتدا بزیارت حضرت عباس کنند کہ با دیگر در یک قبہ آسودہ اند
از ائمہ اہل بیت رضوان اللہ تعالی اجمعین زیرا کہ اسبق واقرب است
و از پیش ایشان درگذشتن و بزیارت دیگران متوجہ شدن
نوعی از جفا و سوء ادب باشد

اسی میں ہے:-

[illegible] ابتدا از قبہ عباس کنند رضی اللہ
تعالی عنہ [illegible]
[illegible] از پیش [illegible] و جای دیگر رفتن از سلام
[illegible] ادب [illegible] است۔

[illegible] مع عدم رعایة الترتیب
والاشرف الخ

فائدہ

[illegible] ۱۱۸۲ھ [illegible] آذی [illegible]
[illegible] فرمایا:-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قول [illegible]

[illegible]

[illegible]

فرماتے ہیں :-

[illegible]

قول [illegible]

[illegible]

قول [illegible]

[illegible]

پایا ہے -

قول [illegible]

نقل کیا :-

[illegible]

اولا يعذب بالنار الا ربها۔

[illegible]

قلت قد يجاب بان هذا خاص

[illegible]

فصل ششم:-

ملاقاتِ احیاء و ذکرِ خدا سے اموات کا جی بہلتا ہے۔

قول (۲۴۲): امام سیوطی نے انیس الغریب میں فرمایا:- ع

ویانسون اذا اتی للمقابر زائر (جب زائر مقابر پر آتے ہیں مردے ان سے انس حاصل کرتے ہیں)

قول (۲۴۳): امام اجل نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اقسام زیارت میں فرمایا: ایک قسم زیارت اس غرض سے ہے کہ مقابر پر جانے سے اموات کا دل بہلتا ہے کہ یہ بات حدیث سے ثابت ہے۔ وسیاتی نقلہ فی النوع الثانی۔ انتہی ملخصاً

قول (۲۴۴): جذب القلوب میں فرمایا:-

زیارت کا سبب از جہت ادائے حق اہل قبور باشد و حدیث آمدہ کہ نیز خاستہ کہ میت را انس بود و قیمت کہ یکے از آشنایان و دوستان بزیارت وے آید و احادیث دریں باب بسیار است۔

قول (۲۴۵ و ۲۴۶): فتاویٰ قاضی خاں پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے:-

لو قرء القرآن عند القبور	مقابر کے پاس قرآن پڑھے اگر
ان نوی بذلک ان یونسہ صوت	یہ نیت ہو کہ قرآن کی آواز سے مردے
القرآن فانہ یقرء	کا جی بہلے تو بیشک پڑھے۔

قول (۲۴۷ تا ۲۴۹): ردالمحتار میں غنیہ شرح منیہ سے اور طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں تلقین میت کے مفید ہونے میں فرمایا:-

[illegible]	بیشک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مردے
[illegible]	کا جی بہلتا ہے جیسا کہ حدیثوں میں ہے

[illegible] فتاویٰ خانیہ شرح [illegible]

[illegible] فصل طحطاوی حاشیہ [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] شیخ الاسلام [illegible]

اور ان کے سوا اور علما فرماتے ہیں:-

انہ یکرہ قطع الحطب والحشیش من المقبرۃ فان کان یابسا لا بأس بہ لانہ ما دام رطبا یسبح فیونس المیت	قبرستان سے گیاہ سبز کا کاٹنا مکروہ ہے اور خشک ہو تو مضائقہ نہیں کہ وہ جب تک تر رہتی ہے تسبیح خدا کرتی ہے اور اس سے میت کا جی بہلتا ہے۔

امام شامی نے اس حدیث سے دلیل لے کے فرمایا کہ اس بنا پر مقابر سے [illegible] جب اگرچہ خود رو ہو اس کے قطع میں حق میت کا ضائع کرنا ہے۔

تنبیہ:- فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہ علماء کی ان عبارات اور ہزار قول آئندہ و دیگر تصریحات گزشتہ سے دو مسئلے فائدے حاصل ہیں۔

اولاً نباتات و جمادات و تمام اجزاء عالم میں ہر ایک کے موافق ایک حیات ہے کہ سنگ تک ہر شجر و حجر زبان قال سے اپنے رب اکبر جل جلالہ کی تسبیح بولتا ہے اور سبحان اللہ یا اس کے مثل اور کلمات تسبیح ایسی کہتا ہے نہ کہ ان میں صرف زبان حال ہے جیسے کہ ظاہر بینوں کا مقال ہے کہ اس تقدیر پر تر و خشک میں تفرقہ محض بے معنی تھا کما لا یخفی اور آیۂ کریمہ وان من شیء الا یسبح بحمدہ خود اس پر برہان قاطع کہ اس میں فرمایا:-

ولکن لا تفقہون تسبیحہم	تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔

ظاہر ہے کہ تسبیح حالی تو ہر عاقل سمجھتا ہے یہاں تک کہ شعراء بھی کہہ گئے ہیں:-

ہر گیاہے کہ از زمیں روید — وحدہ لا شریک لہ گوید

ہر ذرہ شے میں بقدر اپنی سنت میں تقریبا جو حیات کہ تمام ذرات عالم کیلئے ایک نوع علم

لہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نماز ذکر و سماع وغیرہ جس طرح مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں اس مضمون کو خوب شرح [illegible] فرمایا [illegible] پر قرآن و حدیث کے [illegible] نہیں [illegible] تو ان شاء اللہ تعالیٰ یا نسبت کم نہ ہوں گے ان سب کو [illegible] [illegible] کرنا [illegible] [illegible] [illegible] نہیں رکھتے مقام [illegible] اس مسئلہ کا [illegible]

[illegible] قول مذکورہ [illegible]

[illegible] واللہ اعلم [illegible]

قول (۹ تا ۲۲) [illegible]

غرائب وغیرہا میں ہے:-

وقعہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible] ابو نعیم فی الحلیۃ [illegible] عن ابی ہریرۃ [illegible]

[illegible]

ربما یسبح ویکون للمیت انس بتسبیحہ۔	تسبیح کی برکت سے میت کو انس حاصل ہوگا۔

فائدہ: مذہب امامیہ ذخیرہ، برکت درود، کتب مستندۂ مخالفین سے ہیں جس سے مولوی اسحٰق صاحب نے مائۃ مسائل میں اور اس سے منکر تلقین ذخیرہ نے استناد کیا۔

قول ۶۳: یہ سمجھتے تھے کہ زائروں کو دیکھتے پہچانتے اور ان کی زیارت پر مطلع ہوتے ہیں۔

قول (۶۳ و ۶۴): مولانا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ مسلک متقسط شرح منسک متوسط پھر فاضل ابن عابدین حاشیہ شرح تنویر میں فرماتے ہیں:-

من آداب الزیارۃ ما قالوا من انہٗ یاتی الزائر من قبل رجلی المتوفی لا من قبل رأسہ لانہ اتعب لبصر المیت بخلاف الاول لانہ یکون مقابل بصرہ۔	زیارت کے آداب سے ایک بات یہ ہے جو علماء نے فرمائی کہ زیارت کو قبر کے پائینتی سے جائے نہ سرہانے سے کہ اس میں میت کی نگاہ کو مشقت ہوگی یعنی اسے سر اٹھا کر دیکھنا پڑے گا اور پائینتی سے جائے گا تو اس کی نظر کے خاص سامنے ہوگا۔

قول (۶۵) مدخل میں فرمایا:-

کفی فی ھذا بیانا قولہٗ علیہ الصلوٰۃ والسلام المؤمن ینظر بنور اللہ انتھی ونور اللہ لا یحجبہ شیء ھذا فی حق الاحیاء من المؤمنین فکیف	اس امر کے ثبوت میں کہ اہل قبور کو احوال احیاء پر علم و شعور ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمانا بس ہے کہ مسلمان خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور خدا کے نور کو کوئی چیز پردہ نہیں ہوتی جب

من کان منہم صرف للدار الآخرۃ — جن میں دنیا کا جو جس سے تو نے کیا
پو تمھیں ہو آخرت کے لئے پیش رو تو

بیان:-

قول (۲۶) شیخ محقق مذہب شیعہ میں امام علامہ حلی سے نقل فرماتے ہیں:-

"در میان قبور سائر مومنین و ارواح ایشان نسبت خاصی است مستمر که بدان زائران را می شناسند و سلام بر ایشان می کنند بدین استحباب زیارت در جمیع اوقات۔

شیخ فرماتے ہیں علامہ ممدوح نے بہت احادیث سے اس معنی کو ثابت کیا۔

قول (۲۷): انہیں تقریب میں فرمایا:

ویعرفون من اتاهم زائرا :-

جو زیارت کو آتا ہے اسے پہچانتے ہیں

قول (۲۸) میں یہ ہے:-

اشعر بیتی حتی یعذلونی — شعر باقی جو یہاں تک کہ بعد دفن
حتی انہ یعرف زائره — بھی یہاں تک کہ پہچانتا ہے زائر ہی ثابت

قول (۲۹) مولانا اشعۃ اللمعات و جذب البرکات میں ہے و المشنو مستطاب:-

"در روایت آمده است که داده میشود مرده را شنیدن نه بیشتر در ادراک بیشتر از آنچه داده میشود مرده دیگر تا آنکه می شناسد زائر را بیشتر از آنچه دیگری۔

شرح سفر السعادۃ میں مفصل و منقح تر فرمایا:-

"که ثابت است این معنی که روح جمیع ارواح مومنان بقبور خویش نزدیک میشود نزدیک شدن بعض بی تعلق و اتصال صاحب قبر

[illegible] که [illegible] اثر آن [illegible] نزدیک تر می آید [illegible]
[illegible] شد ولیکن [illegible]
[illegible] است از جهت نزدیک شدن [illegible]
از نزدیک [illegible] باشد [illegible]
[illegible]
[illegible] است -

اقول :- ولا عصر بعد حدوس -

قوله [illegible] :- [illegible]
[illegible] ثابت شده است [illegible]
[illegible]

[illegible] -

قوله (۲) [illegible] -

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] هو المعقول	[illegible]
[illegible]	[illegible] -

قول (۳) :- [illegible]
[illegible] رضی الله تعالی عنه [illegible]
[illegible] -

[illegible]

[illegible]

استنادا نقل فرمایا۔

[illegible]

کرچکے اور نہایت شاد ہوئے کسی نے سبب پوچھا فرمایا میں نے اس منبر والی [illegible] سب قریش دیکھی دنیا اور جناب [illegible] سے گرد گرد [illegible] کا حکم ہوا۔

[illegible]	[illegible]
	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible] جماعت [illegible]
[illegible] نقل فرمایا۔

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible]	[illegible]

حقيقي بالروح والجسد بحسبه — [illegible]

ومن غيرهم الانبياء والشهداء — [illegible]

بتعلق الروح بالجسد — [illegible]

تعلقا لا يحصل بواسطته — [illegible]

التمكن من الردة كون — [illegible]

الروح [illegible] في جسده — [illegible]

وسوز الجمعة وشبهها على — [illegible]

الروح لكن لا تحصل له — [illegible]

الاتصال في [illegible] — [illegible]

المكتفين به اقوى من اتصاله — [illegible]

في غيرها من الايام هذا منه — [illegible]

قول (۸۲) شرح الصدور [illegible] حاشیہ [illegible] نقل فرمایا ہے

الحديث والاثار دالة — [illegible]

على ان [illegible] جاء عنده — [illegible]

به المزور وسمع سلامه و — [illegible]

انس به ورد عليه وذلك عام — [illegible]

في حق الشهداء وغيرهم — [illegible]

وانه لا توقيت في ذلك — [illegible]

[illegible]

قول (۸۳) بنایہ حاشیہ ہدایہ [illegible] حدیث [illegible] نقل فرمایا ہے

[illegible]

هذا اهل السنة هذا على	اہلسنت کا مذہب یہ ہی حقیقت پر
الحقيقة لانه يجيب على	ہے کیونکہ وہ حقیقت کا جواب دیتا
ما جاءت به الآثار۔	ہے جیسا کہ احادیث میں آیا۔

قوله (ص ...) دنیا کی زندگی میں انبیاء کے تصرف بعد وصال بھی بدستور رہتا ہے۔

قوله (ص ...) امام الحرمین نے تمام زیارت میں فرمایا ہے زیارت بغرض حصول برکت جائز ہے [illegible] کہ یہ سنت ہے اور ان کے لئے برزخ میں تصرفات وبرکات بیشمار ہیں وستقف على ذلك انشاء الله تعالى۔

قوله (ص ۱۰۸) شیخ عبدالحق نے شرح مشکوۃ میں فرمایا تفسیر [illegible] ست بیان کی [illegible] الٰہ خرق عادت [illegible]

[illegible] بعضے از مشائخ [illegible] وقت [illegible] ہیں
[illegible] پس
[illegible]

قوله (ص ...) [illegible] فرمایا:

کرامات الاولياء باقية	[illegible] باقی
[illegible]	[illegible]
ذلك [illegible]	[illegible]
[illegible] ثابتة	[illegible] ثبوت ہیں
[illegible]	[illegible]

قوله (ص ...) شیخ [illegible] نہیں [illegible] جیسا [illegible]
[illegible]

[illegible]

آثار آمده ۱۲ جذب القلوب۔

قال العلامة الغنيمي وهو خاتمة محققي الحنفية اذا كان مرجع الكرامات الى قدرة الله تعالى كما تقرر فلا فرق بين حياتهم ومماتهم (الى ان قال) قد اتفقت كلمات علماء الاسلام قاطبة على ان معجزات نبينا صلى الله عليه وسلم لا تنحصر لان منها ما اجراه الله تعالى ويجريه لاوليائه من الكرامات احياءً وامواتاً الى يوم القيامة.

علامہ غنیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جو محققین حنفیہ کے خاتم ہیں فرمایا جب ثابت ہو چکا کہ مرجع کرامات قدرت الٰہی کی طرف ہے تو اولیا کی حیات وممات میں کچھ فرق نہیں تمام علمائے اسلام یک زبان فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے [illegible] سے ہیں وہ سب کرامتیں جو اللہ تعالیٰ [illegible] جاری کیں اور قیامت تک ان سے جاری فرمائے گا۔

قولہ [illegible]

معجزات الانبياء وكرامات الاولياء لا تنقطع بموتهم۔

[illegible] نہیں ہوتیں۔

قولہ [illegible]

[illegible]

تحقق لذوي البصائر والاعتبار ان زيارة قبور الصالحين محبوبة لاجل التبرك مع الاعتبار فان بركات الصالحين جارية بعد مماتهم كما كانت في حياتهم۔

[illegible] محقق ہو چکا ہے کہ قبور صالحین کی زیارت بغرض تحصیل برکت وعبرت محبوب ہے کہ ان کی برکتیں جیسے زندگی میں جاری تھیں بعد وصال بھی جاری ہیں۔

يشفعون في اتباعهم و

يدخلونهم في شفاعتهم

في الدنيا والبرزخ ويوم القيامة

[illegible]

[illegible]

الی سؤال فی ایمان باللہ	ایسا شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے
ورسولہ تخیب عنہ	کہ اس سے خدا و رسول پر ایمان کے بارے
فتنجیت عنی واذا کان	میں سوال کیا جائے ... ہو سکے
مشائخ الصوفیۃ	پس جب کہ فرشتے منکر نکیر مجھ سے
یدخلون اتباعھم	الگ ہو گئے تو عجب نہیں شیخ کرام
ومریدیھم فی جمیع	صوفیہ تربیت مرید ہیں یہاں تک کہ سختی
الاھوال والشدائد	کے وقت دنیا و آخرت میں بچے
فی الدنیا والآخرۃ	پیروں اور مریدوں کا حافظ ہے
فکیف بائمۃ المذاھب	ہیں تو ان پیشوایان مذاہب کا
الذین ھم اوتاد الارض	کیا ہی کیا ہے جو زمین کی میخیں ہیں اور دین
وارکان الدین وامناء	کے ستون اور شارع علیہ السلام
الشارع صلی اللہ تعالی	علیہ ... امت پر امین ہیں
علیہ وسلم علی امتہ	اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی رہے
رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین	[illegible]
حسبی من خیرات اعددتہ	یوم القیامۃ فی رضی الرحمن
دین النبی خیر الوری	ثم اعتقادی مذہب النعمان
واذ دقی وعقیدتی وشیمتی	لشیخ عبد القادر الجیلانی
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

حسرت و پشیمانی مگر ماشاء ربی فروع میں تقلید سے تتبع نہیں ہوتا بلکہ ہم عقائد بدعیہ جو اس میں ائمہ سلف کے خلاف ہو تو یہ کہاں تقلید ہے کہاں اتباع ایسوں کو جیسے معتزلی حنفیت بناتے ہیں بعض زیدیہ روافض شافعی کہلاتے ہیں بہت مجسمہ مشبہ حنبلی کہے جاتے ہیں کیا ارواح طیبہ حضرات ائمہ امام اعظم و امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے خوش ہوں گے کلا واللہ ان گمراہوں کو نسبت ایسی ہے جیسے رافضی اپنے آپ کو امامیہ کہتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے بیزار ہیں حضرات ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یوہیں نجد کے حنبلی ہیں کہ حضرت مخترعین مذہب جدید وہابیہ تو ان تیرھویں قرن میں پیدا ہوئے ہیں حنبلی حقیقی نہیں بلکہ حنبلی ہیں ابن تیمیہ و غیرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قصیدہ ... کی شرح میں ... تو ذرا سے نقصان و زیان کے لیے اپنے امام سے تعلق نہ رکھا ان کا یہ قول ہے:

"اما بعضی از اتباع ایشان اتباع مذهب نفس خود میکنند

در هر حکم شرعی تمسک به نص شان میکنند تا بر اصل الی الله باشد

و مدعی مذهب امام شان باشند و امام را ترک کرده اند و نصوص را

ترک کرده اند ... ایشان را از اهل ...

... جیسے بدعت ...

ایشان ...

... من ...

و ...

معہذا یہ تفریق اگر یک فریق منکرین بعقب مذہب مقلدین ہی تو ہم حنیف ان

کے نزدیک ... مثل ... ہیں ...

۱؎ حَنَق بفتحتین بمعنی غضب ۱۲ منہ۔

۲؎ جنف بفتحتین میل و جور ۱۲ منہ۔

قول (۲) [illegible] سنت ہے کہ منکر کو محروم رکھتے ہیں اللہ

تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے:-

انا عند ظن عبدی بی — میں بندے کے گمان کے پاس ہوں جو بندہ مجھ سے

فلیظن بی ما شاء — گمان رکھتا ہے۔

جب ان کے [illegible] ان کے حق میں ایسا ہی ہوگا

[illegible] امت بادا

سیدنا غوث [illegible] قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:-

شفاعتی یوم القیامۃ حق — میری شفاعت روز قیامت حق ہے

فمن لم یؤمن بہا لم یکن — جس کو یہ ایمان نہ ہوگا اس کے

من اہلہا — اہل سے نہ ہوگا۔

اخرج ابن منیع عن زید بن ارقم وبضعۃ عشر من الصحابۃ

رضوان اللہ علیہم اجمعین [illegible] روایت ہے [illegible] سے ہو [illegible]

[illegible] من امتی آمین۔

قول (۲۶) [illegible] مولانا علی قاری [illegible] محقق کبیر [illegible] علیہ السلام

فرماتے ہیں [illegible] شرح مشکوٰۃ:-

ترجمہ [illegible]

[illegible]

قول (۲۳) [illegible] ابن حجر [illegible] شرح مشکوٰۃ میں فرمایا:-

"[illegible]

[illegible]"

قول (۲۳) [illegible] شرح [illegible] اہلسنت کے

نزدیک [illegible] کی تحقیق کر کے فرمایا:-

والذی ینتفع بزیارۃ قبرہ — [illegible] زیارت [illegible]

الأبرار والاستعانة من نفوس الأخيار۔

اور ان کی تربیت سے حقیقت نفع [illegible] دینی ہے۔

قول (۱۳) [illegible] امام غزالی ایسے ہیں :-

إنهم متفقون في التقرب من الله تعالى وتتفاوت الزائرين بحسب معارفهم وأسرارهم۔

[illegible]

قول (۱۴) [illegible] محمد بن محمد ابن الحاج مکی مدخل فرماتے ہیں :-

إن كان الميت المزار ممن ترجى بركته فيتوسل إلى الله تعالى به ويبدأ بالتوسل إلى الله تعالى بالنبي صلى الله تعالى عليه وسلم إذ هو العمدة في التوسل والأصل في هذا كله والمشرع له۔ ثم يتوسل بأهل تلك المقابر أعني بالصالحين منهم في قضاء حوائجه ومغفرة ذنوبه ويكثر التوسل بهم إلى الله تعالى لأنه سبحانه وتعالى اجتباهم وشرفهم وكرمهم فكما نفع بهم في الدنيا ففي الآخرة أكثر فمن أراد

یعنی اگر صاحب مزار ان لوگوں میں ہے جن سے امید برکت کی جاتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ کرے پہلے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل کرے کہ حضور ہی توسل [illegible] سب باتوں میں اصل اور توسل کے مشروع فرمانے والے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] کثرت کرے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چنا اور فضیلت و کرامت بخشی تو جس طرح دنیا میں ان کی ذات سے نفع پہنچایا یونہی بعد انتقال [illegible]

حاجة فليتوسل بهم و يتوسل	کوئی حاجت منظور ہو ان کے ذات[1]
بجاههم فانهم الواسطة بين الله	پھر ان کی جاہ سے توسل کرے
تعالى وخلقه وقد تقرر فى	کیونکہ یہی واسطہ ہیں اللہ تعالیٰ اور اس
الشرع وعلم ما الله تعالى بهم	کی مخلوق میں اور بیشک شرع میں
من الاعتناء وذلك كثير	مقرر و معلوم ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کو
مشهور وما زال الناس من	ان پر کیسی عنایت ہے اور یہ امر
العلماء والاكابر كابرًا عن	بکثرت مشہور ہے اور ہمیشہ علماء نے
كابر مشرقًا ومغربًا يتبركون	و بزرگان مشرق و مغرب
بزيارة قبورهم ويجدون	ہیں ان کی زیارت قبور سے تبرک
بركة ذلك حسًا ومعنى	کرتے اور ظاہر و باطن ہر اس کی
اه ملخصًا۔	برکتیں پاتے رہے ہیں۔

قولہ ص ١٠٧ تا ١٠٩ ۔ شعر میں تو ہے۔

و سیدی احمد بن زروق که از اعاظم فقها و علما و مشائخ دیار مغرب است گفت روزی شیخ ابو العباس حضرمی از من پرسید که امداد حی قوی تر است یا امداد میت من گفتم قومی میگویند که امداد حی قوی تر است و من میگویم که امداد میت قوی تر است پس شیخ گفت نعم زیرا که وی در بساط حق است و در حضرت اوست [illegible] و درین معنی نقل ازین طائفه بیشتر ازان است که حصر و احصا کرده شود و یافته نمی شود در کتاب و سنت و اقوال سلف صالح چیزی که منافی و مخالف این باشد و رد کند این را ۔

قولہ ص ١١٠ ۔ امر الٰہی ہے ۔

---

[1] مقصد زیارت قبور ان سے دعا و استمداد ہے ... حصول فیوضات و برکات از
ایشان و زیارت قبور و زیارت قرب ... جذب ... ۔

"بسیارے را فیوض و فتوح از ارواح رسیدہ و این طائفہ را از اصحاب ایشان اویسی خوانند"

قول (۱۱ اور ۱۲): شیخ الاسلام امام فخر الدین رازی سے ناقل ہیں:-

"چون می آید از تربت و تربت حاصل میشود نفس را تعلق خاص بتربت پس چہ نفس صاحب تربت را بسبب این دو تعلق حاصل میشود میان ہر دو نفس ملاقات معنوی و علاقہ مخصوص پس اگر نفس مزور قوی تر باشد نفس زائر مستفیض میشود و اگر بعکس بود بر عکس شود۔"

قول (۱۳ اور ۱۴): مولانا جامی قدس سرہ السامی حضرت سید امام اجل علاؤ الدولہ سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ناقل ہیں:-

"درویشی از شیخ سوال کرد کہ چون بدن را در خاک ادراک نیست و در ارواح حجاب نیست چہ احتیاج است بسر خاک رفتن چہ در ہر جا کہ توجہ کند بروح بزرگی ہمان باشد کہ بسر خاک شیخ فرمودند فائدہ بسیار دارد یکی آنکہ چون بزیارت کسی میروند توجہ زیادہ میشود چون بسر خاک رسند بحس مشاہدہ کنند خاک را حس او نیز مشغول شود و بکلی متوجہ گردند فائدہ بیشتر دہد دیگر آنکہ ہر چند ارواح را حجاب نیست و ہمہ جہان او را یکیست اما بآن موضع تعلق بیشتر بود الخ"

قول (۱۵ اور ۱۶): سید جمال مکی قدس سرہ امام شہاب الدین رملی سے منقول ہے:-

للانبیاء والرسل والاولیاء	انبیاء رسل و اولیاء صالحین بعد وفات
والصالحین اغاثة بعد موتهم	بھی فریاد رسی کرتے ہیں۔

فصل پانزدہم:-

تحریکِ مدد کے بارہ میں مرتبہ ذیل قطعی ثبوت پیش کئے جاتے ہیں:-

قول (۱): امام عز الدین بن عبد السلام اپنے امالی میں فرماتے ہیں:-

اذا امرنا بالسلام علی القبور — جب ہمیں حکم ہوا کہ قبروں پر سلام کریں اور روحیں

ولو ان الارواح لا تدرك — سمجھتی نہ ہوتیں تو بیشک اس میں کچھ

لما كان فيه فائدة۔ — فائدہ نہ ہوتا۔

قول ۲۸: امام ابو محمد بن عبدالبر نے فرمایا:-

احادیث زیارة القبور والسلام — زیارت قبور اور ان پر سلام اور ان سے

علیها وخطابهم خاصة لهم — خطاب کی حدیثیں خاص طور پر

اقوی دلیل علی ذلك نصا — اس پر دلیل ہیں۔

قول ۲۹: شرح الصدور میں مثل قولین سابقین منقول:-

قد شرع صلی اللہ تعالی علیه — بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

وسلم لامته ان یسلموا علی — امت کے لیے اہل قبور پر سلام

اهل القبور سلام من — مشروع فرمایا جیسے سننے سمجھنے

یخاطبونه ممن یسمع ویعقل — والوں سے خطاب کرتے ہیں۔

قول ۳۰: امام نووی منہاج میں امام قاضی عیاض کا قول دربارہ سماع موتی نقل کرکے فرماتے ہیں:-

ھو الظاهر المختار الذی — یہی ظاہر و مختار ہے جسے سلام قبور

یقتضیه احادیث السلام علی القبور — کی حدیثیں مقتضی ہیں۔

قول ۳۱: ... نے سماع کی یہ دلیل ارشاد فرمائی:-

فان السلام علی من لا — کہ جو نہ سمجھے اس پر سلام کرنا

یشعر محال۔ — معقول نہیں۔

قول ۳۲: شیخ محقق مدارج النبوۃ میں سلام اموات کی حدیث سے نقل کرکے فرماتے ہیں:-

خطاب با کسے کہ نشنود و نفہمد معقول نیست و نزدیک ست کہ

شمار کردہ شود از قبیل عبث چنانکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ گفت۔

قول (۲۳)۔ مولینا علی قاری شرح لباب میں دربارہ سلام زیارت فرماتے ہیں:۔

من غير رفع صوت ولا اخفاء بالمرة	نہ بلند آواز سے اور نہ بالکل آہستہ
تفوت الاسماع الذی هو السنة	میں سنانا کہ سنت ہے فوت ہو جائے

فصل دوازدہم:۔

اہل قبور سے سوائے سلام اور انواع خطاب کا ذکر ہیں۔

قول (۲۴ تا ۲۷)۔ منسک متوسط[۲۴] و منسک متقسط[۲۵] و اختیار[۲۶] شرح مختار[۲۷] و فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للاخیرین فی ذا ابسط پھر بعد بابت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقدر یک ہاتھ کے سرکے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل ہو اور بعد سلام عرض کرے:۔

جزاك الله عنا افضل ما	آپ کو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے وہ بہتر
جزى اماما عن امة نبيه	نیک بدلہ دے جو اس نے کسی امام کو
ولقد خلفته باحسن خلف	اس کے نبی کی امت کی طرف سے دیا ہو
وسلكت طريقه ومنهاجه	بے شک آپ نے بہترین طریقہ سے
خير مسلك وقاتلت اهل	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت
الردة والبدع ومهدت	کی اور آپ کی روش سے بہتر روش
الاسلام ووصلت الارحام	اور طریقہ پر چلے آپ نے اہل ارتداد و
ولم تزل قائما للحق	بدعت سے قتال کیا آپ نے اسلام
ناصرا لاهله حتى اتاك	استوار کیا آپ نے صلہ رحم کیا
اليقين۔	آپ ہمیشہ حق اور اہل حق کے مددگار
	رہے یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی۔

پھر ہٹ کر قبر مبارک حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل کھڑا ہو اور سلام عرض کرے:۔

جزاك الله عنا افضل الجزاء	اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہتر جزا دے اور

ورضي عمن استخلفك فقد نظرت للإسلام والمسلمين حين وليت فأقمت الإسلام وأصلحت لأمره وقوي بك الإسلام كنت للمسلمين أماناً مرضياً وهادياً مهدياً جمعت شملهم وغنيت فقيرهم وجبرت كسيرهم۔

ان سے راضی ہو جنہوں نے آپ کو خلیفہ بنایا یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آپ نے امارت اپنے ذمہ لی تو اسلام اور مسلمین کی رعایت فرمائی آپ نے یتیموں کی کفایت کی اور اسلام نے آپ سے قوت پائی آپ مسلمانوں کے پسندیدہ پیشوا اور رہنما رہے ہدایت یافتہ آپ نے ان کا جتھا باندھا ان کے فقیروں کو غنی کیا اور ان کی شکستہ دلی دور فرمائی۔

اس طرح کتب میں بہت کلمات ہیں جن کا ذکر ہوگا۔

قول ۱۲۹ تا ۱۳۰ امام خطابی نے دربارۂ تفضیل فرمایا:۔

لا بأس به إذ ليس فيه إلا ذكر الله تعالى وحسن الاعتقاد قال ... في قوله ... حسن

اس میں کچھ حرج نہیں کہ اس میں نہیں مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور نیت پاک اعتقاد اور یہ سب خوب ہے۔

هذا ما عندي ... وحسبنا الله ونعم الوكيل وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو البتہ قائلِ تلقین ہیں اس میں شک نہیں۔

قول (۳۲ تا ۳۳) امام زاہد صفار نے کتاب مستطاب تلخیص الادلہ میں تصریح فرمائی کہ تلقین موتی مذہب اہلسنت ہے اور منع تلقین مذہب معتزلہ پر مبنی کہ وہ میت کو جماد مانتے ہیں۔ [illegible] (۱۳۴) [illegible] (۱۳۳) [illegible] میں ان سے نقل فرمایا:

ان هذا (ای منع التلقين) على مذهب المعتزلة لان الاحياء بعد الموت عندهم مستحيل اما عند اهل السنة فالحديث اى لقنوا موتاكم لا اله الا الله محمول على حقيقته لان الله تعالى يحييه على ما جاءت به الآثار وقد روى عنه عليه الصلوة والسلام انه امر بالتلقين بعد الدفن اهـ ذكره فى رد المحتار [illegible]

قول (۳۴ و ۳۵) امام [illegible] فرماتے ہیں:

انه مشروع عند اهل السنة۔	بیشک تلقین اہلسنت کے مذہب میں مشروع ہے۔

قول (۳۶) غنیہ شرح منیہ میں ہے:

كيف لا يفعل وقد روى عنه عليه الصلوة والسلام انه امر بالتلقين بعد الدفن۔	تلقین کیونکر نہ کی جائے حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضور نے بعد دفن تلقین کا حکم دیا۔

ان کا قول نص صریح ہے کہ اہلسنت کے نزدیک تلقین پر عمل چاہیے۔

قول (۳۷ و ۳۸) امام جلیل شمس الائمہ حلوانی نے فرمایا:

لا يؤمر به ولا ينهى عنه	تلقین کا نہ حکم دیں نہ اس سے منع کریں

[illegible] ابن امیر الحاج وغیرہ [illegible] نقل کر کے فرمایا:

ظاهره انه يباح	[illegible]

قول (۵۳) ... نے فرمایا

ان كان التلقين لا ينفعه — تلقین میں اگر کچھ نفع نہیں تو ضرر
لا يضره ايضا فيجوز — بھی نہیں ہے جائز ہے۔

ترجمہ ... کیوں ... نفع ... ہے۔

قول (۳۳) صاحب ... فرماتے ہیں:۔

انی سمعت استاذی قاضیخان — میں نے اپنے استاذ قاضیخان سے
يحكی عن الامام ظهير الدين — ... امام ظہیر الدین ...
انه لقن بعض الائمة — سے کہ انہوں نے بعض ائمہ کو
واوصانی بتلقينه فتلقنه — تلقین فرمائی ... تلقین ...
فيجوز۔ — وصیت ... نے ... تلقین کی
النقل فی شرح النقاية — پس ... ثابت ہوا۔

... کہ یہ تلقین ... صاحب
... کما فی السایة

... ان ...
... ہے
...
... ہیں:

قول (۳۴) ... ہے:۔

نحن نصنع هذا عند الموت — ہم دونوں تلقین ... کرتے ہیں
وعند الدفن۔ — وقت نزع ... وقت دفن
النقل فی الهندية — ...

قول (۳۵) ... ہے:۔

... على التلقين — ...

قول (۱۴۷) نور الایضاح میں ہے:-

تلقینہ فی القبر مشروع — مردے کو تلقین کرنا مشروع ہے۔

قول (۱۴۸ و ۱۴۹) علامہ طحطاوی حاشیہ در مختار میں کتاب تبیین ... سے ناقل:-

تلقین بعد الموت فعلہ بعض مشائخنا۔ — ہمارے بعض مشائخ نے موت کے بعد تلقین فرمائی۔

قول (۱۵۰ تا ۱۵۲) جامع الرموز میں جواہر سے منقول:-

سئل القاضی مجد الکرمانی عنہ قال ما راٰہ المسلمون حسنًا فھو عند اللہ حسن وروی فی ذلک حدیثین۔ — قاضی مجد کرمانی سے اس بارہ میں سوال ہوا فرمایا جس بات کو مسلمان اچھی سمجھیں وہ خدا کے نزدیک اچھی ہے اور اس بارے میں دو حدیثیں روایت کیں۔

قول (۱۵۳) طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح علامہ حلبی سے منقول:-

تلقین لا یضر مع انہ لا ضرر فیہ بل فیہ نفع للمیت۔ — تلقین بے فائدہ ہی ہو ... میں کوئی نقصان نہیں بلکہ میت کا فائدہ ہے۔

قول (۱۵۴) کشف الغطاء میں ہے:-

"بالجملہ محققان مذہب اہل سنت و جماعت تلقین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"وآنچہ در کافی گفتہ کہ اگر مسلمان مردہ است محتاج نیست بسوی وے بعد از موت وگرنہ فائدہ نمی کنند تمام است چہ باز جہت اسلام احتیاج بسوئے تلقین برائے ثابت داشتن دل ہست چنانچہ در حدیث آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از دفن فرمودے استغفار کنید برائے برادر خود از سوال کنید برائے وے تثبت را زیرا کہ الآن سوال کردہ میشود مرے الیٰ آخرہ۔

قول علامہ زیلعی نے تبیین الحقائق میں دربارۂ تلقین پہلے استحباب پھر جواز پھر منع تینوں قول نقل کرکے استحباب پر دلیل قائم کی اور بیشک تعلیل دلیل اختیار و قبول ہے۔

علامہ حامد آفندی نے غنیۃ المستفتی عن سوال المفتی میں فرمایا۔

ھو المرجح اذ ھو المحلی بالتعلیل۔

وعلامہ شامی آفندی تبیین کا یہ کلام نقل کرکے فرماتے ہیں: فالظاہر استدلالہ لہ اختیارہ یعنی قول استحباب پر دلیل قائم کرنے سے ظاہر یہی ہے کہ امام زیلعی اسی مذہب مختار رکھتے ہیں۔

اور خود علامہ شامی کا کلام بھی جواز و استحباب پر دلیل ہے کہ معراج الدرایہ سے علامہ شمنی کا اور بروایت نقل کرکے پھر معراج سے مجتبیٰ کافی وخبازیہ امام صفار کا ارشاد نقل کیا پھر تحقیق کا تتمہ دیا کہ انہوں نے حدیث تلقین کو اپنی حقیقت پر محمول رکھنے کی بابت جو ارشاد فرمایا وہ تنبیہ ہے اس کے کہ حدیث میں مجاز بے تعذر حقیقت کے مجاز کی طرف پھیرنا ناجائز ہے۔

نکتہ جلیلہ تتمیم کلام و ازالۂ اوہام میں:۔

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق و [illegible] ان حضرات کے مقابل پر اتنی ہی [illegible] مانعین تلقین کے اقوال پیش کر دیتے ہیں [illegible] جہالت بیہودہ ہے یہاں نفس مسئلہ تلقین کی بحث ہی نہیں بلکہ غرض یہ ہے کہ ان حضرات محدثین نے ادراک و سمع موتی مانا اور یہ مراقول مذکورہ سے یقیناً ثابت ذرا آنکھیں مل کر دیکھیں کہ ان ائمہ نے کیا چیز جو ثمرہ ہی تلقین میت بیان کی یہ تلقین کے معنے بیان تفہیم و تذکیر یعنی سمجھانا اور یاد دلانا کما فی حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی۔

پھر کسی ذی عقل سے پوچھیے کہ تفہیم و تذکیر جماد و دیوار کو ہوتی ہے یا سامع فہیم و ہوشیار کو [illegible] سمجھانا [illegible] متصور نہیں جب تک مخاطب سنتا سمجھتا نہ ہو اور جس کے اعتقاد میں [illegible] مخاطب نہ عقل و فہم رکھتا ہے نہ ادراک پھر اس کے تئیں بقصد تفہیم و تذکیر بات کرے وہ قطعاً مجنون و دیوانہ ہو گا لہذا یقیناً واجب کہ جو ائمہ [illegible] جو تلقین کے قائل ہوئے انہوں نے بالتصریح اموات کو [illegible] سمجھنے [illegible] قطعاً اقوال منع کرنے والے [illegible] نہیں منع ترک تلقین کی علت کچھ اور ہے فہم و سماع ہی میں منحصر نہیں جس سے [illegible] سمجھا جائے کہ [illegible] تلقین نہیں مانتے وہ میت کو سمع و فہم بھی نہیں [illegible] ممکن نہیں [illegible] وجہ بعض کے نزدیک عدم ثبوت ہو جیسا کہ حلیہ میں ہے۔

نقل شیخہ عز الدین بن عبد السلام علی انہ بدعۃ

دیکھو امام عز الدین شافعی اس وجہ سے قائل تلقین نہ ہوئے کہ ان کے [illegible]

[illegible] عز الدین ہیں جن کا ارشاد قول [illegible]

[illegible]

تک لے جاتے ہیں عدم تلقین پر [illegible] باثبات کہ مردہ باایمان گیا تو خود رحمت الٰہی سے اس ہے وہ بتوفیق ربانی آپ ہی صحیح جواب دے گا۔

قال اللہ تعالیٰ: یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ [illegible] اگر تلقین سے یہ [illegible] امام [illegible] نسفی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] شرح [illegible] ہیں اما التلقین [illegible] پر مبنی کیا۔ حیث قال [illegible] شہادۃ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لقنوا موتاکم شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ والمراد بہ من قرب من الموت وقیل ہو جری علی حقیقتہ وہو قول الشافعی لانہ تعالیٰ یحییہ [illegible] روی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام امر بتلقین المیت بعد دفنہ وزعموا انہ مذہب اہل السنۃ والاول مذہب المعتزلۃ الا ان تقول لا فائدۃ فی التلقین بعد الموت لانہ ان مات مؤمنا فلا حاجۃ الیہ وان مات کافرا فلا یفید التلقین اھ ببعض تلخیص۔

اگر یہ [illegible] ثابت ہے تو [illegible] کہ ہم تلقین اول یعنی موت قبل الایمان [illegible] ہے [illegible] وقت ہول و وحشت کا [illegible] اور خدا کے ذکر سے دل میت کا [illegible] ہوگا اور ہول و وحشت گھٹے گی۔

قال اللہ تعالیٰ:-

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب [illegible] خدا کی یاد سے دل چین پاتے ہیں

اس لیے [illegible] بعد دفن حکم دیتے میت کے لیے خدا سے تثبت [illegible] مانگنے [illegible] آپ [illegible] ۱۵۴ میں سن چکے۔

[illegible]

[illegible]

في هذا الوقت منتسبة ونحتاج إليه لتثبيت الجنان يستوون في القبر اھ ملخصاً بحاشية الطحطاوي۔

ترجمہ [illegible] جواب [illegible] تلقین [illegible] میت [illegible] سے اس کا جی بہلے گا۔

فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ [illegible] ایسی ہی تقریر کریں [illegible] سبب [illegible] کہ تقریر [illegible] ہی ملے گی ورنہ کیا حاصل۔

غرض جب واضح ہو گیا کہ تلقین [illegible] سماع [illegible] ثابت [illegible] تو [illegible] ثابت کہ [illegible] ہمارے مذہب [illegible] کے مقابل [illegible] پیش کرنا [illegible] کی [illegible] حضرت کی [illegible] کسی [illegible] ثابت [illegible] پیش [illegible] مسئلہ مختلف فیہا [illegible] طرف [illegible] نقل [illegible] نہیں [illegible] موضع استدلال [illegible] یہ امر ثابت [illegible] بات [illegible] کیا [illegible] ثابت [illegible] مستند [illegible] سے [illegible] کا [illegible]۔

فائدہ چہارم تنقیح مسئلہ تلقین

[illegible]

میں بروایت امام محرر المذہب حضرت محمد بن الحسن امام ائمہ ثلاثہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ سجدۂ شکر مشروع نہیں اور علمانے اس کے معنے عدم وجوب بتائے۔

اشباہ میں ہے:

سجدة الشكر جائزة عند ابی حنيفة رحمه الله تعالى لا واجبة وهو معنى ما روى عنه انها ليست مشروعة اى وجوبا انتهى قرة عيني علامة سيد الحموي في غمز العيون وسيد ان مفسر احمد الطحطاوي وشيخ الشامي في حواشي الدر۔

شامی میں فرمایا:

عندي ان قول الامام محمول على انه لا يجب وقول محمد على الجواز والاستحباب فيعمل به لا يجب لكل نعمة تجدد سجدة شكر كما قال ابو حنيفة ولكن يجوز ان يسجد سجدة شكر في وقت سرور بنعمة او ذكر نعمة فشكرها بالسجدة وانه غير مكروه بل مستحسن على حد الاستحباب نقله في حاشية نوح وقبله الحلبي في الغنية۔

اسی میں فرمایا:

لا يسجد التلميذ اذا قرأ على استاذه۔

درمختار میں اس کی تفسیر کی: ای لا یسن۔

بحر میں ہے:

ليس في الذخيرة في المشروعية وعدمها بل في الاستنان وعدمه

یعنی ذخیرہ میں مسئلہ مشروعیت و عدم مشروعیت کا نہیں بلکہ سنیت کا ہے تو اس کے معنی نفی وجوب و سنیت ہیں اور اباحت ثابت۔

شامی شرح میں ہے:

لا ينفك عن المراد وهذا اجيب بان المراد انه ليس بواجب ولا

سنۃ لکنہ مباح۔

اسی طرح عامہ کتب میں مثل ہدایہ و وقایہ و نقایہ و برالخ و منیہ و ملتقی و تنویر و جوہرہ وغیرہ فاتحہ و سورت کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں امام اعظم و امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا قول بلفظ لایاتی و لایسمی ذکر کیا۔

پھر محققین نے تصریح فرمائی کہ اس سے مراد نفی سنیت ہے بخلاف امام محمد کہ وہ سنت مانتے ہیں رہی کراہت و ممانعت وہ کسی کا مذہب نہیں پڑھنا بالاجماع حسن ہے جیسا کہ ذخیرہ و مجتبیٰ و بحر و نہر و حاشیہ درر علامہ شرنبلالی و شرح علائی و حاشیہ شامی و طحطاوی وغیرہا سے واضح۔

علامہ غزی تمرتاشی نے فرمایا:-

لا بین الفاتحۃ والسورۃ

محقق علائی نے "لا" کے بعد لفظ "تسن" بڑھا دیا۔

پھر فرمایا:-

ولا تکرہ اتفاقاً۔

طحطاوی نے فرمایا:-

بل لاخلاف فی انہ لو سمی لکان حسنا اھ۔

بحر الرائق میں ہے:-

والخلاف فی الاستنان اما عدم الکراھۃ فمتفق علیہ ولھذا صرح فی الذخیرۃ والمجتبیٰ بانہ ان سمی بین الفاتحۃ والسورۃ کان حسنا عند ابی حنیفۃ

پھر امام زاہدی کا ارشاد سن چکے کہ مذہب امام یہی تھا کہ مستحب ہے جیسا امام محمد کا صریح مذہب ہے اور امام سے شاگردان ثابت ہیں امام نصیر بن یحییٰ سے نوادر و شرح ابن سماعۃ عن ابی یوسف و عن ابی سلیمان الجوزجانی عن محمد سے بلکہ مجتبیٰ میں عرف مذہب امام و معتمد لہٰذا یہی بظاہر ... جناب کا وہ ارشاد ہے کہ محققین مذہب میں سنت ... کا منع مذہب ... ہے

واقعی مشائخ مذہب ہیں اس فرقہ ضالہ کی اختلاف و منقول مذہب ہیں، ان کے قول
ونقل میں ان کی اندراج بعض جگہ سخت لغزشوں کا باعث ہوتا ہے یہاں تک کہ بعض
حنفیت کا مذہب ان پر ملتبس ہو جاتا ہے والعیاذ باللہ العصمۃ جیسے بشر مریسی معتزلی کا
قول والرحمن لا افعل کذا سے اگر سورت رحمن مراد لی یمین نہ ہوگی صاحب ولوالجیہ
وقنیہ وغیرہ نے یوں نقل کیا گویا یہی مذہب ہے حالانکہ وہ اس معتزلی کا قول
ہے اور مذہب مہذب ائمہ کرام کے بالکل خلاف کما حققہ فی بحر الرائق۔
زاہدی میں کہا:۔

ہذا التفصیل فی الرحمن قول بشر المریسی۔

ایسے ہی [illegible] ابن نجیم مصری کو مسئلہ ذبیحہ میں واقع ہوا جس پر علامہ
سید احمد حموی نے فرمایا:۔

مبناہ علی الاعتزال الصریح والعجب ان المصنف [illegible]
له مرجحه من قنیة

اس کا مبنی اعتزال صریح پر ہے اور عجب یہ کہ مصنف اس پر خبردار [illegible]
صاحب قنیہ تو معتزلی ہیں [illegible] بالجملہ زاہدیت کا [illegible] ہے۔

زاہدیت [illegible] دیکھ چکے کہ مصنف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

بلخی سے منقول:۔

قلت للإمام أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه أرأيت لو رأيت رأيا ورأى أبو بكر رأيا أكنت تدع رأيك لرأيه فقال نعم فقلت أرأيت لو رأيت رأيا ورأى عمر رأيا أكنت تدع رأيك لرأيه فقال نعم وكذلك كنت أدع رأيي لرأي عثمان وعلي وسائر الصحابة ما عدا أبا هريرة وأنس بن مالك وسمرة بن جندب۔

میں نے امام ابوحنیفہ سے عرض کی کہ ارشاد فرمائیے کہ آپ کی ایک رائے ہو اور صدیق اکبر کی رائے اس کے خلاف ہو کیا آپ اپنی رائے ان کی رائے کے آگے چھوڑ دیں گے فرمایا ہاں میں نے عمر فاروق کی نسبت پوچھا فرمایا ہاں اور یونہی میں اپنی رائے عثمان غنی و علی مرتضیٰ و باقی تمام صحابہ کی رائے کے آگے ترک کر دوں گا سوا ابوہریرہ و انس بن مالک و سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے۔

بلکہ علامہ ابن امیر الحاج توضیح میں فرماتے ہیں جب کسی مسئلہ میں ایک صحابی کا قول مروی ہوا اور دیگر صحابہ سے اس کا خلاف نہ آئے وہ مسئلہ اجماعی ٹھہرے گا۔

حيث قال التحرير قولنا لما روي عن علي رضي الله تعالى عنه أنه قال في مسافر جنب يتلوم إلى آخر الوقت ولم يرو عن غيره من الصحابة خلافه فيكون اجماعا۔

بہرحال انکار اگر بعد ثبوت ہوتی تو ثبوت جو متواتر اور نفی تنقیح پر مبنی [illegible] یہ رہ گیا کہ فہم و سماع موتیٰ کا انکار کیجیے یہ بیشک اصول معتزلہ ہی پر درست ہو سکتا ہے بحر العلوم نے فرمایا اس پر کہ مردے نہیں سنتے تحقیق معتزلہ کا مذہب باطل ہے۔

كما سيأتي نقله ان شاء الله تعالى۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ [illegible] ۲ منہ۔

اجلہ ائمہ حنفیہ سے ہے جملہ ائمہ دین وائمہ ناقدین حجت ہیں، امام صفی احمد قشاشی
وشمس رملی وشہاب کبیر وفقیہ النفس وغیرہم ائمہ مجتہدین بلکہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
جیسے ہر استحباب تلقین کے قائل ہیں اور بالیقین وہ ہم سے زیادہ درایت وروایت
مذہب پر آگاہ تھے اور قطعاً ان کے خلاف پر ہمارا کوئی دلیل نہیں، اور بے شک اس
میں احیاء اموات مسلمین کا نفع ہے ذکر خدا ہے دعا ہے بغیر وجہ انکار کیا ہے
تنزل درجہ تنا سہی کہ لایؤمر بہ ولا ینہی عنہ باقی عدم جواز یا ممانعت وحکم لغو
محض بے حجت۔ ومن ادعی فعلیہ البیان ھذا ما عندی والعلم بالحق عند
ربی واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فصل چہاردہم اصل مسئلہ مسئولہ سائل میں:۔

یعنی ارواح کرام کا بندہ اذان سے تیسیر وتطییب مزار پر فصل بہم فصل دوازدہم
کا ایک حصہ ہے کہ یہاں بھی کلام سلام کے سوا ہے مگر شرف فصل تلقین بوجہ عظیم الشان
ہونے کے فصل جداگانہ قرار پائی واللہ الموفق۔

قول (۷۱ تا ۹۱) [۱۵۹] سیدی خواجہ حافظی نقل بحسب تحریر شیخ محقق
جذب القلوب میں ناقل:۔

قیل لنور رضی اللہ تعالیٰ	یعنی [illegible]
عنہ علمنی کلاماً اذکرہ	[illegible]
واحد منکم فقال اذن	[illegible]
من القبور وکبر اللہ اربعین	[illegible]
مرة ثم قل السلام علیکم	[illegible]
یا اهل بیت رسول اللہ انی	[illegible]
مستشفع بکم ومتقرب بکم	[illegible]
الی المصطفی وارادتی و	[illegible]

مسألتي وحاجتي واشهد
الله اني مؤمن بسركم
وعلانيتكم واني ابرؤ
الى الله تعالى من عدو
محمد وال محمد
من الجن والانس۔

سب خواہش وسوال وحاجت کے
اندر میں خدا کو گواہ بناتا ہوں آپ کے
باطن پر ایمان رکھتا ہوں اور ظاہر پر بھی دل سے
اعتقاد ہے اور میں اللہ کی طرف سے
بری ہوتا ہوں ان سب جن وانس سے
جو محمد وآل محمد کے دشمن ہوں اللہ
تعالی سے محمد وآل محمد پر برکت کرے آمین۔

قول (۱۲۰و۱۲۱) — سیدی جمال مکی قدس سرہ کے فتوے یہ ہیں:

سئلت عمن يقول في حال
الشدائد يا رسول الله او
يا علي او يا شيخ عبد القادر
مثلا هل هو جائز شرعا
ام لا فاجبت نعم الاستغاثة
بالاولياء وندائهم و
التوسل بهم امر مشروع و
مرغوب لا ينكره الا مكابر
او معاند وقد حرم بركة
الاولياء الكرام وسئل
شيخ الاسلام الشهاب الرملي
الانصاري الشافعي عما
يقع من العامة من قولهم
عند الشدائد يا شيخ
فلان ونحو ذلك من الاستغاثة

مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے
میں جو سختیوں کے وقت کہتا ہے یا
رسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر
مثلاً آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں میں
نے جواب دیا ہاں اولیاء سے مدد مانگنی
اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل
کرنا امر مشروع وشئ مرغوب
ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم
یا دشمن انصاف اور بیشک وہ برکت
اولیائے کرام سے محروم ہے شیخ الاسلام
شہاب رملی انصاری شافعی سے
استفتا ہوا کہ عوام جو سختیوں کے
وقت یا شیخ فلاں کہا کرتے
ہیں اور اسی طرح فریاد کرتے
ہیں اس کا شرع میں کیا حکم ہے،

بالانبياء والمرسلين والصالحين	مدد حنفی: یاکہ انبیاء و مرسلین و
فاجاب بما نصه الاستغاثة بالانبياء	اولیاء و علماء صالحین سے ان کے
والمرسلين والاولياء والعلماء الصالحين	وصال شریف کے بعد بھی استمداد
جائزة بعد موتهم الخ اهـ ملخصاً	و استمداد جائز ہے۔

قول (۱۲۲) علامہ خیر الملۃ والدین رملی حنفی استاذ صاحب درمختار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فتاویٰ خیریہ میں فرماتے ہیں:

قولهم يا شيخ عبد القادر	لوگوں کا کہنا یا شیخ عبد القادر یہ ایک
نداء فما الموجب لحرمته	ندا ہے پھر اس کے حرام ہونے کا سبب
اهـ ملخصاً۔	کیا ہے۔

قول (۱۲۳) سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر علماء و اولیائے دیار مغرب سے ہیں اپنے قصیدہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

انا لمريدي جامع لشتاته	میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں
اذا ما سطا جور الزمان بنكبة	جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدی
وان كنت في ضيق وكرب ووحشة	کرے اور تو تنگی و مصیبت و وحشت میں ہو تو
فناد بيا زروق آت بسرعة	یوں ندا کر یا زروق میں فوراً آموجود ہوں گا۔

شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی ان جناب کا حال اپنی کتاب بستان المحدثین میں یوں لکھتے ہیں:

"شیخ او سیدی زیتونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در حق او بشارت داده [illegible] ابدال سبعه است [illegible] بعد از وفات [illegible] در [illegible] مشهور [illegible] شد [illegible]۔"

[illegible] فرماتے ہیں:

"بالجملہ مردے جلیل القدر است کہ مرتبہ کمالش فوق الذکر است و در تحقیق و تدقیق [illegible] حقیقت و شریعت جامع بوده اند"

زیارت مرقدی از تیمہ مما منقوض بانی بوده، بدانش ثواب بدین قسم [illegible]
کہ سابق حال از مذکور شده و شخص بدین تمثال [illegible]

کہہ کر کہا:-

" والا قصیدہ دو بیت بر مصر قصیدہ وحید تیمیہ کہ منقوض ابیات
اوانیست۔

اور اس میں دو بیت مذکور نقل کیں۔

قول ۴۲ و ۱۲۶ امام ابن حاج، امام ابن النعمان کی سفینۃ النجاۃ فی [illegible] قول:-

الدعاء عند قبور الصالحین	تیری قبروں کے پاس دعا کرنا [illegible]
والتشفع بهم معمول به عند	شفاعت چاہنا جن سے [illegible]
علمائنا المحققین من ائمة الدین	محققین ائمہ دین میں معمول ہے۔

قول ۲۶۰، ۱۷۰، ابن قیم [illegible] حضرت [illegible] و خطیب [illegible] میں ہے:
" حفظ الدارین [illegible] اتم بعد زیارت [illegible] بقدر ایت [illegible]
[illegible] اور حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان [illegible]
[illegible] سلام [illegible] ذکر [illegible] عرض کرے:-

جزاکما اللہ عن ذلك	اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو جزا دے
مرافقته فی جنته وایانا	[illegible] کی رفاقت جنت میں
معکما برحمته انه	[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
رحیم [illegible] وجزاکما	[illegible] رحیم [illegible]
اللہ عن الاسلام واهله	[illegible]
خیر [illegible] حسنا بامه حبیب	[illegible] اللہ آپ دونوں [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیه	[illegible]
علیه وسلم [illegible]	کرامت [illegible] اللہ
وصدیقه وقاره وثقته	[illegible]

وقد صح التوسل بک الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یستشفع لنا الی ربنا۔

اپنی ذات اپنے صدیق اکبر اپنے رفیق کی زیارت کو حاضر ہوئے اور ہم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ دونوں سے توسل رکھتے ہیں کہ حضور ہمارے رب کے پاس ہماری شفاعت فرمائیں۔

اسی طرح مدخل شریف میں ہے:-

یتوسل بہما الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویقدمہما بین یدیہ شفیعین فی حوائجہ۔

یعنی حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما سے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات تک توسل کرے اور انہیں اپنی حاجتوں میں شفیع بنا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے آگے کرے۔

قول ۱۷۱: اشعۃ اللمعات میں فرمایا:-

"بعض شعرا چہ میخواہند ایشاں با ستمداد وامداد کہ ایں فرقہ منکرہ میفہمند آنچہ ما میفہمیم ازاں ایں است کہ داعی دعا کند خدا را و توسل کند بروحانیت ایں بندۂ مقرب یا ندا کند ایں بندۂ مقرب را کہ اے بندۂ خدا و ولی وے شفاعت کن مرا و بخواہ از خدا کہ بدہد مسئول و مطلوب مرا اگر ایں معنی موجب شرک باشد چنانکہ منکر زعم میکند باید کہ منع کردہ شود توسل و طلب دعا از دوستان خدا در حالت حیات نیز و ایں مستحب مستحسن است باتفاق و شائع است در دین و آنچہ مروی و ماثور است از مشائخ اہل کشف در استمداد از ارواح کمل و استفادہ [illegible]

[illegible]

منکر متعصب سودمند نکند و در کلمات ایشان تامل نا الله من ذلک کلام
درین مقام بجہت اطناب کشید برغم منکران کہ در قرب این زمان ظاہر
شدہ اند کہ [illegible] استمداد و استعانت از اولیاء اللہ [illegible]
[illegible] ایشان [illegible] [illegible]
میگویند اھ ملتقطا۔

اور شرح [illegible] اس مضمون کو یوں ادا فرمایا:۔

انما اطنبنا الکلام فی ھذا	ہم نے اس مقام پر کلام میں بہت تطویل کی
المقام رغما لانف المنکرین	منکروں کی ناک خاک پر رگڑنے کو۔
فانہ قد حدث فی زماننا	کیونکہ ہمارے زمانے میں ایک
شرذمۃ ینکرون الاستمداد	گروہ پیدا ہوا ہے جو [illegible]
من الاولیاء ویقولون	[illegible]
ما یقولون وما لھم علی	[illegible]
ذلک من علم ان ھم الا	[illegible]
یخرصون۔	[illegible]

اسی طرح [illegible] فرمایا۔

"[illegible] نیست بلکہ عدم [illegible]
آں کہ نیست"

قول [illegible]
[illegible]
فرماتے ہیں:۔

"[illegible]
[illegible]
[illegible]"

تمام اخبار و آثار بر خلاف آنست و نیست صورت استمداد مگر اینکہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب عزت الٰہی بتوسل روحانیت بندۂ مقرب یا ندا کند آن بندۂ مقرب را کہ ای بندۂ خدا و ولی او شفاعت کن مرا و بخواہ از خدا تعالیٰ مطلوب مرا [illegible] شرک نیست چنانچہ منکر گمان کردہ واللہ ولی التوفیق-

قول (۱۳۷) سیدی محمد عبدری مدخل میں زیارت قبور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتحیۃ فرماتے ہیں:-

یاتی الیهم الزائر ویتعین	زائر ان کے آگے حاضر ہو اور اس پر
علیه قصدهم من الاماکن	متعین ہے کہ دور دراز مقاموں سے
البعیدة فاذا جاء الیهم	[illegible]
فلیتصف بالذل والانکسار	[illegible]
والمسکنة والفقر والفاقة	[illegible]
والحاجة والاضطرار	و بیچارگی و فروتنی کو شعار بنائے اور
والخضوع ویستغیث بهم و	ان کی سرکار میں فریاد کرے اور ان سے
یطلب حوائجه منهم ویجزم	[illegible]
الاجابة ببرکتهم فانهم	[illegible]
باب الله المفتوح وجرت	[illegible]
سنته سبحانه وتعالیٰ	[illegible]
فی قضاء الحوائج علی ایدیهم	[illegible]
وبسببهم-	ہے والحمد للہ رب العالمین-

فصل [illegible]

[illegible] (۱۴۴) [illegible]

تعالیٰ علیہ نے شفاء السقام کے باب تاسع فی حیاۃ الانبیاء میں ایک فصل اول تو حیاۃ الانبیاء دوسری فصل حیات شہداء میں وضع کرکے فصل ثالث تمام میت کے سماع وکلام وادراک وحیات میں وضع کی اور اس میں احادیث صحیحہ صحیح بخاری ومسلم وغیرہما سے علم وسماع موتیٰ ثابت کرکے فرمایا۔

علی الجملۃ ہذہ الامور	بالجملہ یہ سب امور قدرت الٰہی میں
ممکنۃ فی قدرۃ اللہ تعالیٰ	ممکن ہیں اور بیشک ان کے ثبوت
وقد وردت بہا الاخبار	میں صحیح حدیثیں وارد ہیں تو ان کی
الصحیحۃ فیجب التصدیق بہا	تصدیق واجب ہے۔

فصل اول میں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات کی تحقیق کرکے آخر میں فرمایا۔

اما الادراکات کالعلم والسماع فلا	رہے ادراکات جیسے علم وسماع تو
شک ان ذلک ثابت لسائر	یقیناً تمام اموات کے لیے ثابت ہیں
الموتی فکیف بالانبیاء	پھر انبیاء تو انبیاء ہیں علیہم الصلوۃ
	والسلام۔

امام جلال الدین سیوطی نے شرح الصدور میں اس جناب کا یہ قول نقل کرکے تقریر فرمائی۔

امام زین الدین مراغی جنہیں شرح مواہب میں المحدث علامہ الشہید کہا اس جناب کی یہ تحقیق انیق نقل کرکے فرماتے ہیں۔

انہ مما یعز وجودہ	یہ نایاب تحقیق ہے اس جیسی میں
فی مثلہ فلیتنافس	کم پائی جاتی ہے رغبت کریں رغبت
المتنافسون۔	کرنے والے۔

[illegible]

[illegible]

کبیر علامہ شیخ عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب میں اس کی تقریب و تائید میں حدیثیں نقل کیں۔

قول (۹) امام ممدوح نے باب مذکور کی فصل خامس میں فرمایا:-

کان المقصود بهذا کله تحقیق	اس سب سے مقصود موت کے بعد
السماع ونحوه من الاعراض	سماع وغیرہ صفات کی تحقیق تھی کہ
بعد الموت فانه قد یقال	بعض لوگ کہتے ہیں ان صفات
ان هذه الاعراض مشروطة	کے لیے زندگی شرط ہے تو بعد موت
الحیوة فکیف تحصل بعد الموت	کیونکر حاصل ہوں گے حالانکہ یہ
وهذا خیال ضعیف لانا لا	ہلکا خیال ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ جو
ندعی ان الموصوف بالموت موصوف	چیز مردہ ہے وہ سنتی ہے بلکہ یہ
بالسمع ونحوه انما ندعی ان السمع	کہتے ہیں کہ بعد موت سماع اس کے
بعد الموت حاصل لحی وهو	لیے ثابت ہے جو زندہ ہے یعنی روح
اما الروح وحدها حالة کون	یہ تنہا جب بدن مردہ ہو یا
الجسد میتا او متصلة بالبدن	جسم سے متصل ہو کر جب حیات بدن
حالة عود الحیاة الیه۔	کی طرف عود کرے۔

قول (۱۰) علامہ [illegible] جذب القلوب میں ہے کہ انہوں نے بعض احادیث ذکر کرکے فرمایا:

"مجموع ایں احادیث دلالت دارد بر آنکہ اموات را ادراک بسماع حاصل ست و شک نیست کہ سمع از اعراض است کہ مشروط است بحیات پس ہمہ حی اند ولیکن حیات ایشان در مرتبہ کمتر از حیات شہدا ست و حیات انبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہم کاملتر از حیات

شہدا ہے۔

قول ۱۸۱ و ۱۸۲: امام قرطبی پھر امام سیوطی قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے کے مسئلہ میں فرماتے ہیں:

وقد تبین ان ثواب القراءۃ	تحقیق ظاہر ہو گیا کہ پڑھنے کا ثواب پڑھنے والے
للقاری وللمیت ثواب	[illegible]
الاستماع ولذا تلحقہ	[illegible]
الرحمۃ قال اللہ تعالیٰ و	[illegible] اللہ تعالیٰ
اذا قرئ القرآن فاستمعوا	فرماتا ہے جب قرآن پڑھا جائے [illegible]
لہ وانصتوا لعلکم	[illegible]
ترحمون ولا یبعد من کرم	[illegible]
اللہ تعالیٰ ان یلحقہ ثواب	[illegible] قراءت [illegible]
القراءۃ والاستماع معاً۔	کا ثواب پہنچائے۔

اقول: ثواب قراءت پہنچنے پر جزم کرنا کیا عجب ہے کہ وہ شافعی مذہب ہیں اور مشہور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک عبادات بدنیہ کا ثواب نہیں پہنچتا مگر جمہور اہلسنت قائل وصول اور یہی مذہب ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے بلکہ خود محققین شافعیہ نے اس کی تصریح فرمائی منہم سیوطی فی انیس الغریب تو ہمارے نزدیک شک نہیں کہ میت کو قراءت کا بھی ثواب ہے۔

قول ۱۸۳: مرقاۃ میں [illegible]
کر کے فرماتے ہیں:

سائر الاموات [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

قول (۱۸۷) علامہ حلبی سیرۃ انسان العیون میں امام ابو الفضل ناصر [illegible] سے ناقل ہے

[illegible]

[illegible]

قول (۱۸۸) [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

قیل ان لمیت [illegible]

قول (۱۸۹) [illegible] شرح سنن نسائی [illegible] نقل فرمایا:-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قول (۱۹۰) [illegible]

[illegible]

[illegible]

التعلق بالملأ الاعلیٰ و یہ — ہوتی ہیں اور ان کے لیے کوئی پردہ
یبق لہا حجاب فتری وتسمع — نہیں رہتا سب کچھ اب دیکھتی
الکل کالمشاہد۔ — سنتی ہیں جیسے مشاہدہ کرتی ہے۔

قول (۱۹۰) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث لا یسمع مدیٰ صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیٔ الا شہد لہ یوم القیامۃ۔ محدث علامہ ابن ملک سے منقول تنکیرہما فی سیاق النفی لتعمیم احیاء الاموات یعنی حدیث شریف کا یہ مطلب ہے کہ زندہ جن اور زندہ آدمی اور مردہ جن اور مردہ آدمی جتنے لوگوں کو مؤذن کی آواز پہنچتی ہے اور وہ اس کی اذان سنتے ہیں سب روز قیامت اس کے لیے گواہی دیں گے یہاں تصریح ہوئی کہ بعد موت سماع کا باقی رہنا کچھ بنی آدم سے خاص نہیں جن کے لیے بھی حاصل ہے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے لانعدام مخصص۔

قول (۱۹۱) تا (۱۹۲) امام سمعیلی پھر امام بیہقی پھر امام سہیلی پھر امام عسقلانی پھر امام قسطلانی پھر امام شامی پھر علامہ زرقانی نے سماع موتیٰ کو ثابت کیا اور دلیل انکار سے جواب دیئے کما یظہر بالمراجعۃ الی ارشاد الساری وشرح مواہب وغیرذلک من اسفار العلماء۔ مذاہب میں امام ابن ہبیرہ سے بھی ثبات سماع نقل کیا امام کرمانی امام عسقلانی امام عینی امام قسطلانی نے شروح بخاری اور امام سنوسی امام سیوطی علامہ حلبی علی قاری شیخ محقق وغیرہم علماء نے اس کی تحقیقیں فرمائیں اور اتنی کہ یہ اقوال ان مباحث سے متعلق جنہیں اس رسالہ میں ذکر آئندہ پر محول رکھا ہے لہذا ان کی نقل عبارات متوقف رہی۔

قول (۱۹۳) جذب القلوب شریف میں ہے:۔

"تمام اہلسنت وجماعت اعتقاد دارند بثبوت ادراکات مثل علم وسماع مرسائر اموات را"

[illegible] برکات [illegible]

"… وجود نمی‌گویند که لازم است اہل سنت و جماعت اعتقاد دارند به ثبوت
ذلک مثل سمع و بصر و بعد موت آن مثل حیات از احادیث انتہی۔ والحمد للہ
رب العالمین۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے جن تشکر کا ذکر کیا ہے، ہم نے بیان کر دیئے بحمد اللہ
ان کے ذکر ان سے علاوہ اور علما کے بھی اقوال دلیلہ تشکر کر دیئے اور الفاظ
متعددہ سے مستند وثیق ہوا۔

تنبیہ: ناظر کو یاد رہے کہ ہم نے تمام دلائل میں اس قدر بیان جو نقل نہ
کئے ہوں بلکہ اکثر جگہ فقیر غفر لہ نے اپنی طرف سے اس رسالہ میں یہ التزام کیا کہ جو
آثار و احادیث و اقوال علمائے قدیم و حدیث خاص حضور پرنور سید عالم
روحی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات عالی و علم عظیم و سمع جیسا ظاہر کیا ہیں
[illegible] نہیں ذکر نہ کیے تین وجہ سے۔ اول یہ کہ ان کی نقل حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی کلمہ مثل سائر اموات نہ جانے کا [illegible]
[illegible] کو جانا ہے شاید یہاں اس کلمہ مقصود سے انہیں [illegible]
[illegible] جیسے نہ ہوتی، استغفر اللہ [illegible]
[illegible] اللہ کا عذاب و حبذا للہ رب العالمین۔

ثانیاً و اللہ تعالیٰ کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا [illegible]
[illegible] خود ان کے [illegible] سے [illegible]
[illegible]۔

[illegible] مرتبت [illegible] بیان [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] والحمد للہ رب العالمین۔

نوع دوم

قرآن کریم اور [illegible] عزیز ہیں۔ یہاں اقوال مختلف ذکر کرتا ہوں [illegible]
ان کے مطالب کی تفصیل نوع اول پر تفصیل کر چکے۔ صرف ترجمہ مقال پر اکتفا
کرتا ہوں وباللہ التوفیق۔

فصل اول:-

مقال (۱) شاہ ولی اللہ تفہیمات الٰہیہ میں لکھتے ہیں:-

اذا انتقلوا الی البرزخ کانت تلک الاوضاع والعادات والعلوم معہم لا تفارقہم۔	جب بزرگ برزخ کی طرف منتقل ہوتے ہیں یہ اوضاع و عادات و علوم سب ان کے ساتھ ہوتے ہیں جدا نہیں ہوتے۔

مقال (۲)۔ اسی میں ہے:-

اذا مات ہذا الرجل لا یفقد ہو ولا یزاحمہ بل کل ذلک بحالہ۔	جب یہ بندہ مر جاتا ہے تو نہ وہ مفقود ہوتا ہے نہ [illegible] بلکہ یہ سب اسی حال پر رہتے ہیں۔

مقال (۳) اسی میں ہے:-

کل من مات من [illegible] یخیل انہ عدم انعدام فقد من العالم [illegible] بل تجوہر وتقوی	جس کسی کا انتقال ہوتا ہے گمان کیا جاتا ہے کہ وہ معدوم ہو گیا [illegible] اور جوہر اور قوی ہو جاتا ہے۔

مقال (۴) شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں:-

"بعضے [illegible]

مثال (۵) تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:-

[illegible]

مثال (۶) [illegible]

[illegible]

مثال (۷) تفسیر عزیزی میں مدارج ارواح انبیاء و اولیاء و مومنین و غیرہم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ذکر کر کے کہ بعض علیین میں بعض آسمان میں بعض درمیان آسمان و زمین اور بعض چاہ زمزم میں ہیں لکھتے ہیں:

"تفاوت بقبر نیز بیں ارواح لازمی باشد کہ بعضے زیارت کنندگان را اقارب و دیگر دوستان بر قبر مطلع و متأنس میشوند زیرا کہ روح را قرب و بعد مکانی مانع ازین دریافت نمیشود و مثال آن در وجود انسانی روح بصری است کہ ستارہ ہائے ہفتم آسمان را از درون چاہ می تواند دید"

یہ کچھ جملہ زیادہ قابل بحث ہے۔

مثال (۸) مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ میں ہے کہ تحقیق قسم مردہ زیارت کرنے والوں کے لیے مونس ہوتی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی گزرے اوپر قبر مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرے تو پہچانتا ہے وہ اس کو اور جواب سلام کا دیتا ہے اور عزائم سے نوازتی۔

مثال (۹) مولوی اسحاق صاحب نے اربعین میں عورتوں کے لیے زیارت قبر مطلق ممنوع ٹھہرانے کو نصاب الاحتساب سے نقل کیا کہ جب عورت نکلنے کا ارادہ کرتی ہے ملعونہ ہوتی ہے۔ جب نکلتی ہے چاروں طرف سے شیاطین اسے گھیر لیتے ہیں۔

واذا اتت القبر يلعنها روح الميت۔	اور جب قبر پر آتی ہے لعنت کرتی ہے روح میت۔

اپنا مدعا یعنی اطلاق ثابت کرنے کو نقل تو کر گئے مگر نہ دیکھا کہ اس نے حدیث موتی کا خاتمہ کر دیا کیونکہ صاف دلیل واضح ہے کہ میت حضور زائر پر مطلع ہوتا ہے اور یہ بھی پتا چلتا ہے کہ مردہ بے بصیرت عورت کے بے جا فعل سے پریشان بھی ہوتا ہے یہاں تک کہ زائرہ پر لعنت کرتا ہے۔

[illegible]

مثال (۱۰) مرزا مظہر جان جاناں صاحب اپنے ملفوظات میں حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہتے ہیں:۔

"یکبارہ تھمیدہ در روح ایشاں گفتہ بودم عنایت بسیار بحال فقیر

نمودند [illegible] انفع فرمودند [illegible] نیستیم"

مثال (۱۱)۔ اسی میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت کہا:۔

"یکبارہ تھمیدہ بجذب ایشان توجہ نمودم"

مثال (۱۲) شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں کہتے ہیں:۔

اذا مات الانسان کان نسمۃ	جب آدمی مرتا ہے [illegible]
تنالہ اخری فیستثنی فیض نوۃ	[illegible]
الا انی فیما قعود فیہ بقی من	[illegible] حس مشترک ہیں
حس المشترک تکفی کفایۃ	[illegible]
السمع والبصر والکلام [illegible]	[illegible]

مثال (۱۳) مولینا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضح القرآن میں

بزیر آیہ وما انت بمسمع من فی القبور فرماتے ہیں:۔

"حدیث میں آیا ہے کہ مردے [illegible] سنتے ہیں [illegible]

[illegible] اس کی حقیقت یہ ہے کہ [illegible] روح

سنتی ہے اور قبر میں پڑا ہے وہ نہیں سن سکتا ہے۔"

وصل دوم:۔

[illegible]

مثال [illegible] شاہ ولی اللہ [illegible] کہتے ہیں:۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایشان در قبور خود مثل احیا تصرف میکنند۔

مقال (۱۵) حجۃ اللہ البالغہ میں بل برزخ کو چار قسم کر کے لکھا ہے:-

اذا مات انقطعت علائقہ	جب مرتے ہیں علائق بدنی منقطع ہو کر
فلحق بالملائکۃ وصار	ملائکہ سے ملتے اور انہیں میں سے ہو
منہم والہم کالہامہم	جاتے ہیں جس طرح فرشتوں کے
وسعی فیما یسعون فیہ	دل میں نیک بات کا القا ہوتا ہے یہ
وربما اشتغل ھؤلاء	بھی کرتے ہیں اور جن کاموں میں ملائکہ
باعلاء کلمۃ اللہ	سعی کرتے ہیں یہ بھی کرتے ہیں اور کبھی
ونصر حزب اللہ و	یہ پاک روحیں خدا کا بول بالا کرنے
ربما کان لہم	اور اس کے لشکر کی مدد کرنے میں بھی
لمۃ خیر بابن آدم۔	مشغول ہوتی ہیں اور کبھی بنی آدم سے اس لیے
	نزدیک و قریب ہوتے ہیں کہ ان پر
	القائے خیر کریں۔

مقال (۱۶) تفسیر عزیزی میں ہے:-

در بعض خواص اولیاء اللہ را که جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود کرده اند

دریں حالت نیز بعد موت تصرف در دنیا داده اند و استغراق آنہا بجہت

کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد۔

یہی وہ جہالت ہے جس کے سبب شیعوں کی منکرات سب نے بھی جشن المیت

کے لیے زیارت اور اگر بتی گوارا کی تھی۔

مقال (۱۷) مرزا مظہر صاحب اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں:-

در بعض اولیاء صاحب کمال بعد ترک تعلق جسد عنصری در یں

نشاء و تصرفی باقی است الخ۔

مولوی اسمٰعیل کا نیا ایمان

مقال (۱۸) — میاں اسمٰعیل دہلوی صراط مستقیم میں حضرت جناب مولا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کی نسبت خدا جانے کس دل سے یوں ایمان رکھتے ہیں :-

"در سلطنت سلاطین بلا درت امر بعضے ایشاں را دخلے ہست کہ بر سیاحان عالم ملکوت مخفی نیست"

مقال (۱۹) — اس میں شرکت و عظمت جناب مرتضوی یوں کرایا :-

"شان جناب شیخین بلند بنسبت جناب جناب مذکور است [illegible] بمرتبہ [illegible] کہ [illegible] بودہ [illegible] نسبت [illegible] بخدمات و مشغول بکار [illegible] است اگر چہ شرکت [illegible] در حق ایں حضرت بنسبت ان [illegible] اقل قلیل است لیکن در عزت [illegible] است [illegible] ان [illegible] و [illegible] است [illegible] ازیں [illegible]"

مقال (۲۰) [illegible] :-

"[illegible]"

وصل سوم :-

[illegible] :-

مقال (۲۱) [illegible] :-

"[illegible]"

عزیزی نے فرمایا :-

”اسباب و جہت حل مشکلات خود نداند و بابندہ

در منزل شاہ صاحب دل [illegible] خرم علی نے کہا:-

” وہ بیعت قوی مرید کے جیسا روحی فیض سے روحانیت نسبت [illegible]

ہے“

عزیزی[29] میں لکھا ہے:-

”از اولیائے ہند حضرت نقشبندی است“

مرزا مظہر[30] صاحب میں علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت تھی۔

”در قصیدۂ عرض نمونہ شان فرمودند“

شاہ ولی اللہ[31] و مولوی خرم علی نے کہا:-

”شاہ عبد الرحیم صاحب کے آئندہ ہوئے پہلے نانا کی روح سے“

کہ سب قوال متقدمان کی نوع ذال بیان کرتے ہے۔

مقال ۱۲ ۳۲ مرزا صاحب بیعت نے اپنے مشائخ میں فرمایا:-

”از فرط محبت کہ فقیر بجناب امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثابت است و سر منشاء نسبت سید نقشبند بہ

ایشان انتہا میشود بشریت [illegible] نسبت [illegible]

خود بخود [illegible] بجناب پیدا گشتہ [illegible] ایشان [illegible]

میشود“

مقال[33] ۳۳ تا ۱۵ [illegible] ہے:-

”[illegible] طریقہ [illegible]

معدوم شدہ [illegible]

آنحضرت [illegible] نیست“

[34] [illegible]:-

”حضرت خواجہ نقشبند [illegible]

[illegible] در صحرا وقت غروب اسباب واسپان خود حمایت حضرت
[illegible] بیعت از غیب ہمراہ ایشان [illegible] حکایت
بسیار است تحریر آن باعث ملالت میباشد

پھر کہا:-

''سعادت [illegible] شیخ نظام الدین زیارت [illegible] زمان
[illegible] عنایت بسیار میفرمایند''

پھر کہا:-

''ہمچنین شیخ جمال ہانسی [illegible] می نمایند''

[illegible]
[illegible] ہیں:-

''[illegible]
[illegible]
فیض باطنی میرسد''

[illegible]
ارشاد کو یوں بیان کرکے کہ:-

''[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]''

مناصب ولایت حضور غوث اعظم عطا فرماتے ہیں

پھر ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بہ ترتیب اس منصب عظیم کا صاحب ہونا ثابت کرتے ہیں:—

"بعد از حضرت عسکری علیہ السلام تا وقت ظہور سیدنا الشیخ ناصر الحق والدین [38] محی الدین عبد القادر الجیلانی این منصب بروح حسن عسکری سپردہ و متعلق بودہ"

پھر کہا:— [39]

"چون حضرت غوث الثقلین پیدا شد این منصب بآن حضرت متعلق شد تا ظہور محمد مہدی این منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد"

پھر کہا:—

"چون امام محمد مہدی ظاہر شود این منصب بآن حضرت مفوض باشد"

اخیر میں کہا:—

"مستنبط از این عبارات از کتب نقل و حدیث بہتر تعبیر کردہ شد ... [illegible]

ص ... حضرت مجدد الف ثانی ... [illegible] ... مکتوب

۳۲ اور مقصد مذکور ان کے کلام میں اس طرح ... کہ:—

"بعد از ایشان یعنی حضرت مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ این منصب ... [illegible]

ائمہ اثنا عشر علی الترتیب والتفصیل قرار گرفتہ بود ... [illegible]

و ہمچنین بعد ... [illegible] ... بعد ... [illegible]

... [illegible] ... ایشان ... [illegible]

شیخ عبد القادر جیلانی رسیدہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت شیخ این معنی را [illegible] خواست چنانکه گفته اند [illegible] مستقر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مولی علی کرم الله تعالی

[illegible] نسبت [illegible]

[illegible]

[illegible] وسیأتی [illegible] فی موضع الآتی ان شاء الله تعالی

[illegible]

[illegible] نسبت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نسبت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نسبت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسا ارواح را در زمرهٔ خصوص آن ارباب تربیت شده اند
مثل آنکه بسبب محبت آں بزرگ سبب دارند و بخیر و برکت بسیار نزدیک
و این معنی سلسله جنبان از جهت تابع گشته است که آں بزرگ رحمت
نموده بوده است و تربیت منتسبان نموده آن همت بلند ارواح
باقی است و این معنی سلسله جنبان از جهت نقل سست ـ

مقال (۱، ۲، ۹۲) حجۃ اللہ البالغہ میں ہے:۔

قد استفاض من الشرع ان	یعنی بیشک شرع سے بدرجہ شہرت
لله تعالی عبادا هم افاضل	ثبوت کو پہنچا کہ مقرب فرشتے خدا اور
الملئكة وانهم يكونون سفرا	اس کے بندوں میں واسطہ ہوتے
بين الله وبين عباده وانهم	اور آدمیوں کے دلوں میں نیک بات
يلهمون في شعوب بني آدم خيرا	کا القا کرتے ہیں اور ان کے اجتماع
وان لهم اجتماعات كيف شاء	ہیں جس طرح خدا چاہے اور جہاں چاہے
الله وحيث شاء الله يعبر	اسی لحاظ سے انہیں ملاء اعلیٰ کہتے ہیں
عنهم باعتبار ذلك بالملاء	اور یہ بھی اسی طرح شرع سے بشہرت
الاعلى وان لارواح افاضل	ثابت کہ بزرگان دین کی روحیں بھی
الادميين دخولا فيهم ولحوقا	ان میں داخل ہوتی اور ان سے ملتی
بهم كما قال الله تعالى يايتها	ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
النفس المطمئنة ارجعي الى	اطمینان والی جان پلٹ اپنے رب
ربك راضية مرضية فادخلي	کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی
في عبادي وادخلي جنتي و	اور وہ تجھ سے راضی شامل ہو میرے خاص
الملاء الاعلى ثلثة اقسام	بندوں میں اور میری جنت میں آ۔
قسم هم نفوس انسانية	ملاء اعلیٰ کی ایک قسم وہ ارواح انسانی
ما زالت تعمل اعمالا	ہیں کہ ہمیشہ رستگاری کے کام کرتے

ملتبسة تنفي عن وجوه الحق حتى طرحت عنها جلابيب ادعائها فانسلكت في سلكهم وعدت منهم ادعاءً ملخصًا۔	... جن کے باعث ... یہاں تک کہ جب بدن کی نقاب کھینچیں علماء میں داخل ہوئے اور انہیں سے شمار کیے گئے۔

مثال (۳۳) عزیزی میں فرمایا:-

"در دفن کردن جہل، جزائے بدن تمامہ یکجی می باشند ... روح به بدن اندر اونظر عنایت بحال ایشان ... و مستفیدین بسہولت میشود"

مثال (۳۴) میاں اسمٰعیل صراط مستقیم میں لکھ گئے:-

"حضرت مرتضیٰ را یک نوع تفضیل بر حضرات شیخین ثابت است و آن تفضیل بجہت کثرت اتباع ایشان در ساحت مقامات ولایت بلکہ در سائر خدمات است مثل قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہ ... از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان است"

مثال (۳۵) ... میں ہے:-

"... یک شخصے را بواسطۂ آنکہ ... مقدسہ بسبب ... لسان القرآن ... "

مثال (۳۶) مولوی اسحٰق کی مائۃ مسائل میں ہے:-

سوال: شخصیکہ منکر باشد قبض روح مبارک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... و شخصیکہ منکر باشد از قبض ... زیرا کہ ... الصلوٰۃ والسلام ... شخصیکہ ... حکم او چیست۔

[illegible]

کافر است و ہر فرقہ کہ ثبوت آن با خبر مشہور باشد منکر آن فاسق است و ہر فرقہ کہ ثبوت آن بخبر واحد باشد منکر آن بسبب ترک قبول گنہگار خواہد شد بشرطیکہ ثبوت آن بطریق صحیح یا بطریق حسن خواہد شد

اھ ملخصاً

ہر چند یہ جواب ہمارا عبارت پرستی کے سبب سے دیکھا ہے سوال [illegible] سے تھا۔ واجب کہ جواب سے بھی شامل ہو اس قدر امر نفی جنون کے لیے [illegible] یا ان کی دیانت و للہیت سے انکار اور اخفائے حق و تلبیس [illegible] کیا جائے۔

مثال (۶۷) جناب شیخ مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں:-

"بعد از رحلت ارشاد پناہی قبلہ گاہی یعنی خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ بتقریب زیارت مزار شریف بہ بلدۂ محروسہ دہلی اتفاق عبور افتاد روز عید بزیارت مزار شریف ایشاں رفتہ بودند اثنائے توجہ بمزار متبرک التفات تمام از روح پرفتوح مقدسہ ایشاں ظاہر گشت و از کمال غریب نوازی نسبت خاصہ خود را کہ بحضرت خواجہ احرار منسوب بود مرحمت فرمودند"

تنبیہ:- لفظ بتقریب زیارت مزار شریف [illegible] اور لیجئے غریب نواز بھی کہ حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سے متعصبان طائفہ چڑھتے ہیں۔

مثال (۶۸) شاہ ولی اللہ انفاس العارفین میں [illegible] حضرت [illegible] رحمۃ اللہ کا حال لکھتے ہیں:-

"[illegible]"

مثال (۶۹) [illegible] حضرت [illegible] قدس سرہ [illegible]:-

”بعض از نقشبندیاں انوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ توجہ نمودند و از جذب دلربا بہرہا یافتند و نسبتہا مأخوذ گرفتند“

مثال نمبر [illegible] [illegible] شیخ [illegible] محمد [illegible] نقشبندی [illegible]

”بعضے از نقشبندیہ نسبت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ از روح مقدس [illegible] گرفتہ اند“

مثال نمبر ۲ (صفحہ [illegible]) اسی تاریخ مشائخ نقشبندیہ کے صفحہ [illegible] میں ہے:

”بعضے از خلفاء بعد وفات ایشاں نسبت ایشاں را گرفت لیکن چوں [illegible] نسبت [illegible] محتاج شد و طاقت آں نداشت [illegible] ایشاں منتقل شد [illegible] دل پریشاں [illegible] شدند“

مثال نمبر ۳ شاہ ولی اللہ کی القول الجمیل میں ہے:

تادب شیخنا عبد الرحیم من	یعنی ہمارے مرشد شیخ عبد الرحیم نے
روح [illegible] الشیخ عبد القادر	[illegible] حضرت شیخ عبد القادر
الجیلانی والخواجہ [illegible]	[illegible] خواجہ غریب نواز
[illegible] نقشبندی والخواجہ معین	رضی اللہ تعالیٰ عنہم [illegible]
الدین الحسن چشتی وانہ	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

یہی طرف سے بہت زیادہ حضرت پیر و مرشد دہلوی لکھتے ہیں جس سے دلیل نہیں کہ مزارات اولیاء
فیض بخشنا جاری رہتا ہے بنا بریں یہاں چند اقوال بطور مثال مسلّم ہیں۔

مثال (۲۷۵) مرزا جانجاناں صاحب فرماتے ہیں:-

" حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ طریقہ را نسبتے
طریقہ قادری اخذ کردند دیگرے طریقہ نقشبندیہ غیب نمودند اما
فرمودند کہ روح مبارک حضرت غوث الاعظم تشریف آوردند صورت
مثالی مرید فرزان خود را امداد بردند وحضرت خواجہ نقشبند تشریف فر
شدہ صورت مثالی معتقد خود را با خود بردند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم۔"

مثال (۲۷۶) اسمٰعیل نے صراط المستقیم میں اپنے پیر کے بارے میں لکھا ہے:-

" روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین وجناب حضرت
خواجہ بہاؤالدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشاں گردیدہ تا قریب
یکماہ فی الجملہ تنازعی در مابین روحین مقدسین در حق حضرت ایشاں
ماندہ بود یا کہ ہر یک ازیں ہر دو امام تقاضائے جذب حضرت ایشاں
بتمامہ بسوئے خود می فرمودند تا اینکہ بعد انقراض زمانہ تنازع و وقوع
مصالحت بر شرکت مصالحہ بر دو روح مقدس بر حضرت ایشاں جلوہ
گر شدند تا قریب یک پاس ہر دو امام بر نفس نفیس حضرت ایشاں
توجہ قوی و تاثیر زور آور می فرمودند تا اینکہ در آں یک پاس حصول
نسبت ہر دو طریقہ نصیبہ حضرت ایشاں گردید۔"

مثال (۲۷۷) لکھتے ہیں:-

" روزے حضرت ایشاں بسوئے مرقد منور حضرت شیخ خواجہ
خواجہ قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ العزیز تشریف فر
شدند بر مرقد مبارک ایشاں مراقب نشستند دریں اثنا بروح
فتوح ایشاں ... ملاقات شد ... ایشاں ...

پس تحریر فرمودند کہ بسبب آں توجہ ابتدائے حصول نسبت چشتیہ
متحقق شدہ بود

فصل چہارم اصل مسئلہ وسیلہ مسائل :-

یعنی مشائخ کرام سے استمداد و التجا در اپنے مطالب پر سبب دعا و حاجت
کے وقت ان کی نذر ہیں۔

مثلاً (۱۰۹۰ تا ۱۱۷۶) شاہ ولی اللہ نے ہمعات میں کہا :-

"بزیارت قبر ایشان رفتند و از آنجا [illegible] دریوزہ کردند"

پھر آگے [illegible]

فیض قدس [illegible] ہمت ایشان [illegible]

دوسری جگہ ہمعات ہی میں لکھتے ہیں :-

"نسبت [illegible] ترتیب [illegible] مندرج شد"

اور ہمعات ہی میں فرمایا :-

"اویسیان تحصیل مطالب کمالات باطنی از ارواح ایشان می نمایند"

اور فرمایا :-

"ارباب حاجت حل مشکلات خود از ارواح ایشان می طلبند"

اسی میں ہے :-

"نذر [illegible] مستعد [illegible]"

اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت فرمایا :-

"در [illegible] توجہ [illegible] چشتیہ"

[illegible]

شاہ عبدالعزیز صاحب نے [illegible]
[illegible]

"مرزے جلیل القدر یست کہ مرتبۂ کمال او فوق الذکر است"

پھر ان سے نقل کیا مصیبت میں بے ذوق کہ کہ [illegible] مرزا نے فرمایا [illegible]
مقصد میں گذرا۔

مثال (۸۹) مرزا صاحب کے وصیت میں ہے:-

"بزیارت مزارات اولیاء [illegible] فیض جمعیت کن"

مثال (۹۰ تا ۱۰۲) شاہ ولی اللہ کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھتے ہیں:-

"این فقیر حقیر از شیخ ابو طاہر کردی پرسیدہ و ایشان [illegible]
در جواہر خمسہ است اجازت دادند"

پھر کہا ایضاً:-

"فقیر در سفر حج چون بمدینہ رسیدہ بود صحبت شیخ محمد سعید لاہوری
دریافت ایشان اجازت دادند [illegible] تا غوث گوالیاری صاحب
جواہر خمسہ"

یہ شیخ ابو طاہر مدنی شاہ ولی اللہ کے شیخ حدیث ہیں جو [illegible] مدینہ
طیبہ میں مدتوں ان کی خدمت میں رہ کر سند حدیث حاصل [illegible]
[illegible] شیخ محمد سعید کی
نسبت انتباہ میں لکھا:-

"یکے از مشائخ طریقہ من شیخ محمد سعید [illegible]"

[illegible] مشائخ سے سلاسل جو حضرت [illegible]
[illegible] شیخ ابو طاہر مدنی [illegible] شیخ [illegible]
[illegible] شیخ محمد سعید اور شاہ ولی اللہ [illegible]
[illegible] حضرات [illegible] شاہ ولی اللہ کے [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] مسلسلات وغیرہ اور شاہ [illegible] شیخ محمد [illegible]

تھے حضرت ... اور ان کے شیخ مولینا عبد الملک اور ان کے مرشد شیخ یزید ثانی
اور شیخ شناوی کے پیر حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دونوں صاحبوں کے
پیر مولینا وجیہ الدین علوی ان سب علماء و مشایخ نے سیفی وغیرہ اعمال جواہر خمسہ
کی اجازتیں اپنے اساتذہ سے لیں اور تلامذہ کو عطا کیں وہ جناب شاہ محمد غوث
گوالیاری تو ان سلاسل کے منتہی اور جواہر کے مولف ہیں رحمۃ اللہ تعالی
علیہم اجمعین۔

اب ملاحظہ ہو کہ اسی جواہر خمسہ میں اسی دعائے سیفی کی ترکیب میں لکھا ہے۔
تو دعوت ہفت بار یا سہ بار ... مرتبہ اندر آں این است۔

نادِ علیاً مظہر العجائب — تجدہ عوناً لک فی النوائب
کل ہم و غم سینجلی — بولایتک یا علی یا علی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی شرکستان کی بستی ہے مشرکین کی نسل مشرکوں کی اولاد مشرک تھے پیر مشرک ہی استاد آنکھ کھلتے ہی مشرک نظر پڑے ہوش سنبھالتے ہی مشرکوں ہی میں بڑے مشرک ہی کی گود مشرکوں کی بغل مشرکوں کا دودھ مشرکوں کا کھانا مشرکوں ہی میں پلے مشرکوں ہی میں بڑھے مشرکوں سے سیکھے مشرکوں سے پڑھے مشرک ماں مشرک باپ مشرکین کو جانا مانا العیاذ باللہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الحق المبین مسلمان دیکھیں کہ باطل یہ تھی کہ شرک کو ٹھکرانے کی کیا ہمت اپنی تھی حق سمجھ میں نہ مشرک کے نہ ان کے بچپن کے شرک بننے کی مصیبت تھی۔ ان سے بھی بڑھ کر وہ دست پر آبیٹھے مسلمانوں کو مشرک نہ بنائیں اور اپنوں کے ایمان کی فکر بیش بیش نہ کریں کہ نہ نسبت کرو قبول خرید ہیں سے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کنند

نسأل اللہ العفو والعافیۃ وحسن العاقبۃ آمین۔

مثال (۱۰۳) اسی تمہید میں بعض مشائخ حضرات قادریہ قدست اسرارہم سے حصول مقاصد و قضائے حاجات کے لیے ایک نماز یوں نقل کی:۔

"اول دو رکعت نفل بعد از آں یک صد و یازدہ بار درود بعد از آں یک صد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یک صد و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی الخ"

مثال (۱۰۴) شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:۔

"روکش گستہ عثمان و اردو در دو سال دیگر ہمیں بہمہ زندہ سمت کردہ شستن سنہ ستہ و ترک و جنگ جز مثل ایں ہیچ آخر سال
ہے بہ بیل کہ ہنوز اند"

مثال (۱۰۵) رسالہ قشیریہ میں امام اجل ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ ارشاد ہے:۔

خاتمہ رسالہ

جس میں دربارۂ سماع موافق علمائے عرب کا تذکرہ

اس رسالہ کے زمانہ تصنیف میں فقیر نے معتبر طور پر خبر پائی کہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جو ہمارے مسئلہ کا رد لکھے گا ہم دونوں تحریریں معظمہ [illegible] بھیجیں گے کہ وہ حکم ہو جائیں گے۔

اقول تحکیم مقبول [illegible] مولوی صاحب ماشاء اللہ [illegible] نہیں کیوں نہ تصفیہ ہو جائے [illegible] تحقیق [illegible] رسالہ [illegible] تحریر [illegible] سے [illegible] جو [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہر [illegible] کا [illegible] واضح [illegible] اس میں سے چند سطریں متعلق مسئلہ سماع مع ترجمہ [illegible] حاضر کرتا ہے واللہ الہادی۔

اس سوال کے جواب میں کہ وہابیہ ہم پر ظلم کر کے ہم سماع موتی کا ادعا و اعتقاد رکھتے ہیں فرمایا

هذا ادعاء فاسد قبيح وهذا
الاعتقاد عقيدة صريحة فان
علماء المحققين من الحنفية
والشافعية وغيرهم قالوا
ثبت سماع الانسان في
البرزخ وسمعهم سلام الزائر
وكلامه ومعرفته والانس به
بالاحاديث الصحيحة والآثار
المروية كما ثبت في السنة صحيحا
ولاسيما صرح في مرقاة شرح
مشكوة ملا علي القاري الحنفي و
شرح الصدور للشيخ السيوطي
وشفاء السقام للامام السبكي
وغيرها من الكتب المشهورة
بين المحققين حتى شاع
في كتب العقائد المشهورة
فقد صرح في المقاصد شرح
المقاصد المعتبرة وغيرهم
ان البنية المخصوصة شرط في الادراك

یعنی وہابیہ کا یہ ادعا فاسد و قبیح ہے
اور یہ عقیدہ ان کا صریح غلط ہے اس لئے کہ
علماء محققین حنفیہ و شافعیہ
وغیرہم نے کہا ہے کہ صحیح
حدیثوں سے اور آثار سے ثابت ہے
کہ آدمی برزخ میں زائر کا
سلام سنتا ہے اور اس کو پہچانتا
ہے اور اس سے انس پکڑتا ہے
مرقاۃ شرح مشکوۃ ملا علی قاری حنفی
شرح الصدور شیخ سیوطی شافعی
شفاء السقام امام سبکی وغیرہ
محققین کی کتب مشہورہ میں یہ مسئلہ
صراحۃً مذکور ہے بلکہ کتب عقائد
میں بھی یہ مسئلہ مشہور ہے
کتابوں میں بھی صراحت فرمائی
مقاصد و شرح مقاصد میں تصریح
فرمائی ہے کہ معتزلہ کے نزدیک یہ
بنیہ شرط ادراک ہے اہل سنت کے نزدیک
نہیں جب کہ بدن نہ رہے ادراک
حیات باقی رہتا ہے اہل سنت

فعندهم لا يبقى درك جزئيات عنده	[illegible]
فقد الآلات وعندنا يبقى ويعلمها	[illegible]
من قواعد الإسلام ولذا ينتقض	[illegible]
بغير آلة قبل [illegible] والاستعانة	[illegible]
من نفوس الأخيار [illegible] ويتجسم	[illegible]
في النفس الإنسانية تبقى لها	[illegible]
الإدراكات ولها تعلقات كثيرة	[illegible]
بموضعه في جسد [illegible] الأحاديث	[illegible]
ولأن ارشادات لذلك لا تكثر	[illegible]
بعد [illegible] معتمدا [illegible]	[illegible] حق۔

ان مسائل اور شبہات کے متعلق [illegible] تفصیل [illegible] دلیل [illegible]

[illegible] ثابت فرمائے۔

شرح خط حضرت مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی مفتی مکہ معظمہ

لا ند له ولا شريك	اس میں [illegible] شک نہیں
يعني [illegible]	[illegible]۔

امر برقمه محمد بن حسين
الكتبي الحنفي مفتي مكة
المكرمة عفي عنه آمين

فإن لي
ذمة منه بتسميتي
محمد [illegible]
[illegible]

شرح دستخط حضرت [illegible]

[illegible]

لا [illegible] — [illegible]

[illegible]

شرح دستخط حضرت [illegible]

[illegible]

شرح دستخط حضرت [illegible]

[illegible]

عقائد اہل الضلال — باطل پرست گمراہوں کے مذہب

المبطلین۔ — باطل کیے۔

[illegible] — رقمہ بقلمہ [illegible]

[illegible] — احمد بن زین دحلان

شرح دستخط حضرت مولانا محمد بن محمد عزب شافعی مدرس مسجد مدینہ طیبہ

تأملت في هذا المؤلف فرأيته — [illegible]

مؤلفا قد [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

كتبه الفقير الى الله — محمد بن محمد عزب شافعی

خادم [illegible] بالمسجد النبوی

شرح دستخط مولانا عبد الکریم [illegible] مدینہ منورہ

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

شرح دستخط مولینا عبدالجبار حنبلی بصری نزیل مدینہ سکینہ

وقفت علی هذا المجموع
فالفیته قد حاز اصل الحق
[illegible]
من سنة.

میں اس کتاب پر واقف ہوا تو
بہت [illegible]
جس نے جماعت کا خلاف کیا اور
سنت سے الگ ہو گیا

قاله برقمه و سنیه [illegible] مولانا عبدالجبار الحنبلی البصری نزیل [illegible]
[illegible] آمین۔

عبدالجبار

شرح دستخط حضرت مولینا السید ابراهیم بن الخیار شافعی مدنی علیہ الرحمہ

[illegible]

قاله بقلمه ورقمه [illegible] ابراهیم بن [illegible] الحسنی المدنی۔

ابراهیم بن [illegible]

الحمد لله [illegible]

[illegible]

[illegible]

والحمد لله اولاً و آخراً و باطناً و ظاهراً وصلى الله تعالى على
سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه وعترته
وبارك وسلم تسليماً كثيراً نسأل الله تعالى ان يتقبل
سعينا ويغفر لنا ذنوبنا ويرحم فقرنا ويحيينا مسلمين
ويميتنا مؤمنين ويحشرنا في زمرة الصالحين وان ينفع
بهذه التاليفات وسائر تصانيف جميع اخواني في الدين انه
سميع قريب قدير مجيب والحمد لله رب العالمين

تمت تمام شد بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الیہ فی الکتاب۔

(فائدۂ ثالثہ) امداد مومنین کو انبیاء ہونا ثابت ہے۔ زمین و آسمان پر جہاں چاہیں سیر کریں پھر ان فرمائیں دیکھو احادیث ۱۰۹ و قول ۳، ۱۰ و متن [illegible] تک کہ یہ امر ہیں اپنے خصیصین سے فیض پہنچتے ہیں۔ رسائل [illegible] بیاد اعوان پالتے ہیں اور شہد تے ہیں، امتی [illegible] ۲۳ جنازوں میں شرکت فرماتے ہیں، قول [illegible] دوستوں کی مدد دشمنوں کی ہلاک کرتے ہیں۔ متن [illegible] ۲۳ یہاں تک کہ شرح سنن نسائی شریف میں تصریح فرمائی کہ امداد روح مثل جسم کے نہیں، ایک وقت میں چند جگہ ہو سکتی ہے (قول ۲۷)۔

میں کہتا ہوں اولیاء ہے احیا کی حکایت منقول ہیں، ایک وقت میں ستر جگہ تشریف فرما تھے، پھر بعد وصال کہ روح بقید [illegible] جسد پر آزاد ہے، اس وقت سے افزوں تر کہنا کیا ہے۔ ہر زمانہ میں یہی عقل قریب [illegible] یہاں یہ مال سے دل سے بے تامل قبول کر سکتے ہیں کہ جبریل امین ہمیشہ حضور اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر رہتے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے [illegible] جدا نہ ہوتے تھے بلکہ حاضر [illegible] اور وہاں کبھی العیاذ باللہ [illegible] نہیں کہ خود حضور پر نور روح القدس کی روح [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ وہم [illegible] اگر وہ کسی مجلس خیر میں تشریف فرما ہوں تو اس وقت [illegible]

[illegible] جبریل علیہ السلام [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] مخصصین تخصیص [illegible]
الحدیث [illegible] جبریل [illegible]
محدثین [illegible]

خالی رہ جائے محض حماقت ہے۔

[illegible] استعمال حقنہ کا

احتباس ہے۔

[illegible]

کرادیں وہی غنیمت ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والحمد للّٰہ رب العٰلمین ۔

[illegible]

(مقال نخ) ۔

شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول کہ مدح کو قرب و بعد مکانی سے دریافت کرنا عجیب نہیں اس کا حال ایسا ہے کہ کوئی کنویں سے آسمان کے ستارے دیکھ سکتی ہے ۔

[illegible] امام اہلبیت [illegible] حضرت امام زین العابدین علی بن حسین شہید کربلا حضرت حسن مثنی ابن امام اکبر سیدنا حسن مجتبیٰ [illegible] خاندان مزار اقدس سے فرمایا :۔

[illegible]

حکاہ فی جذب القلوب وغیرہ ۔

اور شاہ عبد العزیز صاحب کا قول دیکھو (مقالہ ۸۸)

شاہ ولی اللہ کہتے ہیں کہ گھر بیٹھے مدینہ طیبہ کی طرف توجہ کر رہا دیکھو (سوال ۱۲)

مرزا مظہر صاحب نے رقعہ جات میں ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف اور مشکل باتوں میں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب توجہ کرنے سے امداد فرمائی جاتی دیکھو سوال ۷ و مقالہ ۳۳ حضرت قدس سرہ [illegible] عابد سے [illegible] پہنچتا دیکھو سوال ۱۸ و مقالہ ۱۰

حنفیہ پر تعریض امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہا حنفیہ [illegible] ملفوظات میں [illegible] دیکھو [illegible] مقالہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] کی حمایت میں [illegible] دیکھو مقالہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] دیکھو [illegible] مقالہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور غوث اعظم و حضرت نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے مریدان
کی تربیت فرمائی دیکھو مقالہ ۲۲ و ۲۴ ۔

حضور سیدی ... کہ دونوں ارواح طیبہ نے ان کے پیر پر جلوہ فرمایا اور
... تربیت بخشی دیکھو مقالہ ۲۸ ۔

[illegible] شیخ عبد اللہ جیلانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

تکملہ

نواب صدیق حسن خاں بہادر شوہر رئیسہ بھوپال مرحوم نے اتحاف النبلاء [illegible] میں تصریح کی ہے کہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما [illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible] ۳۹ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۹۶ [illegible]

[illegible]

میاں [illegible] نے شرائط [illegible] ہیں کہ :-

[illegible] حضرت غوث [illegible]

[illegible] حضرت خواجہ قطب [illegible]

[illegible] دیکھو [illegible] ۲۹ -

اور [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] ہیں جنہوں نے [illegible] مسائل

کے جواب سوال دہم میں کہا :-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تنبیہ فہیم واجب الملاحظہ مسلم

الحمد للہ کہ ہم نے ذرہ ذرہ تحقیق پیا اور بیان نے مسئلے کو اس کا حق دیا ذلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔ اب حضرات وہابیہ سے التماس ہے کہ ذرا دیکھ لیں جیسے کہ اس مختصر رسالے کے مقصد میں ہم نے علماء کے تین سو تیس قول آپ کے پیش کردئیے جن میں ایک سو پانچ میں سمع و بصر موتی کے متعلق خاص اور بارہ صحیح ہیں یہ کہ اولیاء کی کرامتیں بعد وصال بھی باقی ہیں ایک سو چھتیس پر تو آپ کی سرکار سے شاید صرف حکم بدعت و ضلالت ہو گرچہ وہ بھی بتصریح امام ... اشنع مثل شرک مخل اصل ایمان ہے باقی تنتیس رہے ایک سو ... کا ملا اور تین قول اجمالی اسی تکملہ کے فائدہ رابعہ میں تذکرہ ہوئے یہ ... ایک سو چھتیس ہو گئے جن کے مفاد و مقصد کی تفصیل اس جدول سے ظاہر ہے

اس باب میں کہ	اقوال ائمہ سلف	نقولات ...	کل	تجمیعہ
اولیا بعد وصال بھی تصرف فرماتے ہیں	۸	ـ	۱۵	
بعد رحلت بھی ... مدد فرماتے ہیں	۲۵	۵۶	۸۶	
وقت حاجت ان سے استعانت اور ان کی ... مدد	۱۳	۲۲	۴۰	
... بعد انتقال ... سنتے ہیں ... سب یکساں۔	۲	۱	۱۳	

جو اُن کی نسبت رشید [illegible] بدعت [illegible] ایک [illegible] کے
مذہب میں [illegible] کے قائل [illegible] بالکل [illegible]
نہیں رکھتے تھے [illegible] اہل بیت [illegible]
کی [illegible] سے [illegible] ہوتی تھی [illegible]
[illegible] پڑھتے تھے [illegible]
[illegible]
[illegible] رشید [illegible] مذہب [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible] آپ [illegible]
سے [illegible] عرض کریں [illegible] آپ [illegible]
[illegible] عبدالعزیز صاحب [illegible] کے [illegible]
[illegible] مذہب [illegible] ہیں۔

[illegible] کی نسبت [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] بات [illegible] ہیں۔

[illegible] بیان سے [illegible] آگئی ہے [illegible]
[illegible] لیے [illegible]
[illegible] کیسے [illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں [illegible]

شد [illegible] گرفتی
گوشت [illegible] بر باد رفته شد

[illegible] سے [illegible] جو [illegible]
[illegible]
[illegible] باقی ہے [illegible] مذہب [illegible] کی [illegible]

تابعین و ائمہ مجتہدین و علماء محدثین و اولیاء کاملین قرون ثلثہ سے لے کر آج تک سینہ بسینہ ان ہی الفاظ کے ساتھ مذہب حنفی کو منقول ہیں ع

مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

اب ہر شخص خود سمجھ سکتا ہے کہ اہل سنت و جماعت سے کون مذہبی ہیں اہل سنت جماعت کی شان یہ ہیں۔ جماعت سنت کو شرک و بدعت پرستی ہونے کا دعویٰ بھی ہو اور ہر امر میں اتباع اعلیٰ۔ قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ والحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین سبحانک اللهم و بحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک و اتوب الیک والحمد للہ رب العالمین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذوی التحقیق۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ زید سے نہ بولوں گا تو یہ قسم زید کی حیات

ہی تک محصور رہتی ہے اگر بعد انتقال زید کے اس سے بات کرے تو حانث نہ ہوگا۔

اصل مسئلہ ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے [illegible]

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک بنائے ایمان عرف پر ہے الفاظ پر نہیں [illegible]

مراد متکلم دیکھتے ہیں ان پر حکم دائر ہوتا ہے [illegible] شرح [illegible] کتب مذہب

مذکور ان کتب مذہب میں [illegible] کی عبارات [illegible]

اس امر کی تصریحات [illegible] قسم [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن عظیم میں زمین کو فرش [illegible]

سقف فرمایا۔

قال اللہ تعالیٰ جعل لکم الارض فراشا وقال تعالیٰ

وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا وقال تعالیٰ وجعلنا السماء سقفا

پھر بھی قسم کھائی کسی گھر میں نہ جاؤں گا [illegible]

[illegible]

یہ اشیاء ان [illegible] عرف [illegible] شمول [illegible]

بخبر حاصل۔

بعینہ اسی وجہ سے مسئلہ [illegible] بعد موت [illegible]

سے بات عرفاً اس کی موت کے بعد [illegible] شامل۔

[illegible] ہمارے [illegible] مذہب کے نزدیک [illegible]

[illegible]

مسئلہ سے جاہل یا ذاہل۔

[illegible]

عندهما ... ولا على لنية مصحف كما عند احمد.

اسی کفایہ میں ہے:-

الاصل ان الالفاظ المستعملة في الايمان مبنية على العرف عندنا وعند الشافعي على الحقيقة لان الحقيقة احق بان يراد وعند مالك على معاني كلام القرآن لان ... ان غرض الحالف ما هو المتعارف فيتقيد بغرضه.

اسی میں ہے:-

... العرف على الحقيقة لان مبنى الايمان على العرف.

اسی مضمون شرح کنز میں ... ابھی نقل کر چکے ہیں:-

كذا في الكفاية وقد ذكر فخر الاسلام في ... ان ... الحقيقة ... [illegible]

اسی عینی شرح کنز میں ہے:-

الايمان عندنا مبنية على العرف وعند الشافعي واحمد على الحقيقة وعند مالك على معاني كلام القرآن.

بہر حال ... [illegible] ... مسئلہ ... مبنی علی العرف ... [illegible]
کی فرماتے ہیں:-

[illegible]

[illegible]

ارشاد سے اس بدرجہ حال یہاں کی نیرا پنی خواہش کے خلاف ملتی ہے افسوس ائمہ ہیں اجماع اہلسنت کے بادل گرج رہے ہیں جنہیں سن کر شۂ ع انکار کی چھاتی دہلتی ہے چہ رنجہ تھیں چند عبارت موہمہ کے معانی موہمہ پر بیان۔ نا فرقی شہرا خدارا انصاف، اگر معاذ اللہ صورت برعکس ہوتی کہ حضرات کی طرف سے دلائل قاہرہ حدیث متواترہ و نقول اجماع اہل سنت ہوتیں اور دوسروں کے خلاف ایسی چند عبارات: ستند کیا کیا نہ کرتے کیسے کیسے طعن تشنیع کے رنگ کرتے مگر اپنے لیے سب کچھ حلال ہے یا کریں اس میں گنجائش یہیں تک قبول ہے ذلک مبلغھم من العلم خیرہ یہ کہ ان میں مدعیان سنیت بنام حضرات شہ مقدس تھیں انکا ہر سماع شرعی پر مرتے جان دیتے ہیں اور نصوص در کنار حدیث صحیح قبیحہ کر لیتے ہیں بعض عبارات موہمہ کی آڑ لیتے ہیں اب نہ عمل بالحدیث کی آن نہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم پر ایمان۔ بات یہ ہے کہ مشرب جیوں کے یہاں دین و شریعت پیٹ بھرانے ہی کا نام ہے جہاں جیسا موقع دیکھا ویسے کام ہے ان حضرات کی عمل بالحدیث کی ایسی حالت ہے جو قرآن عظیم میں حال ... مذہب ذو الخویصرہ تمیمی کے بارہ صدقات ارشاد فرمائے ومنھم من یلمزک فی الصدقات فان اعطوا منھا رضوا وان لم یعطوا منھا اذا ھم یسخطون۔ ارشادات حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے زعم میں ان کے ہوسات کو جگہ دی تو خوش ہیں بڑے متبع حدیث ہیں ورنہ خلاف حدیث کی طرف سے دونوں کان بند کر لیجئے تعالوا الی الرسول کا سننا ہے کہ قسم خدا کی یہ کہ سب کچھ چھوڑ کر بیٹھ کا دامن پکڑا، ان کے خلاف میں کیسی دعوے اکابر پر عمل رہا، فرقہ یہ ہے کہ ان کی خود عبادتوں میں خلل ڈالے اکثر انکار پر تمسک ندی نہ، حتماً، مستعار ہیں تبرک تھا وہاں تحقیق نہ سبب تحقیق پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

فاقول بحول اللہ تعالیٰ تقریر مقصود سے پہلے چند مقدمات مفیدہ لائق
تمہید و بتوفیق من اللہ العزیز الحمید ۔

مقدمہ اولیٰ :۔

[illegible]

[illegible] دلالۃ علی ان [illegible]
[illegible] ولا یتوقف علیہ ادراکہ و

تألمہ والتذاذہ ۔

[illegible]

[illegible]

حدیث بست:-

اللّٰھمّ ربّ الارواح الفانیۃ والاجساد البالیۃ الحدیث رفقہ

عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الجبانۃ یقول السلام

علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ والابدان البالیۃ والعظام النخرۃ

التی خرجت من الدنیا وھی باللہ مؤمنۃ اللھم ادخل علیھم

روحاً منک وسلاماً منا -

ترجمہ عزیزی میں حدیث کے پہلے جملے کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:-

(الارواح الفانیۃ ای الفانی اجسادھا -

علامہ ادریسی نے بیان میں ترجمہ یوں فرماتے ہیں:-

یعنی الارواح التی اجسادھا الفانیۃ و [illegible]

علامہ حفنی نے شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں:-

قولہ الفانیۃ ای الفانیۃ اجسادھا [illegible]

[illegible]

ای فی غیر ھذا [illegible] -

ان سب عبارتوں کا حاصل یہ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث نوع دوم مقصد اول پر نظر تازہ کیجیے تو وہ یک ساتھ ان مطالب کو ادا کر رہی ہے کہ بدن اور روح دونوں پر میت کا اطلاق ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا رہی ہے کہ حقیقت موت بدن کی ہے روح اس سے پاک و بری ہے۔

اس حدیث شریف میں ارشاد ہوا کہ جو شخص مرتا ہے اس کا کفنانا اٹھانا دفنانا [illegible] اور یہ افعال بدن پر ہوتے ہیں تو روح [illegible] پہچانتا [illegible] روح [illegible] اور جب [illegible] علم و ادراک پر باقی ہے تو اسے موت کہاں موت کی [illegible] نہیں میت میں [illegible]۔

حدیث [illegible] حدیث [illegible] استاد [illegible] [illegible] مطلب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نیز از ایشاں موقوف نشدہ الخ

"جان آدمی ہرچند در شدائد و مصائب گرفتار شود بحقیقت محفوظ است شکستہ شدن و فنا پذیرفتن آں از محالات است چنانکہ در حدیث شریف وارد است ما خلقتم للفناء بل للبقاء یعنی جان آدمی کہ در حقیقت آدمی عبارت از انست ابدی ست و فنا پذیر نیست و آنچہ در عرف مشہور است کہ موت ہلاک جان میکند محض مجاز است نہ حقیقت کہ موت آنست کہ جان از بدن جدا شود و بدن بسبب نایافت مربی و محافظ از ہم پاشد و جان را فنا متصور نیست و ثابت است در برزخ و امکان حشر و نشر مبنی بر ہمیں مسئلہ است الخ"

یہ جو موت بمعنی حقیقی کہ بدن ہی کیلئے ثابت ہے یعنی یہی ہے کہ جیسے اتنی ہی ہیں [illegible] معنی نفس روح [illegible] جو کہ وہ موت کی [illegible] کے لیے ہے ان سب آفات سے پاک ہے وہ تمام [illegible] سے ہے۔

مقدمہ ثانیہ:-

ہر انسان جو تن ہے [illegible] وہ اس صفت جان پر ہے نہ وہ مشت خاک قال اللہ عزوجل:-

ما كذب الفؤاد ما رأى على القول المختار ان المراد به رؤية بحاسة البصر۔

تفسیر کبیر میں ہے:-

ان الانسان شئ واحد وذلك الشئ هو المبتلى بالتكاليف الالهية والامور الربانية وهو موصوف بالسمع والبصر ومجموع البدن ليس كذلك وليس عضو من اعضاء البدن كذلك فالنفس شئ مغاير لجملة البدن ومغاير لاجزاء البدن وهو موصوف بكل

هذه الصفات ۔

اس کے بعد [illegible] لکھتے ہیں :-

فثبت بما ذكرنا ان النفس الانسانية شئ واحد فثبت ان ذلك

الشئ وهو المبصر والسامع والشام والذائق واللامس والمتخيل

والمتفكر والمتذكر والمشتهي والغضبان فهو الموصوف بجميع الادراكات

جميع الادراكات وهو موصوف بجميع الافعال الاختيارية والحركات الارادية

پھر فرمایا :-

لما كانت النفس شيئاً واحداً امتنع كون النفس عبارة عن البدن

وعن القوة السامعة وسائر القوى فان البعض من اجزاء البدن ليس

في البدن جزء واحد هو بعينه موصوف بالابصار

والسماع والفكر فثبت ان النفس الانسانية شئ واحد موصوف

بجملة هذه الادراكات وثبت بالمشاهدة ان البدن وشيئاً

من اجزاء البدن ليس كذلك ونقرر هذا البرهان بعبارة اخرى

فنقول نحن نعلم بالضرورة انا اذا ابصرنا شيئاً عرفناه واذا عرفناه

اشتهيناه واذا اشتهيناه حركنا ابداننا الى القرب منه فوجب

القطع بان الذي ابصره هو الذي عرفه وهو الذي اشتهاه وهو الذي

حرك الى [illegible] هذا شئ مستقر ۔

[illegible] :-

جمله خوبیان [illegible]

درست [illegible] ۔

[illegible]

جب کہ انسان کی آنکھ، کان نشان نہیں تو یقیناً ثابت کہ یہ جسے سمیع و بصیر فرمایا ہے چشم و گوش نہیں وہ باقی عقل کا سمع و بصر ہے [illegible] نہیں مگر
واسطہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ الهم ارجل یمشون بها ام لهم اید یبطشون بها ام لهم اعین یبصرون بها ام لهم اذان یسمعون بها۔ فعال و سمیع بصیر
کی [illegible] صاحب [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible]

اسی طرح [illegible] برزخ کے [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مقدمۂ ثالثہ:-

جب یہ ثابت ہو چکا کہ روح کے لیے موت نہیں [illegible]
شرح مقاصد کی عبارت فصل دوم [illegible] مقصد سوم میں [illegible] اہل سنت
کے نزدیک [illegible] معتزلہ اس میں خلاف کرتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
موت سے متغیر نہیں ہوتی [illegible]
[illegible]
[illegible] محتاج نہیں کہ حیات [illegible]
[illegible] اہل سنت کے نزدیک قبر کی [illegible]
[illegible] دونوں پر ہے۔

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں:-

عذاب القبر محله الروح والبدن جميعا باتفاق اهل السنة

وكذا القول في النعيم.

[illegible]
[illegible]
[illegible]

شرح فقہ اکبر میں ہے:-

[illegible]
[illegible]

تردد القولين۔

[illegible]

لاجرم وقتِ سوال وغیرہ میں بدن کو ایک نوع حیات کی تجدید سے چارہ نہیں اگرچہ ہم اس کی کیفیت جزماً نہ جانیں۔

امام اجل ابوالبرکات نسفی عمدۃ النسفی میں فرماتے ہیں:-

عذاب القبر للکافرین ولبعض عصاۃ المؤمنین وتنعیم اہل الطاعۃ بما یعلمہ اللہ ویریدہ فی الجسد وان توقفت فی اعادۃ الروح حق۔

امام الائمہ مالک الازمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:-

سؤال منکر ونکیر فی القبر حق واعادۃ الروح الی العبد فی قبرہ حق

اس کی شرح منح الروض میں ہے:-

اعادۃ الروح ای ردھا وتعلقھا الی العبد ای بجسدہ بجمیع اجزائہ او ببعضھا مجتمعۃ او متفرقۃ فی قبرہ حق ولا یمنع خصوصیۃ ... بھا ... الروح ...

اسی میں ہے:-

ثم اعلم ان اہل الحق اتفقوا علی ان اللہ تعالی یخلق فی المیت نوع حیاۃ فی القبر قدر ما یتألم او یتلذذ لکن اختلفوا فی انہ ھل تعاد الروح الیہ والمنقول عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ التوقف ولا یخفی ان ... الروح ... بحیث ... خفیف ... فلا یتصور ... الروح ... فی ...

امام ابن الہمام اسی فتح القدیر میں فرماتے ہیں:-

الحق ان المیت المعذب فی قبرہ توضع فیہ الحیاۃ بقدر ما یحس بالالم والبنیۃ لیست بشرط عند اہل السنۃ حتی لو کان متفرق الاجزاء بحیث لا تتمیز الاجزاء بل ھی مختلطۃ بالتراب فعذب جعل ...

[illegible]

[illegible] ... عذاب ... [illegible]

[illegible] ... بالعذاب مع عدم الاحساس ...

[illegible] ... نتیجہ ہو جاتا کہ ... حیات مستمرہ غیر منقطعہ ہے

[illegible] ... کہ وہ ایک تعلق ... [illegible]

[illegible] ... اس کا ... ہے۔

علامہ بدر الدین عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بجواب ... دلائل اثبات

عذاب قبر میں فرماتے ہیں:۔

[illegible]

[illegible] ... بعد الموت ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... فی القبر ... [illegible]

[illegible]

ما یحصل عقیب الحیاۃ التی فی القبر

[illegible] ... ہے:۔

[illegible]

[illegible] ... عذاب ... [illegible]

[illegible]

پھر فرمایا:۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... المؤمن ... [illegible]

الرحمٰن وصدق المرسلون۔

مقدمۂ رابعہ:۔

سمع وبصر لغت وعرف [illegible] ایمان [illegible] [illegible] میں [illegible] کا مرجع

قاموس میں ہے:۔

السمع حس الاذن۔

اسی میں ہے:۔

البصر محرکة حس العین۔

[illegible] تاج العروس میں محکم سے ہے [illegible] میں ہے:۔

البصر حاسة الرؤية۔

مصباح المنیر میں ہے:۔

البصر النور الذی تدرک به الجارحة [illegible]۔

اسی میں ہے:۔

رأيت الشيء رؤية ابصرته بحاسة البصر۔

اسی معنی پر مواقف وشرح مواقف میں فرمایا:۔

[illegible] الادراك [illegible] بوصول الضوء [illegible]۔

[illegible] شرح [illegible] مبحث النظر میں ذکر کیا:۔

الادراك بالبصر يتوقف على [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الغشاوة مانعة [illegible]

اوراس کا اطلاق بے واسطہ جوارح و آلات [illegible]

[illegible]

[illegible] جسم [illegible]

روز قیامت مومنین [illegible] عزوجل [illegible]

[illegible] عزوجل سمیع و بصیر [illegible]

[illegible]

سمع الله قولك علمه۔

[illegible]

البصير تعالى يشاهد الاشياء [illegible] فيهما من غير جارحة والبصر في حقه تعالى [illegible] عن صفة ينكشف [illegible]

كمال نعوت المبصرات۔

[illegible]

السمع صفة تتعلق بالمسموعات والبصر صفة تتعلق بالمبصرات [illegible] لا على سبيل التخيل والتوهم ولا [illegible] تأثير حاسة ووصول هواء۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

از نظارنا مفعل الرائى ادعيه ١٢٥ منه۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب منع الاشتراط.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اعتراض کے لیے مذکور ذیل نص ہے انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج [illegible]
نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا دیکھو [illegible] ہوئے نطفہ سے بدن بنا اور
تخلیق و پیدائش روح کی ہے [illegible] نطفہ سے پیدا [illegible] ذکر [illegible]
الانسان انا خلقناه من نطفة فاذا هو خصيم مبين وضرب لنا مثلا
ونسی خلقه الآیة [illegible] روح ہے اور نطفہ سے پیدا [illegible] بدن
پر تخصیص [illegible] روح [illegible] تخلیق نطفہ سے
جانب بدن مراجعت کی یہی سبب [illegible] عرف عام [illegible] چار حال
سے خالی نہیں یا تو انسان محض بدن ہے یا مجرد روح یا ہر ایک یا مجموعہ [illegible]
[illegible] اس کے [illegible]
انسان ہے [illegible] ہر شخص [illegible] انسان ہوں ایک روح ایک بدن [illegible]
عرف کسی کا مذہب [illegible] مذہب [illegible] متکلمین [illegible]
ہے [illegible] امام رازی وغیرہ [illegible]
[illegible] تفسیر کبیر [illegible]

اعلم ان [illegible] الانسان عبارة عن هذه البنية [illegible]
وعن هذا الجسد المحسوس فهو قول جمهور المتكلمين [illegible]
[illegible] وذكروا [illegible]
ان الانسان قد يكون حيا حال ما يكون البدن ميتا [illegible]
قوله تعالى ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل
احياء فهذا النص صريح في ان اولئك المقتولين احياء والحس
يدل على ان هذا الجسد ميت [illegible]
تعالى [illegible] غدوا وعشيا [illegible] اغرقوا فادخلوا [illegible]
[illegible]
[illegible]

الانسان يبقى بعد موت الجسد الحجة السابعة قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا حمل الميت على نعشه رفرف روحه فوق نعشه ويقول يا اهلي ويا ولدي الحديث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صرح بان حال ما يكون الجسد على النعش بقي هناك شيء ينادي ويقول جمعت المال من حله وغير حله ومعلوم ان الذي كان الاهل اهلا له وكان جامعا للمال وبقي في رقبته الوبال ليس الا ذلك الانسان فهذا تصريح بان في الوقت الذي كان الجسد ميتا كان الانسان حيا باقيا فهما الحجة الثامنة قوله تعالى: يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية والخطاب انما هو حال الموت فدل ان الذي يرجع الى الله بعد موت الجسد يكون حيا راضيا وليس الا الانسان فدل ان الانسان يبقى حيا بعد موت الجسد الحجة العاشرة جميع فرق الدنيا من الهند والروم والعرب والعجم وجميع ارباب الملل والنحل من اليهود والنصارى والمجوس والمسلمين يتصدقون عن موتاهم ويدعون لهم بالخير ويذهبون الى زياراتهم ولولا انهم بعد موت الجسد بقوا احياء لكان التصدق والدعاء والزيارة عبثا فيدل ان فطرتهم الاصلية شاهدة بان الانسان لا يموت بل يموت الجسد الحجة السابعة عشرة ان الانسان يجب ان يكون عالما والعلم لا يتصل الا في القلب فيلزم ان يكون الانسان عبارة عن [illegible]
[illegible]

[illegible]

امام الطریقۃ بحر الحقیقۃ سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات
مکیہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

لیس فی العلوم اصعب تصورا من هذه المسألة [illegible]
[illegible] الجسم [illegible] و [illegible]
[illegible]
[illegible] الانسان [illegible]
[illegible] و [illegible]

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب [illegible]
[illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں:۔

الانسان عند اهل [illegible]
[illegible] قولہ تعالیٰ:—

فی سورة النحل خلق الانسان من نطفة فاذا هو خصیم مبین

فرماتے ہیں:۔

اعلم ان الانسان مرکب من بدن و نفس [illegible]
من نطفة [illegible]
[illegible] فاذا هو خصیم مبین [illegible]

اقول وباللہ التوفیق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امام اجل فخر الدین رازی نے باآنکہ بارہا تصریح کی کہ انسان میت ہے پر تسجیل و تصحیح فرمائی
خود ہی انسان کے روح و بدن سے مرکب ہونے کی تصریح فرمائی۔

اسی طرح شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں ... فرمایا ہے
«بدن آدمی در حقیقت آدمی عبارت از آن است»

وہیں اسی کی شرح یوں ارشاد کی ہے

«تفصیل این اجمال آنکہ آدمی مرکب از دو چیز است بدن و نفس و جزو
اعظم او بدن است و تبدیل و تغیر در ان راہ نمی یابد و بدن ... است و
اختلاف ... روی ... ملخصاً»

پھر روح کا بدن سے تعلق چار قسم ہے ایک تعلق دنیوی بحال بیداری دوسرا بحالت
خواب کہ من وجہ متعلق من وجہ متفارق تیسرا برزخی چوتھا اخروی۔

روح کا بدن سے تعلق چار قسم ہے

وحققه في شرح الصدور وغيره بأن التعلق خمسة حيث قال للروح
بالبدن خمسة أنواع من التعلق متغايرة أحدها في بطن الأم جنيناً الثاني
بعد الولادة الثالث في حال النوم فلها به تعلق من وجه ومفارقة من وجه
الرابع في البرزخ فإنها وإن كانت قد فارقته بالموت
فإنها لا تفارقه فراقاً كلياً بحيث لم يبق لها إليه التفات البتة الخامس
في يوم البعث وهو أكمل أنواع تعلقها ولا نسبة لما قبله
إليه إذ لا يقبل البدن معه موتاً ولا نوماً ولا فساداً اهـ
وتبعه القاري في منح الروض۔

أقول الحاصل في الأنواع متغايرة ... متعلق ...
تغايره الذي بعد الولادة فإن كيفية تعلقها ... النفس ...
... ... التصرف الناقص بخلاف ... في ...
... ... فليس ... تعلق ... ...
[illegible]

فافهم

کسی طرح کا ہو

يسمى إنساناً [illegible] خروج [illegible] لا يسمى إنساناً [illegible]

فأقول [illegible] رحمه الله تعالى أن الإنسان [illegible]

وأن هذا في البرزخ من لدن موت إلى حين البعث [illegible]

ومعذب [illegible] وهو قول [illegible]

وكيف يجوز أن لا يكون الروح [illegible] البرزخ متصلاً بالبدن [illegible]

في فراق [illegible] ومعلوم قطعاً أن الإنسان هو الذي [illegible]

من [illegible] أحسن [illegible] أن غير الإنسان [illegible]

من [illegible] ويعذب من [illegible] والله تعالى يقول [illegible]

[illegible] من بعثنا من مرقدنا [illegible] المبعوثين [illegible]

[illegible] راقدون في [illegible] ومعلوم أن [illegible]

[illegible] في [illegible] الإنسان [illegible]

[illegible] عن حقيقته [illegible]

[illegible]

[illegible] الإنسان [illegible]

[illegible]

وقد [illegible] الإنسان [illegible]

[illegible] الإنسان [illegible]

[illegible] على أن الإنسان ليس [illegible]

[illegible] شيء من [illegible]

[illegible] لا يسمى [illegible]

[illegible]

[illegible] من حيث [illegible]

[illegible]

[illegible]

مشبع لکھ کر فرماتے ہیں:-

اعلم ان اكثر العارفين المكاشفين [illegible]

[illegible] المكاشفات والمشاهدات [illegible]

[illegible] المذهب و [illegible] المنكرون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان يموت [illegible] قبل [illegible] عمرة [illegible]
[illegible] لم تكن [illegible] مذكورة صحيحة والجواب انه [illegible]
[illegible] الانسان في معرض [illegible]
[illegible] الانسان في معرض [illegible]

اقول وهذا الجواب احسن مما تقدم [illegible] حيث قال
فان قلت هذا [illegible] لانه تعالى قال ولقد
خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه [illegible]
[illegible] ان الانسان [illegible]
[illegible] من اصلها ابتداء الغاية كقولك خرجت من
البصرة الى الكوفة فقوله تعالى ولقد خلقنا الانسان من
سلالة من طين يقتضي ان يكون ابتداء خلق الانسان
[illegible] من هذه السلالة [illegible] تعالى ليستوي
[illegible] ثم ينفخ فيه الروح فيكون ابتداء خلقه من السلالة
[illegible] تعالى وبدأ خلق الانسان
من طين فافهم۔

[illegible] انسان کے لیے دو حقیقتیں ہیں ایک حقیقت [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] انسان [illegible] صحیح ہو سکتا ہے [illegible]
التوفیق۔

[illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] دو قسم ہیں [illegible] کہ خود بدن کے [illegible]

تبعیہ حقیقۃً صفت روح ہیں اور یہ تمام انکو ذہن کو بدن کی طرف نسبت جیسے علم و سمع
و بصر و ارادہ و قوت غیبت فعل اختیاریہ وغیرہ باعرف ہیں اگرچہ انسان تمام بدن
کو کہا جاتا ہے مگر صفت تبعیہ کی اس کی طرف نسبت مشترکہ شرعیہ جیسا کہ بعد موت
بے وجود حیات بدن خالی کیونکر لاعرف اللغۃ کسی طرح صحیح بشیر مردہ شی بولا نہیں
جاتا کہ یہ نسبتیں اسی اتصال عرضی پر مبنی تھیں جب سے روح نے بدن کی طرف سے
تعلق کر لیا تھا جب وہ سبب جاتا رہا الکشف محجوب ہو صفات تبعیہ حق بجانب اس
نسبت ہو کر پیشہ مرکز لگی ہیں اور اس تو وہ خاک کی اتنی بھی [illegible]
[illegible] اس کی ہی نسبت آتش و انگشت [illegible] ایک [illegible]
کر [illegible] جب تک آگ کی حرارت سے [illegible]
[illegible] آگ ہی [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] آدمی تعبیر [illegible]
اس کا [illegible] بدن [illegible] نسبت [illegible]
اگر صفت [illegible]
کی تخصیص نہ ہوگی کہ نفس بدن [illegible] صفات تبعیہ [illegible]
[illegible]
اس کے بدن [illegible] حقیقت [illegible]
معنی حقیقی [illegible] مشتق نہیں کہ [illegible] بدن
[illegible] مشتمل [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] معنی پر [illegible] بلکہ [illegible]
کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
کہ مطلقاً [illegible] اس سے [illegible] معنی حقیقی سے [illegible]

[illegible]
ارشاد فرمایا۔

[illegible]

[illegible]

اقوال [illegible]

[illegible]

اس آن کی اذیت کا احساس کرتا ہے آنکھ کان اعضا کو حیات دیکھتا ان پر آگ جلتی کی آواز سنتا ہے اور جب جس چیز کو کہ کند بیچ کئے ہیں جب کچھ نہیں دیکھتا سنتا ہے جو سلام وکلام زائرین مرقد کے لیے شرع صحیح ہیں جس قدر مذکورات ہیں یہ سماع کے واسطے دونوں سے یہی کہا جائے گا کہ سلام ہو تم پر اے ایمان والو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے ہمیں بخشے تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے قریب ہے کہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان صحابی جلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ حکم دیا ہے کہ یہاں کسی کی قبر پر نزدیک سے دور تک جب جائے کہ مزار دو دو ہیں نہ دا قدس ہیں کوئی تخصیص نہ مردے ہونے کی نہ کفنی ہے بلکہ صاف تعمیم تھی اور تعمیم ہی پر ان صحابی نے عملداری کی۔

غرض دلائل مصرح ہیں نہ عقیدہ مطلق ادراکات جسمانیہ کی تخصیص نہ حق ہمیں۔ تنی بات سے کہ سب ہے کہ مردے زندوں کی طرح صورت وصوت کا ادراک کرتے ہیں اور اور یہ روشن ہے جبکہ ادراک کا مدار روح ہے اور روح موت سے نہ مرتی ہے نہ متغیر ہوتی مگر اس پر کبھی لفظ میت کا اطلاق تو ہے ہم انہیں مثل موتی کے سماع وابصار کا عقیدہ رکھتے اور اسی کو اموات کا دیکھنا سننا کہتے ہیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ وہاں کبھی نہ در العیون آنکھ ہی ہوں یا غیر فصل آلات ہیں یا رشیخ ابن حجر خاتمۃ المجتہدین تقی الملۃ والدین ابو الحسین علی سبکی قدس سرہ سبکی کی ارشاد کہ اور یہ نہیں کہتے کہ مردہ بدن سنتا ہے بلکہ روح سنتی ہے خواہ تنہا جب کہ بدن مردہ رہے یا جسم سے مل کر جب کہ حیات جانب جسم عود کرے آخر تو قصہ ہے حضرات منکرین بھی منکر نہیں کہ اموات فی الواقع ثواب وعذاب کو دیکھتے ان کی بات سنتے سمجھتے قیامت کے آنے نہ آنے کی زندگی پاتے ہیں تو اس کی تسمیہ انہیں کبھی تقریر کہ دیکھتا سنتا بدن انہیں آنکھ جسم نیہ پر بالجز مفقود ہے۔

کبھی تو جواب سوال ذا ہی تسلیم کیا کہ مرنے کے بعد مردوں کا سننا ثابت ہے حضرت
[illegible] سے سو مرتے ہیں نہیں سنتے کا امر۔

[illegible]

[illegible] الا صالحین [illegible] وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا [illegible] و
الٰہ وصحبہ خیر صحب وآل۔

بحمد للہ تعالیٰ مقدمات سے فراغ پایا تحریر جوابات کا وقت آیا جواب جس مقدمہ میں ثابت کیا گیا ہے [illegible] مقدمہ کا [illegible]
ثابت ہے [illegible] مقدمہ [illegible] کی حاجت نہ رہے۔

فاقول ۔ وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق ۔

جواب اول :۔ ائمہ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماعی عقیدہ ہے کہ مردے
سنتے ہیں [illegible] اہلسنت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کرتے ہیں۔

[illegible] اہلسنت [illegible] رحمہ اللہ [illegible]

سخت مشکل ہے [illegible] صحیح ہے کہ وہ اہل فقہ ہیں ان کا فضل و کمال [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] موجود مثلاً:-

مثال اول:- [illegible]

[illegible]

مثال ۲:- [illegible]

[illegible]

مثال ۳:- [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وان ھذا الاملاء لا یحتمل [illegible]

[illegible]

اقول اولاً:۔ [illegible]

[illegible]

ثانیاً:۔ [illegible]

[illegible] نقل کی تھی:۔

ھذہ المسائل کلہا ذکرھا السیوطی فی کتابہ شرح الصدور فی احوال القبور بالاخبار الصحیحۃ والآثار الصریحۃ۔

یعنی یہ سب مسائل امام سیوطی نے شرح الصدور میں [illegible] سے بیان کیے۔ شیخ محقق کی عبارت منقول ہوئی۔

"[illegible]

[illegible]

باقیہ مذکور نہیں۔

ثالثاً :- یہ مولوی [illegible] شیخ محقق نے احادیث سے [illegible] حدیث ترمذی عن [illegible] سب [illegible] استدلال کیا تھا یا یہ سب [illegible] طبقہ رابعہ میں داخل [illegible] باطل۔

رابعاً :- کتب سیوطی میں جو کچھ ہے کیا سب طبقہ رابعہ سے ہے یا یہاں [illegible] دونوں [illegible] طبقہ رابعہ کا ذکر [illegible]۔

خامساً :- حدیث [illegible] مذکور [illegible] ان سے [illegible] حدیث [illegible] تفسیر عزیزی [illegible] تقسیم طبقات [illegible] ہیں تو وہ بھرے ہیں۔

سادساً :- [illegible] یہ کہ خود نہیں شاہ عبدالعزیز صاحب نے اسی مسئلہ [illegible] حدیث سے [illegible] شرح الصدور شریف کا حوالہ دیا کہ:-

"تفصیل [illegible] احادیث [illegible] کتاب شرح الصدور [illegible] تصنیف شیخ جلال الدین سیوطی و دیگر کتب حدیث باید دید"

[illegible]

سابعاً :- یہ سب تم سے [illegible] کے بارے میں [illegible] ثبوت الحدیث دیکھئے کہ [illegible] کے ذریعہ کراتے ہیں۔

ثامناً :- [illegible] صحیح حدیث [illegible]

فرماتے ہیں:-

"[illegible] تفسیر ابن عباس کہ شیخ جلال الدین سیوطی ذکر آں [illegible]
در در منثور کردہ [illegible] نیست"

[illegible] ابن عباس [illegible]
[illegible]
وانزل اللہ تعالیٰ انک لا تسمع الموتیٰ وما انت بمسمع من فی القبور

اس پر [illegible]
[illegible]

اقول: [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ثانیاً: خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرماتے ہیں:-

والذی نفس محمد	قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں
بیدہ ما انتم باسمع	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان
لما اقول منہم	ہے [illegible]

ان سے کچھ زیادہ نہیں سنتے۔

اور [illegible] قرآن [illegible]
کی قسم کی [illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

قلتینیہ ۱۲ منہ۔

[illegible] حدیث کو مخالف آیت کہہ کر کیا اس کی طرف [illegible] نسبت فرمایا آپ نے [illegible] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرمانا اور قرآن عظیم کا معاذ اللہ اس خبر کی تغلیط میں آنا مانا۔

[illegible]

[illegible]

ولئن ارسلنا ریحا فراوہ مصفرا لظلوا من بعدہ یکفرون
فانک لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین ۵
وما انت بھاد العمی عن ضلالتھم ان تسمع الا من یؤمن
[illegible]

سورۂ فاطر میں فرمایا:-

انما تنذر الذین یخشون ربھم بالغیب واقاموا الصلوٰۃ و
من تزکیٰ فانما یتزکیٰ لنفسہ والی اللہ المصیر وما یستوی
الاعمیٰ والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور
وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء وما
انت بمسمع من فی القبور ان انت الا نذیر۔

[illegible]

[illegible]

وما انت بمسمع [illegible] کی نفی [illegible] دونوں آیتوں میں حرف
نفی ایک ہی ہے [illegible] فرق ہے [illegible]
[illegible] بلکہ یہ انک لا تسمع آخر تک [illegible] اسی وقت
فانک لا تسمع آخر تک [illegible]
سورت سے [illegible] نہیں ہو سکتی [illegible]
[illegible] سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
رکھتا تھا۔

ساتواں:۔ [illegible] ہونے
پر شاہد ہے اگر کسی وقت [illegible] علم غیب [illegible]
آپ [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] غیب پر [illegible] قرآن
[illegible] اس کے خلاف [illegible] نہیں [illegible]
عیاذاً باللہ حضور [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] الغیب [illegible]
اپنی طرف سے غیب پر حکم [illegible] کی طرف سے خبر غیب [illegible]
خلاف واقع آئی۔ پھر اس کا [illegible] ایمان ان [illegible]
سا لگتا۔ اگر بفرض غلط یہ روایت [illegible]
آیت کریمہ فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم وما رميت اذ رميت
ولكن الله رمى [illegible] نبی کریم علیہ [illegible]
[illegible] کی قسم [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] ان الله يسمع من يشاء
وما انت بمسمع من في القبور [illegible]
بدنوں میں روح نے عود کیا جس کے [illegible] ہوش و حواس بدن کے
پھر درست ہو گئے۔

[illegible] روایت [illegible]

[illegible] ہے کہ [illegible] سیف [illegible] تجربات [illegible] صاحب تفہیم [illegible]
[illegible] قبر [illegible] متعلق [illegible] کتب [illegible]
[illegible]
[illegible] مسئلہ [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] مشتق [illegible] بیان [illegible] سبب [illegible]
[illegible]

دلیل ۴:- [illegible] دیکھو [illegible] بیان [illegible] حنفیہ [illegible]
[illegible] عرف [illegible] عرف [illegible] سب
[illegible] تمام [illegible] متعلق۔

دلیل ۵:- [illegible] مومن [illegible] اور میت [illegible] نہیں مگر
[illegible] شرح [illegible] بحث [illegible] فرمایا ہے۔

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
آئے۔

دلیل ۶:- [illegible] تصریح فرماتے ہیں [illegible] میت [illegible] کی
[illegible] نہیں [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]

والعلة في هذا كله لا في [illegible] فلا يتحقق في الميت۔

[illegible]
[illegible]

[illegible] بعد موت [illegible]

ومن ذلك ان ضربته فتبدا [illegible] الى [illegible] في الحياة

فلو مات ثم ضرب لا يحنث لان الضرب اسم لفعل مؤلم يتصل بالبدن والايلام لا يتحقق في الميت۔

اسی فتح القدیر میں ہے:۔

لا يتحقق في الميت لانه لا يحس۔

اسی طرح مسائل میں عینی شرح کنز میں ہے:۔

الضرب ايقاع الالم وبعد الموت لا يتصور

[illegible] ثابت نہ ہوا [illegible] کہتے ہیں کہ وہ حس [illegible]
اور [illegible] بخلاف روح کہ اس کے ادراکات قطعاً باقی ہیں خود یہی امام نسفی عمدۃ [illegible]
فرما چکے: الروح لا يتخرب بالموت۔

دلیل [illegible]
[illegible]
[illegible]
اسی [illegible]

ومن يعذب في القبر يوضع فيه الحياة في الصحيح۔

اسی میں کافی [illegible] ہے:۔

له عینی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
من کل وجه ا [illegible]

لعینه اسی طرح علامہ عینی نے بنایہ شرح ہدایہ میں فرمایا [illegible] منہ

عند الموت يوضع فيه الحياة بقدر ما يتألم ولا الحياة المعتبرة
شرعاً فإنه يوضع في الحياة من كل وجه

مسئلہ: [illegible] جب [illegible] ہے۔

وعذاب القبر يوضع حياة جديدة فيه وعلى هذا اعلمية
[illegible] خلاف لأبي الحسن الشافعي لأن عنده يعذب ميتة من غير حياة

[illegible] میت [illegible] کی [illegible] اس کا حس و ادراک
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] في [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غیر مقلد صاحب تنقیح امداد نے اس بحث میں ایک فارسی نظم بھی نقل کی ہے بعض شارح کنز کی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری سے نقل کیا:

فلو قمت بعد فراق ملکین ...
من سولو انکر قمت ...
سعید فوجہہ فی عدنۃ ونتن ...
فی جحیم علی حفرۃ فی الحفرۃ ساعۃ

تو ترجمہ بھی کر دیا ہے اس سے ثابت ہے کہ سماع فرماتے ہیں اور سماع سے

یہ علما نفی سماع۔

دلیل ۹:۔ نیز یہ سب سے قبل ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دلیل اس کے اوپر ان شاء اللہ عنقریب آئیگی مختصر بیان اثبات ہے۔ ام المومنین رضی سماع جسمانی کی منکر ہیں اور ان کا مسلک نفی کا ثبوت ہے۔

دلیل ۱۰:۔ فقہ حنفیہ کی کتب میں اسی بحث میں مسائل ایمان ذکر فرمائے ہیں جیسے تنقیہ بیانات وغیرہ سے شامل ہیں تو علامہ فرماتے ہیں کہ قسم کھانی کہ اگر تجھ سے بولوں یا تجھ سے بات کروں تو اگر وہ مرجائے تو بات کرنے سے قسم نہیں ٹوٹتی تا نسبت مردہ کی زندگی پر منحصر ہے کیونکہ قسم کھائی کہ اگر تجھے ماروں یا تجھ کو چھوؤں یا تجھ سے بات کروں تو مرنے کے بعد یہ دونوں باتیں شامل نہیں ہیں اگر مرجائے اور اس نے اسے غسل دیا یا اس کو چھوا تو قسم ٹوٹ جائیگی یعنی حانث ہوگا۔

کافی میں یہ عبارت موجود ہے تو مسائل کے چند مرتبہ یہ ہیں:

بخلاف ان غسلتك وحملتك ومسستك والبستك
لا تتقيد بالحياة لان الغسل يراد به التنظيف والتطهير
وذا يتحقق في الميت الا ترى انه يجب غسل الميت
تطهيرا له فكيف ينافيه ونوصى على الميت تبـ

الغسل لم يجز و بعده يجوز ومن صلى على صاحب ميت
له يغسل لم يجز ولو كان غسله جاز لأن الغسل يتحقق بعد
الموت قال صلى الله تعالى عليه وسلم [illegible]
ولأنه شرع تطهيرا وشفقة فيتحقق بعد الموت ولا بأس بتغطيته
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے کچھ تغیر نہیں

آتا ہے وہ اسی طرح ہو گئیں گے کہ مزار کسی قسم وہ ذرا کسی کے قابل نہیں یہ کچھ بھا اور تعجز نہ
آپ ذات سے بحالت۔

شاہد (۴۳) یہی امام ابن الہمام اور یہی یہی تمام مسلمانوں کا مزارات
آکر ہیں۔ زیارت پر سلام اور ان سے خطاب و کلام تسلیم فرماتے اور اسے سنت بتاتے
ہیں فتح القدیر میں ہے :-

> يكره النوم عند القبر وقضاء الحاجة بل اولى وكل ما لم
> يعهد من السنة والمعهود منها ليس الا زيارتها والدعاء عندها
> قائما كما كان يفعل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في الخروج
> الى البقيع ويقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين وانا ان شاء
> الله بكم لاحقون اسأل الله لي ولكم العافية -

یعنی قبر کے پاس سونا اور قضائے حاجت مکروہ ہے بلکہ بدرجہ اولیٰ اور ہر وہ بات جو سنت سے
معہود نہیں مکروہ ہے اور سنت سے معہود نہیں مگر زیارت قبور اور وہاں کھڑے ہو کر دعا جیسے
شاہد (۴۴) یہی امام ابن الہمام فرماتے ہیں کہ زیارت کے وقت
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پر سلام عرض کرنے کے بعد
ذرا ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام عرض کرے
کہ ان کا سر مبارک حضور کے شانے کے مقابل ہے اور یوں کہے
یہ سلام کے صیغے کہ تمہارے رسول اللہ کے خلیفہ پر سلام
ہیں اسے جس طرح کہی جاتی ہے لفظ کہ خلیفہ رسول اللہ کہنا
تو فقہ کی عبارت سے یہی ثابت ہے کہ یہ سلام و کلام حقیقی ہے ورنہ اسے
سے حضور یعنی القرآن کی فتح القدیر میں ہے :-

> ثم يتأخر عن يمينه قدر ذراع فيسلم على ابي بكر رضي الله
> تعالى عنه فان رأسه حيال منكب النبي صلى الله تعالى عليه
> وسلم فيقول السلام عليك يا خليفة رسول الله صلى الله تعالى

[illegible] ثانی فی الغار ابوبکر الصدیق حضرت امیر [illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لان [illegible]
[illegible] الصدیق من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] امیر المومنین عمر فاروق [illegible]
[illegible] من امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

يحصل على نوع من الاستقبال
وزيارته صلى الله تعالى عليه
وسلم في القبر الشريف المكرم على
شقه الأيمن مستقبل القبلة
وقالوا في زيارة القبور مطلقاً
الأولى أن يأتي الزائر من قبل
رجلي المتوفى لا من قبل رأسه
فإنه أتعب لبصر الميت بخلاف
الأول لأنه يكون مقابل بصره
لكن بشرط أن يعرف جهة قدميه
إذا كان على جنبه فعلى هذا
تكون القبلة عن يسار الواقف
من جهة قدميه صلى الله تعالى
عليه وسلم بخلاف ما إذا كان
من تجاه الكريم فإنه أكثر
الاستقبال به صلى الله تعالى عليه وسلم
لأن الاستقبال يكون ... حينئذ
أكثر من ... فيحصل
الاستقبال ... من الاستقبال

[illegible]

[illegible]

وقد ورد في حديث ان [illegible]

النبي صلى الله تعالى [illegible]

عليه وسلم قال ان احدكم [illegible]

مشتبهة [illegible]

[illegible]

[illegible]

ان احدكم [illegible]

[illegible]

[illegible]

شاہد (۸) [illegible]

لا يتحقق في البيت وكذا الكلام لان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
پھیر کیا۔

[illegible]

[illegible]
وللہ الحمد۔

[illegible]

[illegible] دیکھو قول ۴۳و۵۵۔

[illegible]

(۱۷) [illegible]
ہوتی ہے دیکھو قول ۳۴۔

(۱۸ تا ۲۰) [illegible]

(۱۴۱) قول ۲۰ میں امام شافعی [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نقل فرمایا [illegible] کہ حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نماز میں بسم اللہ شریف آہستہ پڑھی۔

(۱۴۲) قول [illegible] میت کے سرہانے سے نہ آئے کہ اس کی نگاہ کو تکلیف ہوگی پائنتی سے آئے کہ میت کے پیش نظر ہوگا۔

(۱۴۳) [illegible] جہالت [illegible] امام شافعی [illegible] حضرت سیدی محمد بن عمران [illegible]

(۱۴۴) [illegible] اور جواب دیتا ہے۔

حیث قال واخرج ابن عبد البر فی الاستذکار والتمہید بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یمر بقبر اخیہ المؤمن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام۔

(۱۴۵) [illegible] جب دیکھے [illegible] خصوصیت کسی وقت کی قید [illegible] ولکن [illegible] والحمد للہ رب العالمین۔

قوم اقام بالعرصة ثلاث ليال فلما كان ببدر اليوم الثالث امر براحلته

فشد عليها رحلها ثم مشى واتبعه اصحابه وقالوا ما نرى ينطلق

الا لبعض حاجته حتى قام على شفة الركي فجعل يناديهم باسمائهم

واسماء آبائهم يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان ايسركم انكم اطعتم

الله ورسوله فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم

ما وعد ربكم حقا قال فقال عمر يا رسول الله ما

تكلم من اجساد لا ارواح لها فقال رسول الله صلى الله عليه

وسلم والذي نفس محمد بيده ما انتم باسمع لما اقول منهم

قال قتادة احياهم الله حتى اسمعهم قوله توبيخا وتصغيرا ونقمة

وحسرة وندما۔

اور حدیث مذکور میں تصریح ہے کہ ان کافروں نے گوش بدن ہی سے سنا کہ خود امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی حضور کلام فرماتے ہیں ان بدنوں سے جن میں روحیں نہیں۔ اسی کے جواب میں ارشاد ہوا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ تو صاف ثابت ہوا کہ سماع جسمانی ہی واقع ہوا۔ اگرچہ روح کا جسم سے فراق یقیناً معلوم اور یہ عود حیات ممتنع۔ کہ خود قتادہ مقر ہیں تو ان کا زوال کے تین دن بعد پھر عود زندگی ماننے سے چارہ نہیں۔ ورنہ بربنائے مسلک مذکور نہیں ہوتا۔ تاہم یا مخصوص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعجاز سے ان کافروں کو زیادت حسرت وندامت وعذاب واذیت پہنچانے کیلئے واقع ہوا کہ روح وبدن دونوں کو شریک عذاب کرے اور ان سے شدید تر رہے۔

ولہٰذا قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ان کی حسرت وتوبیخ وتذلیل کیلئے ان کو حیات فرما کر سنوایا۔ بالجملہ حدیث سماع جسمانی میں نص ہے اور یہ تسمیع وقت یا بعض اموات تو بسبیل واقع ہے۔ اور جو کچھ نہیں اور اعتراضات و رد کیے ہیں تو آپ ہی خود ثابت ومدافع ہے۔ بحمد اللہ ہمارے مذہب کا اثبات ہوا کہ حسب تصریح

تکا سنبدا جیسے ربط کر

ہر چند معنی بیان برحرف ست مگر مقصود فقہا از نفی سماع درین مقام نفی سماع عرفی نہ حقیقی مقصود می بود جہت جواب دون از مسئلہ عذاب قبر و توجیہ کردن دیگر وقائع کہ بر سماع موتی دال است نبود۔

فمن ھذا لا توجیہ لما لا یرضی بہ قائلہ محض نافہمی وجہل فاحش ہے۔

فاقول: اوّلاً تو یہاں عرفی و حقیقی متغایر نہیں۔ اگر بفرض واقع ہو چکا کہ یہی اصل کی اصوات باذات جسمانیہ کی حقیقت لغویہ اور یہی متعارف ہے۔ اور وہ معنی جو وقت نفخ صور بروح مجرد یا بحضرت عزت مراد ہوتے ہیں محل یقین ہیں ان کا احتمال ہی کیا تھا کہ نفی میں بھی شامل ہو۔

ثانیاً: مشائخ کرام نے جن وقائع کی توجیہ فرمائی وہ سماع جسمانی پر دال تھے۔ ان کی توجیہ کی ضرورت جبھی تھی اس سے سماع روح کا انکار سمجھ لینا تمہاری خوش فہمی ہے۔

ثالثاً: توجیہ عذاب قبر کی بھی یک تو کہی۔ ذرا ہوش کر نزاع و شر میں تمیز تک کر لیا تھا نہیں۔ مگر تشیح ملا کے مقابل تو شعر ہے

ماذا خاطئ یمروری خطر

حتی سکت فیت نشز ہ تفر

مقتضیہ بھی دیکھا کہ وہ توجیہ کیا کی ہے اور کس سے اٹھ میں کام لیتا ہے یا وقت جن میں گفتگو ہونا منع ہے۔ ویسے بختم گو گئے ہی دیر نہ ہوئی آئیے ملاحظہ کیجئے ورنہ سب تیری فہم سقیم کی داد دیجئے۔

رابعاً: کاش مر بتور تو پیش جماد شنودہ نابینا و ناشنودہ یعنی کس تحریر سے جیسے مرباب وسے تشہیر نا بودہ کو نہ مہلت دیتا کہ جاتے تو میں دلیل بتادیتا کہ ان کے پہلے شواہد کو ہنکو ویکھتے کان سنتے ہیں وقت کہتے کہ توجیہ نقول لا یرضی بہ قائلہ کا ارتکاب کس نے کیا۔ خیر یہ تو بلا معترضہ تھا۔ اب رہا یہ کہ جب تیرے ذہن میں مسلہ تو اس وقت حنث کیوں نہیں۔

اقول: ہاں یوں نہیں کہ میت میں مقتضی حیات فوت ہے اور نفس روح سے
متعلق نہیں، اگر اس سے متعلق ہوتا تو اس کی حیات و سکونت تو مشتغلاً وہیں نہ ہوتا
حرکت ہوتا۔ فان الروح ولکن لا یبقی زمانین بکثرۃ ما دام مستمراً متجدد
الامثال بعد تثبیت ذلک بانصباق صفۃ والعرف واتضح۔ جیسے کہ
اس کی حیات تمام ہوکر ب حیات جدیدہ اس وقت کی ہے، اور وہ حیات اولیٰ
کی غیر ہے۔ تو جس حیات سے یہیں تعلق روح کی منقطع ہوچکی وہ روشنی گئی، پس شیخ نیر
یہی امام ابن الہمام اپنی فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

"حیاۃ السعادۃ غیر حیاۃ الدنیا [illegible] وقد دمہ
وھی الحیاۃ المقیدۃ [illegible]
ان ذلک بعینہ [illegible]
امر لازم للروح فیما المدوح"

تنبیہ: الحمد للہ جس طرح اس تقریر سے یہ روشن ہوا کہ حیات شہدا
کرام بتابع احادیث [illegible] اور [illegible] خشت [illegible]
متفات جانتے ہیں کہ میت مدفون کیلئے وقت [illegible] روح یہی [illegible] ہے برزخ
کی سماع ثابت [illegible]
کتی۔ وبلذا جس وقت تم کو ایک نوع حیات اور سماع میت کی [illegible]
روح کا بدن [illegible] ہمیشہ زندہ [illegible] متغیر ہے۔ اس کا سماع [illegible]
کہ صحیح کو وجود [illegible] مقصود [illegible] مشائخ کرام کی یہ بحث [illegible] نقد مذہب
منکرین سے بیگانہ ہی نہ تھی بلکہ بحمد اللہ ان سے تو ان کا رد ہے [illegible] تحقیق انیق سے
بلند [illegible] حسب تنبیہ المسائل کا طرح پوچھئے آپ کی اس خوش فہمی [illegible]

در فتح القدیر نوشتہ کہ بناء منع تلقین نزد اکثر مشائخ بر عدم سماع
موتٰی است و آخر گفتہ کہ [illegible] مشائخ در حدیث تلقین [illegible]
بدین وجہ شدہ ند کہ وقت تلقین مقام ارجاع [illegible] است [illegible]

در جواب وا این وقت موتی را بجهت عود روح سماع حاصل است یعنی
بنا بر نفیه منکر سماع موتی است در وقت سوال در جواب بعد از
سماع در این صورت از عبارت فتح القدیر مستفاد می‌شود که مذهب جمهور
فقہا انکار سماعِ موتی است۔

کیسا مکر تیر بازگشت پیدا کیا یہ تو اسی مقصد کے کلام سے ثابت ہوا کہ مذہب
جمہور فقہا سماع [illegible]

[illegible]

فائدہ (۱) :- کلام مشائخ مجددیہ ہرگز عقائد اہلسنت کے مخالف نہیں۔

فائدہ (۲) :- نہ عیاذاً باللہ کسی حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف۔

فائدہ (۳) :- نہ تصریحات ائمہ میں اصلاً تعارض۔

فائدہ (۴) :- نہ خود ان علماء کے کلام میں کہیں باہم تناقض۔

فائدہ (۵) :- نہ وہ کسی مسئلہ میں اپنے ہی اصول و تصریحات سے جدا ہیں بلکہ سب جزئیہ اپنی جگہ پر بنے ہوئے۔

فائدہ (۶) :- نہ وہ ہرگز کسی تخمینہ بے دلیل کے مرتکب ہوئے۔

فائدہ (۷) :- نہ ان کی ایک دلیل پر زیادہ کرنی مستقل وارد نہ تفریع و تحقیق پر کچھ الزام آیا۔

غرض یہ سب اور دیگر مقامات میں ان کے کلمات اور ان ائمہ کے نصوص و تصریحات اور احادیث و آثار کے عمدہ ارشادات بحمداللہ تعالیٰ سب آپس میں منتظم ہیں۔ اور ایک دوسرے سے متناسب و متفق، اور ان فوائد کا ثبوت منیر و مستدل و حجت لقبول کرنا ہے۔ تو یہ تمام فوائد منقلب ہو کر ان کے خلاف تحقیق پر آئیں اور نتیجہ کچھ نہیں کہ یہی ظاہر ہوگا کہ کلام مشائخ طرح طرح سے متفرق و باطل اور انواع انواع ذلتوں سے متنفر ہوں۔ اور آپ ہی اپنی بات سے گر کر مجبوراً کسی تاویل کے قابل و آخذ عبارات ... اب بحمداللہ مہر نیمروز سے زیادہ روشن و درخشاں ہوا کہ بعض اکابر سے متاخرین شراح محدثین نے اس باب میں جو تقریریں فرمائیں وہ اصلاً مشائخ کرام پر وارد نہیں۔ دیگر یہ سبب ... الحمد مخالفت ... کہ جواب مخالف کی تعیین کی ... اور واضح ہو گیا کہ ائمہ کرام و مشائخ عظام کے ارشادات مفسرہ و تیقظ ... کہ بعض دقائق انظار ناظرین متاخرین ... اس کے مرقاۃ ... مسائل میں جیسے کہ خود جواب و فصول ... پر ... مجددیہ

کی تحقیق و تنقیح کی ہے [illegible] سے حق تنقیح نقول و تصدیق یکسر ہو [illegible] نہیں۔
لکن ینبغی التحقیق [illegible] التوفیق الحمد للہ اگر [illegible]
کتاب میں [illegible] مقدمات [illegible] کی تمہید و تزئین [illegible] علیٰ الصواب کی [illegible]
[illegible] ہوتا تو یقیناً [illegible] حضرت کریم [illegible] وکلٰی [illegible]
[illegible] ذٰلک من فضل اللہ [illegible] ولکن اکثر الناس لا یشکرون
[illegible] شکر نعمتک التی انعمت علیّ وعلٰی والدیّ وان اعمل
صالحاً ترضاه واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین

والحمد للہ رب العلمین ٥

الحمد للہ کہ [illegible] سے [illegible] کہ [illegible]
[illegible] نے بفضلہ تعالیٰ یقین قطعی دے دیا ہے کہ [illegible]
[illegible] ضرورت ہے کہ [illegible]
[illegible] متداول [illegible]
[illegible] تنبیہات [illegible]

وباللہ التوفیق۔

تنبیہ اول [illegible] اہل بدعت [illegible]
[illegible] مذہب [illegible] مختلف [illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو [illegible]
[illegible]

کی وجہ آیۂ کریمہ

[illegible]

[illegible]

منع کیا ہی چاہیں کہ ان گستاخوں کے نزدیک اموات کی روح بدن سے بے تعلق ہو چکی
ہیں۔ وانہدہ وہ سفہا عذاب قبر و سوال نکیرین کے منکر ہیں۔ در حقیقت یہ تمہید نتیجہ کی
ہی۔ قول ۱۳۱ میں امام زاہد صفار کا ارشاد سن چکے کہ منع تلقین مذہب معتزلہ ہے۔
قول ۱۳۴ و ۱۳۵ میں جوہرہ نیرہ و در مختار سے گزرا کہ تلقین اہلسنت کے نزدیک مشروع
ہے۔ قول ۱۵۴

ہر کہ تلقین نمی کند و نمی گوید بآن او بر مذہب معتزلی است اگرچہ گوید سنی
محض است۔

ولہٰذا امام ابن الہمام نے اپنا عقیدہ بیان فرمایا کہ میرے گمان میں منع تلقین اہل
سنت میں مختار ہے۔ یہ ان جمہور منکرین کے حق میں سے ضرورتیں ہے۔ مگر محقق بحر مسلم
کہ مقتدیٰ مذہب ہے۔ ان کا یہ تو ہرگز نہیں بلکہ ان کے نزدیک برعت ہونا
بعض متاخرین سلف ابن کے خیال پیچھے فائدہ نہ ہونا کہ ایمان پر یا کہ یہ نہ نفع ہے
ورنہ کیا منفعت۔ ولہٰذا امام نسفی نے شرح کنز میں وہ عبارت فرمائیں۔ اگر ان کے ذہن
میں ہرگز اس کا ہونا نہ لیا تھا۔ ان کے عدم نفع ہی سے سند دی جیسا کہ قول ۱۳۳ و ۱۳۴ میں
جلیلہ میں گزرا۔ ولہٰذا محقق علی بحر العلوم عبدالعلی محمد نے تب ہی تلقین کو منع کیا۔
اس پر امام نسفی کے شرح سے استشہاد و سنیت ہی پر بنا کر کے انکار سند کا ارادہ سے
پھر صریح انکار کیا۔ رسائل ارکان میں فرماتے ہیں:

المیت لا ینتفع بالتلقین عندنا لانہ ان مات مسلما فہو
ثابت علی الشہادۃ بلا حاجۃ الیہ وان مات کافرا فلا

کافرا فلا یفید التلقین لانہ لا ینتفع بالایمان بعد الموت و
ما قیل ان التلقین یتعرض المیت لا یسمع فہذا باطل۔

فائدہ:۔ امام شیخ الاسلام نسفی نے جس عبارت کا ذکر کیا منع تلقین
ہرگز نہ کیا بلکہ بوجہ مذکور سے استدلال کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ تلقین
کے منکر نہیں۔ ورنہ سرے سے نہی فرما دیتا کہ تلقین کے کیا نفع ہے۔ ملخصاً

گویوں تو آیت کریمہ کی تفسیر میں نفی انتفاع ونفی تعقل ذکر فرمائی۔ زیر کریمہ مذکورہ

شبہ الکفار بالموتی حیث لا ینتفعون بسماعہم۔

زیر کریمہ نمل

مما كانوا لا يعون ما يسمعون ولا به ينتفعون شبههم بالموتى۔

زیر کریمہ روم

وهؤلاء في حكم الموتى فلا تطمع ان يقبلوا منك۔

اگرچہ صاحب تفہیم المسائل اس اختراع پر افتراء کے عادی ہیں لیکن افادات کثیرہ تفسیر

درمنثور تحت آیہ کریمہ

والذين كذبوا بآياتنا صم وبكم في ظلمة العمى اذ هم في حال كفرهم

وتكذيبهم كمن لا يسمع ولا يتكلم فلذلك شبه الكفار بالموتى

لان الميت لا يسمع ولا يتكلم قال ابن عباس ...

... في تفسير ... في معنى ... انتهى

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مہیجنگے کہ روح باقی و مستقل بحال رہتا متغیر و متبدل ہوتا اور بدن کے ساتھ اس کا ایک تعلق ہمیشہ مستمر تو ہو گیا بعد فراق اس بدن کے سے تعلق ہے نیز دیکھنے کی ملتی ہوگی، مگر وہ نعل تعظیم سے پسند کرے گی یا اذیت سے ناخوش ہوگی [illegible] ان فصول سابقہ میں سب بیان کی متفق ہو چکیں تو ماننا ہے کہ جو رنج یا صدمہ بدن تک پہنچے اگر بطور استبانت و تحقیر ہے قطعاً روح کو ایذا سے روحانی پہنچے گی [illegible] سے اذیت و درد جسمانی بھی لاحق ہوگا یا نہیں یعنی جس طرح حالت حیات میں بدن پر جو صدمہ آتا بدن سے روح تک پہنچتا تھا کہ الم دو واسطہ تھا مگر اس کے تفرق اتصال سے روح کو درد پہنچتا آیا۔ بعد فراق بھی مثل عذاب الٰہی و عید و بشد تقی تعذیب بشری سے بھی لاحق ہے یا کہیں درد تعلق درحرف دلی تو ہیں کے باعث ناخوشی باقی رہ کر ہر مشرک کی راہ نہ و ہم ہے۔ لہٰذا کوئی بعض فرماتے

ان المیت لیتاذی بحضرة ... ادم و انہ ذلک مما یتقرر بہ

تقدم۔

اور یہی مقتضا ہے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے۔

اخرج ابن سعد عن خالد بن معدان قال لما انہزمت الروم یوم اجنادین انتہوا الی موضع لا یعبرہ الا انسان انسان فجعلت الروم تقاتل علیہ فتقدم ہشام بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ فقاتلہم حتی قتل ووقع علی تلک الثلمۃ فسدہا فلما انتہی المسلمون الیہا ہابوا ان یوطؤہ الخیل فقال عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان اللہ قد استشہدہ ورفع روحہ وانما ہو جثۃ فاوطئوہ الخیل ثم اوطأہ ہو وتبعہ الناس حتی قطعوہ

امام اجل ... فرماتے ہیں:

... الا ترى ان ... الی ان ...

الموت انما ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مذکور ہوئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الترابُ شنا — آہستہ نرم نرم ڈالنا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اخففت علی۔ — کہ مجھ پر آسانی کرنا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کی میت کو دیکھا اسکے سر میں زور زور سے کنگھی کی جاتی ہے فرمایا:

علام تنصون میتکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

میں فرماتے ہیں:-

تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر فضائل جمعہ ارشاد فرمایا:

"اکثروا علیّ من الصلاۃ فیہ	"اس دن مجھ پر درود بہت بھیجو کہ تمہارا
فان صلاتکم معروضۃ علیّ۔"	درود مجھ پر عرض کیا جائے گا۔"

صحابہ نے گزارش کی:

"یا رسول اللہ وکیف تعرض	یا رسول اللہ! حضور پر ہمارا درود کیونکر
صلاتنا علیک وقد ارمت۔"	[illegible] جسم [illegible] رہے گا۔"

فرمایا:

"ان اللہ حرم علی الارض ان	"بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام
تاکل اجساد الانبیاء۔"	کیا ہے کہ انبیاء کے جسم کھائے۔"

رواہ الامام احمد وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ
وابن حبان والحاکم وصححہ والبیہقی فی الدعوات الکبیر وابو نعیم
وصححہ [illegible] فی الافراد وابن دحیۃ وغیرہم
وحسنہ عبد الغنی والمنذری۔

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اکثروا الصلاۃ علیّ یوم الجمعۃ	"جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو
فانہ مشھود تشھدہ الملٰئکۃ	وہ دن حضوری ملائکہ کا ہے،
وان احدا لن یصلی علیّ الا عرضت	فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں اور جو
علیّ صلاتہ حتی یفرغ منھا۔"	مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک بھیجتا رہے
	اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت وبعد الموت میں نے عرض کی:
اور بعد انتقال اقدس کے؟ فرمایا:

"ان اللہ تعالیٰ حرم علی الارض	بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام
ان تاکل اجساد الانبیاء۔"	کیا ہے کہ انبیاء کا جسم کھائے۔"

تتمہ حدیث ہے:

فنبی اللہ حی یرزق	تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے
رواہ ابن ماجہ [illegible]	ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

[illegible] صحابہ کرام [illegible] ذکر [illegible] گئے [illegible] تفضیل [illegible] حیات [illegible] جواب دیئے۔

[illegible] ذکر کیا:

درین [illegible] حدیث [illegible] نیست [illegible]
[illegible] موت [illegible]
[illegible] حیات [illegible]
[illegible] نیست۔

اقول [illegible] صحابہ [illegible] بعد موت [illegible] جسمانی [illegible] مستقل [illegible] روح [illegible] حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا [illegible] سکوت تقریر و تسلیم بتاتا ہے۔ [illegible] صحابہ کرام [illegible] بتائے [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] جواب نہ دیا [illegible] انبیاء کے اجسام [illegible] زندہ ہیں [illegible] تو دو ہی صورتیں ہیں یا تو صحابہ موت جسد سے روح کو بھی مردہ مانتے یا [illegible] بتائے [illegible] ثابت [illegible] مباحث [illegible] بار بار [illegible] دونوں قول [illegible] بدعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

معتزلہ وغیرہم مخذولین کے ہیں۔ قول ۵ میں مقاصد و شرح مقاصد سے گزرا کہ بدل کو شرط ادراک بتانا اہلسنت کے نزدیک معتزلہ کا اعتقاد ہے۔ اسی طرح [illegible] تفسیر کبیر وغیرہا میں تصریح ہے۔ [illegible] اپنی بدمذہبی ثابت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۔

ثانیاً: کیا خوب ہے [illegible] [illegible] [illegible] باقی ہیں۔ لہٰذا [illegible] [illegible] بچائے۔

ثالثاً: [illegible] کی تصریح موجود [illegible] :

[illegible] میکنند"

ذرا اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

بطور دیگر منزور افتادہ

[illegible]

صریحہ ام المؤمنین حضرت [illegible] شہداء قول تو کی حدیث میں جب [illegible] ربانی ہیں
تو درک روح کی خود قائل ہیں، کیونکہ سماع درجے کے [illegible] اور حدیث [illegible]
تنفسون میتکم [illegible] میت کے سرہانے [illegible] کرتے [illegible]
[illegible] کا ہے پاس سے کہاں [illegible] سے قتح [illegible] تو حدیث نہیں [illegible]
ابتدائے نوع دوم متعدد [illegible] ہوئے جس میں ام المؤمنین [illegible]
دستیاب ہے [illegible] ام المؤمنین [illegible] ہوئے ہیں [illegible]
[illegible] تیسری [illegible] جب ام المؤمنین [illegible]
[illegible] تو روح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تیسری حدیث جس میں ام المؤمنین منقول ہے [illegible]
مسلم مروی جامع ترمذی شریف یہ ہے:

حدثنا حسین بن حریث ثقة من رجال الشیخین، نا عیسی بن
یونس ثقة مامون من رجال الستة کما فی [illegible]، عن ابن جریج
عن عبد اللہ بن ابی ملیکة قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر رضی
اللہ تعالی عنہما بالحُبشی قال فحمل الی مکة فدفن فیہا فلما
قدمت عائشة رضی اللہ تعالی عنہا اتت قبر عبد الرحمن بن ابی
بکر فقالت ؎

وکنا کندمانی جذیمة حقبة — من الدہر حتی قیل لن یتصدعا
فلما تفرقنا کانی ومالکاً — لطول اجتماع لم نبت لیلة معا

[illegible]

[illegible]

یعنی حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما برادرِ حقیقی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مکہ معظمہ کے قریب موضع حبشی میں انتقال فرمایا۔ ان کی نعش مبارک مکہ معظمہ لا کر جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔ جب ام المومنین مکہ معظمہ آئیں ان کے مزار مبارک پر گئیں۔ دو شعر (کہ متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک بن نویرہ کے مرثیہ میں کہے تھے) پڑھے کہ ایک مدت دراز تک جذیمہ (بادشاہ عرب و عراق و جزیرہ مقتول بدست زبا) کے دو ندیم جنہوں نے برابر چالیس سال تک صحبت بادشاہ میں یکجا رہے تھے، اس قدر کہ یہاں تک کہ لوگوں نے کہا یہ ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ جب کہ جدا ہوئے گویا اس قدر طول یکجائی پر کسی شب یکجا نہ رہے تھے۔ پھر اپنے برادر مکرم رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر یہ باتیں کہیں:

"خدا کی قسم! اگر میں آپ کے انتقال کے وقت موجود ہوتی تو آپ وہیں دفن ہوتے جہاں آپ کا انتقال ہوا تھا اور اگر میں اس وقت آپ کے پاس ہوتی تو اب آپ کی زیارت کو نہ آتی۔"

وہیں دفن ہونا اس لئے کہ یہی سنت ہے، نعش کو دور لے جانا نہ چاہئے اور زیارت کو نہ آنا یوں کہ زیارت قبور میں عورت کا حصہ کیا ہے۔

ام المومنین اگرچہ زاہدہ، عابدہ، عالمہ، عارفہ [illegible] تو اس قدر [illegible] کوئی قول اپنی [illegible] سے نہیں کرتا ہے۔ [illegible] مشکوٰۃ میں [illegible] کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] فرمایا کرتے ہیں۔ خود روایت فرماتی ہیں کہ میں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] جاتی [illegible] فرماتی۔

[illegible]

وإنكم ما توعدون غداً مؤجلون	اب تم کو پہنچتا ہے جس کا تم سے وعدہ
وإنا إن شاء الله بكم لاحقون.	ہے، تھوڑی میعاد کل کے دن ہے۔ ہم
رواه مسلم ولفظ النسائي ...	اور ہم سب ہیں کل کے وعدے پر ہیں اور
قوله أتاكم إني مؤجلون وإنا	اسی پر بھروسہ کئے ہیں، تم ہم سے پہلے
وإياكم متواعدون غداً ...	پہنچ گئے، اور خدا چاہے تو ہم تم سے
ولابن ماجة من وجه آخر وأتانا	ملنے والے ہیں۔

ايضا النسائي ايضا بعد السلام

انتم لنا فرط وانا بكم لاحقون۔

کیونکہ مذکور ہو چکا ہے کہ خود دریافت کر چکی ہیں کہ یہ رسول خدا صلعم ... بقیع کی زیارت کو تشریف لے گئے ... اور سلام کر کے ... انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

مسلم والنسائي وغيرهما عن عائشة في حديث طويل قالت قلت كيف

أقول لهم يا رسول الله قال قولي السلام على أهل الديار من المؤمنين

والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وإنا إن شاء

الله بكم لاحقون۔

[illegible]

ہے یعنی میت جب تک میت ہے ہم اسے سُنا نہیں سکتے۔ اور بعد عود روح اب وہ میت ہی نہیں تو میت کا اعتراض محل ورود نہ رہا۔

اقول: یہ تقریر تمام جانبین بحمد اللہ تعالیٰ سب تحقیقات سے محض بے مغزہ ہے۔ اولاً جب ام المؤمنین پر وہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ جب علم مانتی ہیں سماع کیوں نہیں مانتیں۔ علم روح کے لئے ہے سماع جسم کی بات ہے موت جسم کو ہے۔ اور جب خود ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کہ محمد نے بسند حسن اُن سے کی قصہ بدر میں یوں نقل روایت کئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

ما انتم باسمع لما اقول منھم — تم میرا فرمانا ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

اب جب [illegible]

[illegible]

---

^۱ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں فرماتے ہیں:۔

فإن قلت ما وجه ذكر حديث ابن عمر وحديث عائشة رضي الله تعالى عنهم [illegible] في ترجمة هذا الباب قلت لما ثبت من حديثهما [illegible] كراهة [illegible] مناسبة [illegible] على جواز [illegible] آخر هذا الباب [illegible] ذكرهما في هذه الترجمة ثم التوفيق بين الخبرين أن حديث ابن عمر محمول على أن [illegible] كانت وقت [illegible] الجسد وأن حديث عائشة محمول على غير وقت [illegible] فبهذا يتفق الخبران۔

یعنی بخاری نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کو اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو [illegible] اس باب میں [illegible] ثابت ہے [illegible] حدیث [illegible] اس باب [illegible] حدیث [illegible] کی حدیث [illegible] موافقت یوں ہے کہ ابن عمر کی حدیث [illegible] اور عائشہ کی حدیث [illegible] یوں دونوں حدیثیں متفق ہو جاتی ہیں۔

دیکھو کیسی تصریح ہے کہ یہ سارا کلام [illegible] ہے۔

اور یہاں ہے:

[illegible] من [illegible] على [illegible] رواية ابن عمر [illegible] ولكن [illegible] في ذلك [illegible] حديث ابن عمر [illegible]

یعنی [illegible] حدیث [illegible] ابن عمر [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] اس باب میں [illegible]

[illegible] اور حدیث [illegible]
نے بھی اس کے موافق روایت کی۔

اسی میں ہے:

[illegible]

جواب سوم [illegible]

اقول: قول مشائخ کہ میت بعد موت نہیں سنتا [illegible] [illegible]

[illegible]

۱۔ بدن مردہ کو سمع آلات نہیں۔

۲۔ بدن مردہ کو [illegible] نہیں۔

۳۔ روح مردہ کو سمع آلات نہیں۔

۴۔ روح مردہ کو [illegible] نہیں۔

[illegible] واضح ہے۔

جواب چہارم: [illegible]

[illegible]

اقول: یہ دو شبہے استناد مخالف دو مقدموں پر مبنی تھے، اول یہ کہ عدم سماع مشائخ حنفیہ کا قول ہے مشائخ حنفیہ جس کے ثبوت میں وہ عبارات خمسہ پیش کیں، دوسرا یہ کہ مشہور و مستور یہ ہے کہ جو قول اکثر مشائخ حنفیہ کی نسبت ہے یا تمام یہ کہ اس کا ماننا واجب ہے۔ مقدمہ اولیٰ پر دلیل تحقیقی گزری اور دوسرا مقدمہ ثانی جس کا ثبوت کچھ نہیں۔ مگر تم جواب ان کے مقدمہ کی نسبت دو شبہے تحقیق ورنہ ہیں مشائخ حنفیہ کا انکار ہرگز نہیں۔ اب یہ تو ہر ایک پر ظاہر ہے مستور نہیں گزر چکا کہ اگر کوئی ظاہر و عناد و ستم سے کسی بات پر در حقیقت عقیدہ اہلسنت و آیات آئمہ کرام و احادیث کا قول مشائخ کا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ خلاف و ذلیل فہم ہیں مشائخ پیش کرتے ہیں تو کوئی مانتا ہے نہیں ہوتا تو سب ہم ہرگز نہیں مانتے کہ اس قول کے قائل مشائخ اہلسنت ہیں جن کے رشد و ہدایت ہوں کہ یہ مشائخ مذہب میں معتزلہ نہیں۔ درمختار کتاب نکاح فصل محرمات میں ایک مسئلہ کشاف زمخشری معتزلی سے نقل کیا۔ اس پر علامہ شامی نے ردالمحتار میں فرمایا:

نقل ذلک عن الزمخشری	یہ مسئلہ زمخشری سے نقل کیا زمخشری
من مشائخ المذهب وهو حجة	مشائخ مذہب سے ہے اور اس کی نقل پر
فی النقل۔	اعتماد ہے۔

پس یہ مسئلہ شبہ نہیں بلکہ اس کی صاف سند نص موجود۔ خود قول ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر مشائخ کی طرف انکار سماع کی نسبت نقل کرتے ہوئے اسی کلام میں فرماتے ہیں کہ

میرے نزدیک اکثر مشائخ کا تلقین موتی سے انکار کرنا اس پر مبنی ہے کہ وہ سماع موتی سے منکر ہیں۔

اور خود اسی کتاب میں تلقین مذکور کو فرمایا:

نسب فی النقل سنتة وجماعة	اس تلقین کا معاملہ سنت ہونا ثابت ہے

[illegible]

طرف۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نزاکت سے توجہ کی فرماتے ہیں:

تفہیم المسائل

وانکار تلقین را نسبت بمعتزلہ بعض علمائے شافعیہ کردہ اند نہ حنفیہ چنانچہ در برجندی نوشتہ ولا یلقن بعد الدفن عندنا وعند الشافعی یلقن و زعم بعض اصحابہ انہ مذہب اہل السنۃ والاول مذہب المعتزلہ. یعنی انکار تلقین را بعض نسبت بمعتزلہ کردہ اند نہ انکار بخصوصیت این رہ کہ سماع موتی را نیست کما زعم المعترض۔

اقول اولاً:۔ اس نابینائی کی کچھ حد ہے کہیں. جو عبارت خود مختار و کشف وغیرہ با تصانیف حنفیہ کو کوئی کہہ سکتے ہیں کہ میرے پیش نظر تھیں خصوص ادلہ کی عبارت تو خود ہی اپنے خصم کے کلام سے نقل کی کہ

"امام زاہد صفار کہ در طبقہ ثانیہ از مجتہدین فی المذہب ست در کتاب تلخیص الادلہ نوشتہ وینبغی ان یلقن المیت علی مذہب الامام الاعظم والمقتدی بہ مکرم ومن لم یلقن فہو علی مذہب الاعتزال"

یعنی امام اعظم و پیشوائے مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر میت کو تلقین کرنی چاہیے جو تلقین نہ مانے معتزلی ہے۔ اور انہیں بندر کے کہہ دیا کہ

"بعض شافعیہ زعم کردہ اند نہ حنفیہ"

مگر امام اجل مجتہد فی المذہب زاہد صفار کہ طرف دو واسطے سے امام ابو یوسف وامام محمد کے تلمیذ رشید ہیں، سرکار کے نزدیک علمائے حنفیہ سے نہیں۔

ثانیاً:۔ شافعیہ کی نسبت کرنا حنفیہ سے نسبت کرنے کو کب نافی ومنافی ہے کہ عبارت برجندی سے نہ حنفیہ کی نفی ہوئی نہ ان کی، انہیں کے ثبت پڑھتے ہیں:

"تخصیص الشی بالذکر نفی ما عداہ را نشاید و در توضیح نوشتہ تخصیص الشی باسمہ لا یدل علی نفی الحکم عما عداہ"

انہوں نے کلام شافعیہ میں دیکھا ان کی طرف نسبت کیا، اس سے کب لازم کہ حنفیہ نے نسبت نہ کیا، اور بالفرض ان کا نام نہ بھی لیتے تو جب امام زاہد آنکھوں کے سامنے علمائے حنفیہ کی تصریحات موجود تو کیا بعض علما کے کہنے سے نفی مقصود ہوتی خصوصاً کہ

[illegible] جماعہ [illegible] میں تو [illegible] پر مقدم رکھتے ہیں۔ دوسرے متقدمین [illegible]

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ: [illegible] معتزلہ منسوب ہے [illegible]

[illegible] مذہب معتزلہ [illegible]

[illegible] لہٰذا [illegible]

[illegible] معتزلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں بلکہ ان کے نزدیک [illegible] ثابت [illegible]

[illegible]

۱۲ منہ

سے نسبت ہیں خصوصیں کو عزل سمجھتے ہیں یہ فہم سقیم اور اذہان کی تفہیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہذا وانا اقول: ... سب ... کے ... ساتھ ... ہیں ... مذہب معتزلہ ہے ... ہوا ... کے ... ولیں کیا ... ہے ... ہیں ... تعذیب ... ہیں ... ہیں ... ہیں ...

مذہب ... نیست ... در ... باشد ... نیست۔

و در تفسیر فرمایا۔

... معتزلہ ... نیست ...
تعذیب ... مستلزم ... شرح ... بعد ...
عدم استماع مستلزم عدم ادراک نیست؛
نصوص در باب تنعیم ... بسیار است ...
و بر تقدیر بعضے گویند کہ شہدا را ہم حیات مثل انبیاء بجسد است مگر این
قول مختار اہل تحقیق نیست آنچہ تحقیق است این است کہ حیات انبیاء
بعد موت جسد و روح ہر دو است و حیات شہدا ... بروح
است بلکہ تخصیص شہدا نیز باین معنی نیست زیرا کہ ارواح ...
خود روح شہید باشد ... معنی ...
معنی مردہ ... گفتن مردگی فقط بدن است کہ شعور و ادراک و
حرکات و تصرفات بسبب تعلق روح با وی داشت تا ... نمی
شوند کذا فی التفسیر العزیزی ...

[illegible]

اند۔ انتہی۔"

[illegible]

جب مرزا جی نے [illegible] ایک ٹانگ تو توڑ دی۔ شہدا [illegible]
ثابت مانتے تھے انہیں سے مستبعد جانتے کہ یہاں تو جسم و روح سب کچھ زندہ ہے
کسی [illegible] کی گنجائش نہیں جس طرح کہ خود اسی تفہیمات کے صفحہ پر لکھتے ہیں
[illegible] انبیاء علیہم السلام کی نسبت کہ ایشان را حیات [illegible] حاصل است
[illegible] آنحضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جواب آنکہ چون انبیاء را حیات دنیوی حاصل و جسد ایشان زندہ و باقی
است لہذا محل استبعاد و جائے عزل نیست؛

[illegible] دیکھئے عبارت تو یہ تھی [illegible] دنیوی [illegible]
[illegible] غیر [illegible] بھی اب [illegible] جائے گی تو [illegible]
پر فرمایا؛

[illegible] از کتاب و سنت و اجماع امت ثابت کہ موتی [illegible]
نیست؛

مگر [illegible] کے [illegible] پر [illegible] گئے!
[illegible] از عبارت [illegible] سماع سائر اموات [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] است دیگران؛

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ہے اور کبھی بکثرت واقع ہوتا ہے کہ ایک [illegible]

نقل کرتے رہے۔

فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] تصنیف [illegible] محمد حیدر [illegible] مذہب من
جزیل العطایا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وجوہ سے ظاہر ہو۔ وللہ الحمد۔

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وللہ الحمد۔

[illegible]

[illegible] مذہب معتزلہ [illegible]
[illegible] مذہب بعض معتزلہ [illegible]
[illegible] نیست پس [illegible] و اہل سنت گویند [illegible]
[illegible]

[illegible]

بقدر درک اضطراب ولذت تنعم عنداللہ و تعذیب پیدا کند آں مستلزم سماع نیست۔

ہمارے [illegible] تک [illegible] حقیقت [illegible] پھر بھی [illegible] جیسے [illegible] تعلیق [illegible] اور [illegible] اتنا ہرگز [illegible]۔

فاقول: [illegible]

متانت قائلانِ اوّل نجدی صاحبو! اہلِ حق اہلسنت کے کان پکڑتے [illegible] جان نزع کے پیچھے پڑتے ہو۔ اہلسنت کے یہاں تمہاری گزر نہیں وہ [illegible] اعادۂ حیات [illegible] مانتے ہیں بدن کے [illegible] مانتے ہیں [illegible] روح کے [illegible] ان کے نزدیک مرنے [illegible] نہیں۔ اگر تم لوگ صرف [illegible] جسمانی [illegible] کے منکر اور [illegible] روح [illegible] بدن کے معترف [illegible] ہوتے تو [illegible] اہلسنت سے موافق [illegible] ہوتے۔ مگر [illegible] رہتا ہے تو تمام [illegible] مذہب [illegible] ہرگز [illegible] قائل نہیں۔ اس میں [illegible] مذہب [illegible] برآتا۔

کیوں حضرت! ذرا [illegible] کیا آپ وہی نہیں ہیں جو [illegible] کی بحث میں بکمال وقاحت و شوخ چشمی اپنا مذہب [illegible] زور زبان [illegible] گئے [illegible] گھڑی ہوئی فرضی کتاب [illegible] تصنیف [illegible] مذہب [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

ہیں۔ جن کے حال سو حق و تفسیر وغیرہ ایک ہم کے متعلقے سے آشکار ہیں۔ بعض جواب
تفسیر نے خاص آپ حضرت کی [illegible] دیانتوں کے بیان میں رسالہ "سیف المصطفیٰ علی ادیان[۱۲۹۹]
الافتراء" لکھا۔ اور اس میں یک سو ساٹھ دیانات کے ایسے [illegible] کو حدود دیا مگر اس گریٹ
کی ابتدا شاید ہوا ہے [illegible] سے پہلے ایک معروف وہابی صاحب رسالہ سراج
المیان میں کر کے بادی ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ [illegible] کا خطر نقشہ مضمون کی گھانی سے ہویا
حضرت کی [illegible] بیان سے بتایا ہے کہ آپ حضرت کی یہ خانگی ساخت ہے دنیا میں کوئی
اور بھی متفق ہے۔ کہیں اس کتاب کا نام و نشان بھی ہے۔ کسی نے بھی اس سے استفاد
کیا یا نہیں کیا [illegible] استدلال سے مسئلہ [illegible] و مسئلہ استمداد زیر
بحث رہے۔ [illegible] کے بیان [illegible] آج تک کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔
کہ خود [illegible] ان میں نقل [illegible] موجود ہے۔ اب گیارہ سو برس
بعد ان حضرت کو [illegible] ارشاد منقول ہوا۔ اور وہ بھی کسی کتاب میں جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا
نہ کسی کان نے اس کا سنا۔ غریب تر یہ [illegible] حضرت سب سے [illegible] مشہور
ہوگئے۔ اہلسنت نے ان کی حیات ہی میں مطالبہ کیا تھا کہ حضرت یہ ساختہ عبارت
[illegible] نہیں۔ جواب دیا کہ یہ [illegible] تصنیف [illegible]
[illegible] گئی، آپ کے پاس ہے یا کہیں [illegible]
[illegible] خان صاحب [illegible] مفتی صاحب [illegible] گیا۔ انھوں نے فرمایا
[illegible] دستیاب نہیں۔ اللہ [illegible] وہاں تک پہنچے [illegible]

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

[illegible] کی [illegible] بہت [illegible]
[illegible] کہ [illegible] کی [illegible]
[illegible]

[illegible] حنیفہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عن ابی [illegible]

[illegible]

حول ولا قوة الا بالله [illegible]

بقیہ سابقہ :-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لہ روایت کا کمال یہ نیچریت ہے ۱۲ منہ

ہے۔ اگرچہ معتزلہ تو روح کے ساتھ موت منافی مطلق ادراک مانتے ہیں۔ ولہذا عذاب قبر محال جانتے ہیں۔ اور یہاں مراد وہ موت ہے جسے سنت ادراک سمع وابصار وغیرہ سے منافی ہونا بدیہی ہے۔

اقول اولاً: یہ تخصیص محض بے دلیل و باطل ہے موت کو منافی ادراک بھی جانو۔ جیسا کہ کلام مشائخ میں مصرح ہے۔ پھر اسے ادراک مطلق دونوں مطلق سے خالی کرو یہ نہیں تو یہ ہے۔ موت کو منافی ادراک ہے۔ ہر ادراک کے منافی ہے اور نہیں تو کسی کا نہیں۔ خود اسی تفہیم المسائل میں براہ جہالت اپنی سند سمجھ کر نقل کیا:

"در مدارک نوشتہ توفیہا مستوفیا دھوں زینب ماھی بہ شعبۃ

حساسۃ دراکۃ"

پھر کہا:

امام راغب در مفردات گفتہ کہ الموت زوال القوۃ الحساسۃ۔

کیوں حضرت جب قوت حس و ادراک کی قوت ہی زائل ہو گئی حد تبدیل وہی تو اب ادراک مطلق کاہے سے ہوگا یا رب یہ موت کونسی کہ آدمی کی مثل آدمی سے بری آدمی کی بنا آدمی سے اندھی۔ ایک فرد ادراک بھی باقی ہے تو حیات ثابت ہے۔ اور موت منتفی کہ حیات باجماع عقلا شرط ادراک ہے۔ اور موت منافی مشروط۔ نہ بے شرط متحقق ہوگا نہ منافی منافی سے مجتمع۔

ثانیاً: یوں بھی معتزلہ سے مفر نہیں۔ جب وہ منکر موت اور ذات اموات برزخ علم و سمع و بصر باقی مانتے تو اور معتزلہ کا مذہب نہ سہی تو اشعث معتزلہ سے فرقہ صالحیہ کا مشرب سہی۔ جس کا ذکر آپ نے اسی تفہیم المسائل میں بشدت سفاہت

نفی ادراک میں تخصیص اور مزعوم کا رد

۱؎ یعنی ہمچناں است در تفہیم مسائل اینجا ایں نکتہ ساختہ و در تفہیمہ کہ بہ تعیش شرح خستہ رحمہ است ۱۲ منہ۔

۲؎ ای ومن خالف فقد خرج من المعقول فکان فریقا من اھل المعقول فرقۃ الذلیلۃ الصالحیۃ ۱۲ منہ۔

مقابل اہلسنت کیا تھا کہ

"در شرح مواقف نوشتہ کہ تجویز تعذیب معدوم درست وارد و دیگر وجہ

نیست مذہب فرقہ صالحیہ از معتزلہ است"

ذرا ہوش کرتے نہ سوجھی کہ اہلسنت نے کس دن موصوف بالموت موصوف بادراک مانا تھا وہ تو جس کے لئے ادراکات مانتے ہیں اُسے ہرگز میت نہیں کہتے، ہمیشہ زندہ جانتے ہیں۔ مگر ہاں آپ نے روح کو بھی میت مانا اور عذاب قبر ثابت کرنے کیلئے ادراکات برزخیہ بھی ثابت کئے، یہ عین مذہب طائفہ صالحیہ ہے۔ وہ بھی اسی طور پر قائل عذاب قبر ہوئے ہیں۔ اسی مستند میں حقائق مستندات مسائل کی عبارت جو بس کی دلیل نقشہ میں گزری کہ صالحی کے نزدیک میت بوصف موت معذب ہوتا ہے۔

اسی کفایہ کی اسی بحث میں ہے:

"عن ابی الحسن الصالحی یعذب المیت من غیر حیاۃ اذ الحیاۃ عندہ

لیست بشرط لثبوت العلوم۔"

نیز علامہ عینی عمدۃ القاری میں بعد ذکر مذہب صالحی فرماتے ہیں:

"وہذا خروج عن المعقول لان الجماد لا حس لہ فکیف یتصور

تعذیبہ۔"

اور کبھی مذہب ادراکات بعود حیات مانتے ہیں بخلاف صالحی۔

ثانیاً ذرا ہوش میں آکر کہیں کہ عود حیات سے پہلے کسی طرح کا ادراک امور برزخیہ تھا یا نہیں۔ اگر نہیں تو جناب منکشف اور مذہب منکشف ثابت ہوا کہ تم نے روح کو قبل موت الی حین اعادہ متعلق ادراک سمجھا ہے جو معتزلہ میں تھے ورنہ اگر تعلق حیات کا حصہ کہا گیا تو روح میت کو بلا حیات معلومات صاحب ادراکات مانا۔ ثابت ہوا کہ صالحیہ جاتے منہ کے بل گرے یا ذکر کے کسی کے پاس پڑے۔ بلکہ اس میں ہے کہ مذہب اقوال زائدہ ہوتا دوبارہ بدن مانئے۔ اور روح کو ادراکات سے پاک و محفوظ جانئے۔ بدن ہی کو مثل شیخ مردہ ویسے ہی فہم کہتے۔ اور

اسی کے سماع بحال موت سے انکار رکھتے ہیں۔ اب ٹھکانے سے آ گئے۔ مگر ہیہات کہاں تم اور کہاں حق کا قبول۔ واللہ المستعان علی کل مستکبر جہول۔

ثالثاً: صریح جھوٹ ہے کلام مشائخ میں نشان تخصیص مفقود بلکہ اس کے بطلان پر تنصیص موجود کیا انہوں نے موت کو منافی ادراک بتا کر شبہہ عذاب قبر وارد نہ کیا۔ کیا عود حیات سے اس کا جواب نہ دیا۔ کیا خود ملا تفہیمی نے اپنے پاؤں میں تیشہ زنی کر کہا کہ

"مقصود فقہا از نفی سماع عرفی و تحقیقی مقصود ایشاں دفع حجت جواب دادن از مسئلہ عذاب قبر نبود؟"

فهل هذا الا توجيه بما لا يرضى به قائله۔

تو قطعاً ثابت کردہ کہ موت کو منافی مطلق ادراک مانتے اور اس کے مجتے، مردہ برزخ کو ادراک کی منتفی جانتے ہیں۔ تو جیب کہ مردہ پر محض مجاہدۂ نفس سے نازل نامعقول ہوا۔

عائدۂ ثالثہ: بحمد اللہ تعالیٰ یہاں سے واضح ہو گیا کہ امور دنیویہ میں عدم ادراک حجاب دخاک و خشت و گل ورنہ تفہیمی صاحب کے عذر کا طرق مشغولی و استغراق کہتے ہیں کہ

"ارواح طیبہ مجردہ از ابدان بجہت استغراق بعبادت رب حقیقی و مستغرق بکیفیت آن استغاثات بکون و حوادث این عالم ندارند"

محض مہمل و نارو اور پادر ہوا ہے۔

اقول: جب تم لوگ کلام مشائخ سے مستند اور اس کے اگر تحقیق ہے تو حائل ہو تو تمہیں ان اعذار باردہ کی کیا گنجائش۔

اولاً: مشائخ تو نفس موت کو منافی ادراک مانتے ہیں کی وجہ اختلاف ہے قیدیت حواس دو ورک مانتے ہیں اور ان اعذار کی یہ معنی کہ تم ثابت ہو ہے تم ہو ہے اور ال اگر حجاب حائل یا التفات زائل۔

عذر حائل و حجاب و استغراق کا رد

ثانیاً: وہ اس موت کو منافیٔ مطلق ادراک کے تعطیل امور دنیویہ جانتے ہیں اور تم اسے عذاب منکرین امور خارجیہ سے خاص۔

ثالثاً: حائل و حجاب بدن پر ہے ادراک روح پر نہیں۔

رابعاً: پردہ و حیلولت صرف مدفون کے لئے ہے۔ اور بعد دفن صرف تا عدم انکشاف درکار ہے نہ بخوف۔

خامساً: تمہارے حاجب و حائل کا پردہ تو اسی دن چاک ہو چکا جس دن تم نے وقت سوال سماع آواز نعلین تسلیم کیا، اور تم نہیں سنتے۔ در وقت سوال وجوب ہے قائل سماع نہ کا مردود دیا۔

سادساً: عبادت سے اشتغال ورائی کی کیفیت میں مستغرق تو سبب موت کو بھی نہ مانیے گا۔ یوں کہئے کہ مومن ہے تو لذت نعمت، با ہم زائد و عذاب ہے تو عذاب کی شدت میں مستغرق ہونا مانع سماع ہے۔

میں کہتا ہوں اس لذت یا رنج کی حالت میں سماع محال ہے یا ممکن، بر تقدیر اول دلیل استلزام ارشاد کیجئے اور زیادہ تفصیل چاہئے تو مقصد اول نوع اول سوال اول کی تقریر دیکھ۔ بر تقدیر ثانی ممکن کی جانبین وجود و عدم یکساں اور برزخ غیب در غیب پر حکم بالغیب کرنا نہایت عیب، امام ابن حزم ارشاد میں ارشاد فرماتے ہیں:

"لا یتقدر منکر بثبوت الجائز ثبوته فیما غاب عنا (بعینه)۔"

لہ تنبیہ: اقول [illegible] بعد [illegible] ثابت جس میں [illegible] عذاب [illegible] برزخیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] منکرین [illegible] منہ۔

شرح عقائد نسفی میں ہے:

"لقصور العقل فیما هی ممکنات لا طریق للعقل الی الجزم باحد جانبیه فکان من فضل الله ورحمته ارسال الرسل لبیان ذلك"

تفسیر کبیر میں ہے:

"کل ما جاز وجوده وعدمه عقلا لم یجز المصیر الی الاثبات او الی النفی الا بدلیل سمعی"

لاجرم اشتغال کے سبب عدمِ سماع کا شگوفہ مہمل و بیکار ہو کر رہ گیا، اور شرع مطہر سے جدا گانہ دلیل کی حاجت رہی کہ یہ تلمذ و تالمہ مانع سماع ہیں، اگر دیں نہیں اور بیشک نہیں تو آپ کا خذلان و خسران ظاہر و بیان، ورنہ وہ دلیل ہی نہ دکھائیے ثبوت نہ تمام باتوں میں یوں وقت گنوائیے۔

سابعًا: اگر یہ اشتغال مانع سماع ہوتا تو دشمنی ہی ہوسکتی تو [illegible] نفس کے مقدمۂ باطلہ سے جس کی دھجیاں امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء اڑا چکے کہ نفس آن واحد میں دو چیزوں کی طرف توجہ نہیں کرسکتا۔ تو جب کہ اہل برزخ کہ [illegible] کا کوئی سماع نہ ہوتا کہ مستغرق مانع ہے آگے سماع سمع سب یک سے [illegible] قطعی باطل ہے تو یونہی مقدمہ۔ غرض استغراق کا مورد برزخیہ و دنیویہ میں فرق بنانا چاہنا تو خود محتاج فارق ہے۔

ثامنًا: [illegible] موت کی تازہ صدمہ اٹھے ہوئے روح جس کا ادنیٰ نمونہ ضرب شمشیر کے برابر جس کا صدمہ ہزار ضرب تیغ سے سخت تر بلکہ یک موت کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے سے بڑھ کر، وہ نئی جگہ وہ نرالی تنہا وہ زرفرت بھیانک بیکسی بیابانی اس پر وہ نکیرین کا آنا اور وہ سخت ہیبت ناک

[illegible] ابن ابی الدنیا عن مصعب بن حمزة مرسلا عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم [illegible] الخطیب فی تاریخه عن انس بن مالك عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم [illegible] عن ابن مسعود بسند جید عن عمر بن [illegible] [illegible] ابو نعیم فی الحلیة عن [illegible] عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اجمعین ۱۲ منہ

ایسے عظیم وقت میں شاید آپ کو استغراق نہ ہو تو بھی حکم رہ گئے کہ کتنے میدان میں توپ کی آواز بھی سننے میں نہ آئے مگر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ارشاد فرماتی ہیں کہ ایسی نوبت میں اتنے پردوں میں مردہ کسی خفی آواز جوتوں کی آہٹ سنتا ہے جس کا تمہیں خود اعتراف ہے۔ ورد کی امام عینی مستفید ما تہ سب بل مشرع شیخ بخاری شریف میں فرماتے ہیں:

"فیہ ذہول عما ورد فی بعض طرق حدیث انس صاحب القبر کان یسأل فتلعثم سمعہ صریر نسبتیہن اصحبی ابیہ فکاد یموت لعدم جواب اسکتین فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سقتیہا ثلاث تؤذی صاحب القبر ذکرہ ابو عبد اللہ الترمذی"

"یعنی اس قول کو یاد نہ رہا وہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ قبر والے سے سوال ہو رہا تھا، اتنے میں جوتوں کی چاپ سن کر ادھر دھیان جانے سے جواب دینے میں دیر ہوئی۔ قریب تھا کہ ہلاک ہو جائے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جوتا پہن کر چلنے والے سے فرمایا انہیں اتار ڈال کہ مردے کو ایذا نہ پہنچے۔ یہ حدیث ابو عبد اللہ محمد ترمذی نے ذکر فرمائی۔"

اور جب مردہ سننا بھی کا ہے گوش سر سے جس کا ادراک بنسبت ادراک روح بہت قاصر و مقصور تو بدرجۂ اولیٰ ثابت کہ حوال برزخ آپ سے وہ ہم راہ دیکھتے ہیں وہ دریافت معلوم ہوتا اور دنیا پر اُن کا تیر س باقی نہ رہا۔

فائدہ ثانیہ: ادراکات روح مشروط بکسر بتہ بہت علی وقت ہے اعتزال وکلی اشتغال تعلقات بدنیہ کی بیشی ہے، اس کے ادراکات میں تفاوت کیسے توضیح مقام یہ کہ وہ جو ہم تفہیم نے اہلسنت سے نقل کیا کہ وہ ادراک الم ولذت کے لئے وقت تعذیر و تعذیب (جبکہ وقت الم وتعذیب ہوا اور ان کے تخیل لذت کی حقیقت کا بھی الم ہی رہا) ایک ذرا حیات حقیقت میں آجاتی ہے۔ وہ اس سے مراد یہ نہیں (تشبیع نظر اس سے کہ فقرہ آں مستمر ہے یا نیست عبارت مستند میں نہیں) یہ قول اہلسنت بھی قطعاً بدن ہی کے حق میں ہے کہ قبر میں عود حیات اسی کیلئے ہوتا ہے وہ

اگر حدوث زیادت تعلق بابدن وقت انعام و ایلام و سوال کو روح کے لئے عود حیات
سے تعبیر کیجئے تو اس سے کیا فرق پڑے گا تو ادراکات جسمانیہ میں جس کا حاصل تائیدات
بدن کی طرف آئی مگر اہل سنت کے نزدیک ادراکات روح بدن پر موقوف
نہیں تو دونوں تعلق مدت حیات سے پہلے بھی ویسے ہی ادراک عالم معہود ساتھ رکھتی۔ جیسی
ان کے بعد یہ تفاوت کہ ایک نوع حیات متی ہے جس سے ادراک لذت و الم تو ہو
اور سماع نہ ہو وہاں باقی نہیں۔ آخر یہاں کتنا بڑھ گیا یہی بدن سے تعلق پھر اس سے
ادراکات روح کو کیا غرض تھا کہ اس کے تفاوت سے وہ متفاوت ہوں بخلاف بدن
کہ اس کے ادراکات فی نفسہ نہیں بلکہ تعلق روح ہی کے باعث ہیں۔ اور تعلقات
متفاوت تو وقت مفارقت سلب کلی ادراک ہوگا۔ اور جتنا تعلق بڑھتا جائے گا
ادراک بڑھے گا۔ لہذا ممکن کہ تعذیب و تنعیم کے لئے تعلق کے مدارج متوسطہ سے وہ
درجہ دیا جائے کہ بدن صرف ادراک لذت و الم کا آلہ قرار پائے اور اس کے ذریعہ سے
سماع و جواب ناممکن ہو۔ اور سوال کے لئے اس سے اعلیٰ درجہ ملے جو کہ باعث
سمع بدن کا بھی ہو سکتا ہے اور یہ بدیہی ہے کہ سبب عود روح و جسم دونوں سے متعلق
ہیں۔ تنعیم و تعذیب میں شرکت بدن کو ثابت کی تو درد کی، اور سوال میں شرکت کو
سمع کی نسبت۔ غرض کلام اہلسنت بدن پر محمول کیجئے۔ اور یقین یہی ہے تو آپ کا
مطلب فوت، محنت رائیگاں، اور خود خود روح کے گلے باندھئے، تو نشان اعتزال
نقد وقت ہے مفر کہاں۔

بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ توفیق الٰہی رفیق اہلسنت اور خذلان و حرمان
نصیب اہل بدعت ہے۔ جو تیر ان کی کمان سے وہاں پاتے ہیں قضا سے جیسے
ان ہی کے منہ پہ پیش آتے ہیں۔ [illegible] جتنے کلام اہل [illegible] اپنی دینی
بنا کرتے ہیں وہ [illegible] دشمن قتل اور اہلسنت کے سچے واں بن جاتے ہیں۔
[illegible] یکسر [illegible] اس ساری بحث میں ان کی تمام
باتوں کا [illegible]

لیجئے اب تو میں اجازت دیجئے کہ آپ ہی کے صفحہ ۵۸ سے شکر زاد ابدال

آپ ہی کے منہ پر پلٹ دوں کہ بیچارہ :

تنو تبا عیاره پختہ چون خام کارہ کہ از روی کیش خویش برد کرا انگشت و

خر بکہ از انجا بر شده ست تسیرا نگرہمین در پیچ خو نہ کل شست و سر

مومنین را ان اعتمادی نمید ساخت هر چه ورشکر، انگشت زدن گردد

نسوی کہ در میان روایت این بیچاره کہ شبہا درین باب محنت کشیده

ترزده تقلید وی نه بر روی بیس این معامله ششت از بام خورده

والحمد لله رب العالمین و قیل بعدا للقوم الظالمین ۔

جواب صحیح : نہ فرض کیا کہ وہ ... لہذا نہیں مشائخ اہلسنت کی ہیں ۔ اگر یہ

مسئلہ کچھ فقہ حنفیہ نہیں۔ جب ... مسائل کو قرار دیے کہ نقل سے نہ ... تھا

... مسائل ... منسوب کیا تھا :

... ثابت نہ ... ہیں کہ ... کتب میں ... ہے

... کہ عادت ... سنت کہ در ... ثابت ہے ...

در تحقیق ... سیدین ... کتب ... خیر ... نہ فرض ... جواب ...

اور جب مسئلہ غیر فقہ سے ہی نہیں تو حنفیت وتا تقلیت کی تقسیم یا

تقلید تحقیق یا اکثر مشائخ سے اسے تعلق یعنی چہ متعلق باخبر ہے ۔ عبارات دیت

کے خرافت یعنی با خدمت خذ کیا ہے غرض تمہید یہ تھا کہ برخلاف نصوص شرعیہ احادیث

صحیح جواب یوں دینا :

"پس جواب این ست کہ نزد حنفیہ جماعت سوئم ثابت نیست ؛

اور پھر اس میں بھی تصریحات جلیلہ اصل مذہب کے مقابلہ میں یہ توسیع کہ :

"چنانکہ زکانی در فتح القدیر حاشیہ ہدایہ صراحۃً واشارۃً کہ قریب

بتصریح است معلوم میشود"

ملہ دیکھو جز صغیر میں ۳۸ کو فتح کہتے ہیں جس کا عکس ملحق ہے منہ

مخالف نے یہاں دبے لفظوں اتنا تو مان لیا اس جواب کی طرف جس کی تنقیح مسائل میں اشارہ فرمایا، حیث

قال:

"در حقیقت این مسئلہ از فقہ نیست چنانچہ شیخ نیز در مدخل تصریح نمودہ"

اقول: وہ صدر کلام میں واضح ہو چکا کہ یہ کلام ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں، استدلال مسئلہ منصوصہ میں جسے تمام مشائخ نے تقلیدیت میں ائمہ کرام کے [illegible] کی تقلید [illegible] علیہ [illegible] رحمہ [illegible] تو نافی حیا [illegible]

مرتضیٰ و تسلی و برکت [illegible] دارد!

موافق [illegible] [illegible] کی بات [illegible] مقبول [illegible] کی طرف [illegible] حدیث میں تحقیقات فن حدیث کی [illegible] نہ لیں گے نہ کوئی طلب [illegible]

علمائے [illegible] شرح [illegible] مسائل فقہیہ کتب فقہ کے [illegible] ہوں مستند نہیں [illegible] کتابوں میں [illegible] کتب [illegible] نہیں [illegible] مسئلہ کتب فقہ [illegible] مسئلہ مذکور [illegible] کی [illegible] وقد بینت کی [illegible] رسالت [illegible] فی رسالۃ [illegible]

[illegible] مرتبہ تمام خط مبحث [illegible] برزخ و معاد امور غیبیہ میں [illegible] و اجتہاد کو دخل نہیں، ان کا پتہ تو [illegible] تعلیم اللہ تعالیٰ [illegible] ہی [illegible] سے [illegible] کی رائے سے [illegible] کو اس میں [illegible] ہے کہ [illegible] تقلید مقبول بھی ہے یا نہیں [illegible] کو [illegible] ورنہ [illegible] [illegible] اس کا [illegible] نہیں [illegible] اعتبار [illegible] !!

عقائد میں کتاب و سنت و اجماعِ امت و سوادِ اعظم اہلسنت کا اتباع ہے۔ اس لئے کہ خود رسول نے ہمیں بتا دیا کہ اجماع ضلالت پر نا ممکن اور سوادِ اعظم کا فرقہ ناجیہ ہے۔

اب کتاب مجید دیکھئے تو بلا شبہ ثابت فرما رہی ہے کہ روح میت میں روح سے ادراک نہیں، روح کے ادراک بدن پر موقوف نہیں، روح فنائے بدن کے بعد باقی و مدرک رہتی ہے۔ بہر صورت ان عبارات مشائخ کے جنہیں تم نے روح پر حمل کر کے صریح کتاب اللہ کے خلاف کر دیا۔ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنیے تو کیسی صریح و صحیح و جلیل و جزیل حدیثیں سماعِ موتیٰ ثابت فرما رہی ہیں جنہیں سن کر پتھر بھی موم ہو جائے۔

اجماع دیکھئے تو اس کی نقول، دیگر منقول سوادِ اعظم درکار، تو اس کا نمونہ مقدمہ سے آشکار۔ یا رب مخالف کی طرف راہ کدھر۔ بعدیہ تو برزخ و معاد کا مسئلہ ہے، جس کے لئے کوئی فصل و باب کتب فقہ میں نہ پائیے گا کہ وہ بحثِ فقہیہ سے جدا ہے۔ کسی قول یا فعل کا موجب کفر ہونا تو خود فقہا متکلمین ہی سے بحث ہے۔ اس کے بیان کو کتب فقہ میں باب ردة مذکور اور صدہا اقوال و افعال پر بعض مشائخ کے بیشمار فتوے کفر مسطور۔ مگر محققین محتاط تائیں تفریط و افراط بانکلیہ دامن سے تھامے دوران مشائخ کرام کے خادم و معتقد ہیں۔ نہ ان پر فتویٰ نہیں دیتے اور حتی الامکان تکفیر سے احتراز رکھتے بلکہ صاف فرماتے ہیں کہ اگر کوئی روایت ضعیفہ گرچہ دوسرے ہی مذہب کی در بارۂ اسلام مل جائے گی اسی پر عمل کریں گے اور جب تک تکفیر پر اجماع نہ ہو لے کافر نہ کہیں گے۔

دیکھو درمختار جس میں، ما نحن فقد بینا انہ لا ... ہے:

... فی الفتاوی	یعنی ... غرائب فتاوی میں ...
بل الفروعات ان بعض ما اتفہ	ہیں بلکہ ان کے بیان میں مستقل کتابیں
... یکفر ... منہ ...	تصنیف ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ کہ

تحقیق مشایخنا رحمهم اللہ تعالیٰ [illegible] — ان میں سے کسی کی بنا پر فتوی کفر دیا جائے
[illegible] — گا۔ مگر یہیں سب مشائخ کی تحقیق ہے
[illegible] — جیسا کہ عنقریب دوسری فصل میں آتا ہے۔

جو [illegible] اپنے [illegible] ان میں سے [illegible] فتوی نہ دو اور

تنویر الابصار میں ہے:

لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره خلاف ولو روایة ضعیفة۔

کسی مسلمان کے کفر پر فتوی نہ دیا جائے جبکہ اس کا کلام اچھے پہلو پر محمول ہو سکے یا کفر میں خلاف ہو۔ اگرچہ ضعیف ہی روایت ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

ثم قال [illegible] اقول ولو کانت الروایة لغیر اهل مذهبنا ویدل علی ذلک اشتراط کون ما یوجب الکفر مجمعا علیه۔

یعنی [illegible] صاحب [illegible] اگرچہ وہ روایت [illegible] مذہب مثل شافعیہ یا حنفیہ کی ہو [illegible] کفر موجب پر اجماع شرط ہے۔

[illegible]

تنبیہ: [illegible] شدید و [illegible] ہیں [illegible] و رسائل [illegible] و فتاوی [illegible] سے واضح [illegible] جب [illegible] فتوی [illegible] کیا ہے کہ [illegible] پر فتوی نہ دیں گے تو [illegible] کہ یہ بحث [illegible] اقوال [illegible] سے [illegible] حیثیت [illegible] مفتی [illegible] اگرچہ یہ [illegible] اس مسئلہ کا [illegible] حکم [illegible] جب [illegible]

بین اجماع ہرگز نہ ہوگا۔ اور معاذ اللہ ان میں سے کسی کا انکار ہو تو اجماع ہو ہی نہیں سکتا۔ لہذا تمام فتاوی و نقول سے قطع نظر کر کے مسائل اجماعیہ میں حصر فرمایا جب یہاں یہ حال ہے تو ہمارا مسئلہ جس میں نہ فعل مکلف نہ حلت و حرمت بلکہ ایک امر تاریخی کے ثبوت و عدم ثبوت کی بحث ہے کیوں کتاب و سنت و اجماع امت و سواد اعظم سادات ملت سے منقطع ہو کر مرجان نقول بعض کتب فقہیہ ہو سکے گا ھذا ھو الحق التحقیق و حق احق بالتصدیق۔

جواب ششم۔ اقول: یہ سب مانے وہ یہ بھی مانا کہ یہ قول شاذ یہاں ثبت اور فی نفسہ قابل قبول و متابعت ہے، اب اس سے زیادہ ترقی کا کوئی ذریعہ نہیں۔ تا بہ بہ اس سے تجاوز اصلا موجہ نہیں۔ کسی دلیل کا فی نفسہ کافی و ملزم قبول ہونا اور بات ہے اور اس سے ثبوت و اتمام حجت ہو جانا اور ترقی قیاس دلیل شرعی ہے۔ [illegible] منقول حدیث صحیح آن و حجت شرعیہ ہے مگر [illegible] غیر معمول [illegible] لہذا حدیث کی صحت حدیثی و ثبوت فقہی میں زمین آسمان کا فرق ہے جس کی تحقیق انیق فقیر کے رسالہ مفصل الصدوقی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی[1] میں ہے۔ ان مشائخ کے اگر یہ قول ہیں تو بعد اکابر علماء کے ارشادات جلیلہ بکاری ثابت ہیں، جن کا ایک نمونہ مقصد سوم نے ظاہر کیا اور ان میں ہزار ائمہ و مشائخ و علمائے حنفیہ کتنے ہیں۔

تم نے پانچ متاخرین کے قول ذکر کئے ہم نے بتایا سے زائد ائمہ و علمائے حنفیہ مجتہدین فی المذہب و فقہاء النفس و ائمہ محققین سلف و خلف کے ارشادات

---

[1] سن ۵ سو نہ ہزار [illegible] تاریخی لقب اعز النکات بجواب سوال ارکات ہے۔ یہ رسالہ غیر مقلدوں کے اس مشہور مسئلہ کے رد بلیغ میں ہے کہ امام اعظم نے خود فرما دیا ہے۔ جب حدیث صحیح ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔ ایک غیر مقلد نے یہ عبارت بہت طمطراق سے چھاپا اور حنفیہ سے تاب جواب چاہا تھا جس کے جواب میں عہ مصنف نے یہ مختصر رسالہ تحریر فرمایا ۱۲ منہ

[illegible]

رکھی ہیں جن میں خود ان پانچ سے بھی امام نسفی و امام عینی و امام ابن الہمام شامل۔ اُدھر
اگر ایک کتاب میں اکثر مشائخ کا یہ لفظ لکھا ہے۔ تو دوسری متعدد کتب میں اجماع اہلسنت
مذکور ہوا ہے۔ اب دو راہیں ہیں تطبیق و ترجیح۔ ان میں تطبیق اولیٰ ہے تو وہ
بتصریح علما حتی الوسع اسی پر معمول۔ اسے اختیار کیجئے تو جملہ سہل و نفیس کہ
اثبات سماع روح کے لئے ہے۔ اور انکار سماع بدن پر محمول۔ اس کی تقریر اور اسکے
منافع و فوائد کی تذکیر جواب قول میں مفصل تحریر اور اگر توفیق بھی نہ ملے تو بہت خوب
باب ترجیح کھلا ہے یوں بھی باذنہ تعالیٰ میدان ہمارے ہی ہاتھ رہے گا۔

اوّلاً:۔ ہماری طرف احادیث کثیرہ ہیں تمہاری طرف ایک بھی نہیں رکھتی۔
حدیثیں ہم سن چکے کہ:

ان المیت لیسمع: بیشک مردہ سنتا ہے۔

یہ بھی کسی حدیث میں آیا کہ:

المیت لا یسمع: مردہ نہیں سنتا۔

اور یہی علما تصریح فرماتے ہیں کہ لا یعدل عن درایۃ ما وافقتہا روایۃ
کما فی الغنیۃ ورد المحتار۔

ثانیاً:۔ روح کی موت دعوے ورکی اور اس کے اور بات کی تفسیر پر توقف کہ
تفسیر سے خود مفاد کلام مشائخ ہے کتاب اللہ کے خلاف و معارض ہے۔

ثالثاً:۔ اجماع اہلسنت کے مخالف ہے۔

رابعاً:۔ خود ان کا کلام مضطرب و متناقض ہے۔

خامساً:۔ بوجوہ قاہرہ مجروح و مرجوح ہے۔

سادساً:۔ عمل تو اسی پر ہے۔ تو محتمل تر ہے اور محتمل علت تعدد نہیں۔

سابعاً:۔ اگر کوئی حدیث اثبات سماع میں نہ ہوتی تو سماع خود ثابت ہے
جبکہ عینی ہے۔ اور اگر نفی پر سے تصرف و عدول اجماع ہے مردود و مخذول۔

ثامناً:۔ ہم خود بیان کر چکے کہ [illegible] کا [illegible] ہیں [illegible] مسائل بوجوہ [illegible]

پھر ثبوت سماع موتیٰ میں کیا محلِ کلام رہا۔ جب قوتِ سماع عن حس اور خود خارج کی آواز سُننا سمجھنا ثابت تو آواز آواز سب ایک سی اور فرق تحکم باطل وعین اعتزال ہے کیا جزئی اس سلب کلی مشائخ کا ضرر نقیض و مبطل تو جس کلام کو خود باطل مان چکے اُس سے استناد ہوس عاطل۔

تاسعاً: بحث ایک امر کے وجود وعدم نفس امری میں ہے وہ شے نافی اور یہ ائمہ مثبت ہیں مثبت مقدم۔

عاشراً: اگر بفرض دونوں پلے برابر ہوں تو امر مستوی رہ کر ورع ماننے میں نفع بے ضرر ہے کہ جب مردوں کو مدرک جانیں گے قبور کے پاس کلام بیجا سے باز رہیں گے، افعال منکرہ سے حیا کریں گے، اور بے خبر جانا تو بیباک ہوں گے۔ یوں بھی انکار سماع میں ضرر و اندیشہ ضیر ہے اور اثبات سماع محض نفع و خیر ہے۔ ختم اللہ تعالیٰ لنا علی محض نفع و خیر وحفظنا من کل ضر و ضیر والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین ۰

وہ تین جواب ان کے صغریٰ پر وارد تھے یہ تین ان کے کبریٰ پر وارد اور اوپر گزارش ہو چکا کہ یہ رخصتِ عنان ہے ورنہ حق تحقیق وحقیقت حق جواب اول ہو چکا ہے۔ والحمد للہ رب العلمین ۰

فقیر نے اس رسالہ میں ذکر اِنّما المؤمنین کے متعلق بحث کو زیر حدیث ۲۳ وحدیث ۵ بشرح جواب مولوی مجیب صاحب دوراً آئندہ پر منتقل کیا تھا۔ مگر اللہ عزوجل وارث ہیں جزائے خیر وافی دے اور عطا فرمائے دونوں سرا ذکی ضیغم والکرم ناصر سنن کاسر فتن محب بیتین تعیین تقد اقینا مولوی محمد عمر الدین سنی حنفی قادری مجیدی ساکن بمبئی سلمہ اللہ تعالیٰ کو کہ تین بحث نفیس وجلیل و مہم کی تحریر و تحبیر پر مقرر ہوئے۔ جس کے باعث بنگام طبع کتاب دونوں مقام مذکور میں ان مباحث کی ترقیم خود کہ وعدہ بڑھائے گئے۔ ختم تک ان ایک آدھ جزو کی زیادت ہو گا۔ جز مقصد سوم کی رسی

نفس میں جو تردد ہو اندراج پائے گا۔ طبیعت علیل ذہن کلیل مدت سے مطالبات جلیل
جن کے سبب قوت ضعیف معاذ اللہ تا حد تعطیل، بایں ہمہ نام فرصت معدود و قلیل
روزانہ متعدد استفتاءت وارد و فتاوی کثیر و جزیل مگر جب یکسر آغاز ہوا بارگاہ واہب
جلیل عز جلالہ سے در فیض باز ہوا بحمد اللہ تعالیٰ وہ جواہر عالیہ و زواہر غالیہ عطا ہوئے
کہ فقیر کی حیثیت و لیاقت سے بدرجہا ورا تھے۔ لہٰذا اس تذییل جلیل کو رسالہ
مستقلہ کیا اور بلحاظ تاریخ **الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب** ۱۳۱۶
الیمین لقب دیا۔ پھر بانشاء اللہ سب انصاف اسے دیکھ کر ان شاء اللہ تعالیٰ بدل
صاف شہادت دے گا کہ مسئلہ میں آج حق ہو جیسے مخالف و موافق، موافق و مخالف
سب کرتے تھے۔ اس کا عقدہ اب منحل ہوا جن کلمات کو مخالفین اپنی دلیل بنا سکتے
اب وہ کسی طرح ان کی دلیل نہ بن سکیں گے۔ جن اقوال کو موافقین محتاج جواب سمجھے
اب وہ ان کی اپنی دلیل بن جائیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی "تفہیم المسائل" کی سات بے نظیر
[illegible] تحقیقات تازہ [illegible] باطل کی تمثیل و تحلیل بن کر [illegible] یہ سب
بحمد اللہ تعالیٰ تصدیق [illegible] حضرت [illegible] المحققین [illegible]
[illegible] خلف [illegible] بقیۃ السلف [illegible] علماء [illegible]
[illegible] حضرت مولانا مولوی محمد [illegible] خان صاحب حنفی قادری برکاتی [illegible]
[illegible] برکات [illegible] آستانہ [illegible] حضرت امام [illegible]
[illegible] طریقہ [illegible] الحقیقۃ [illegible] الطریقۃ سیدی [illegible]
[illegible] حضور سیدنا سید شاہ آل رسول احمدی
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما و [illegible]
[illegible]
[illegible] دونوں حضرات [illegible]
[illegible] اور [illegible] مولانا مولوی [illegible] صاحب
[illegible] تحریک [illegible] اور [illegible] کے

مستغرق نعمت ہوئے ۔ اور عالی ہمتان زمن محبان دین و سنن حاجی اسحاق آدم صاحب صباغ پالنپوری و حاجی ابو حاجی حبیب صاحب پالنپوری نے بھی من حیث مقصد تعالیٰ عن الخلق والمحن کو جن کی ہمت بلند سے اصل کتاب درر ہم فضائل و رذائل ۔ مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادری نقشبندی شاذلی سلمہ اللہ تعالیٰ اور ان کو جن کی سعی جمیل سے یہ اجزائے تذییل منتفع و اہلسنت ان اجزاء مفیدہ سے منتفع ہوئے دونوں بے عشرہ مانیت و خیر و برکات دنیا و آخرت سے یاد فرماویں ۔

صحیح حدیث میں ہے پس پشت اپنے بھائی مسلمان کے لئے دعا بہت جلد لگتی ہیں :

آمین زمانت ہمتش ۔ تیری یہ ذات [illegible] در کشش [illegible]

والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین ۔

الحمد للہ کہ آج یہ رسالہ تحفۂ حنفیہ کا حصہ ایک صاف ستھرا ہو کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ قبول فرمائے ۔ اور فقیر حنفیہ و اہلسنت کیلئے دارین میں حجت نجات بنائے ۔ آمین ۔

حسن اتفاق یہ کہ یہ رسالہ تحفۂ ادراج کے باب میں ہے اور تاریخ تصنیف میں یہ سنہ اتفاقاً اور اسلئے نہیں شفقت تحفۂ پیدا اسم پاک محمد ہے اس کے عدد بھی ہیں ۔

نسئل اللہ السمیع ان یسمع دعواتنا ویستر عوراتنا ویؤمن روعاتنا ویقضی حاجاتنا ویغفر سیئاتنا ویمحو ویمسح و یبدل علی سیئاتنا بکرم النبی الکریم محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ کان ذلک یوم فتوی التصنیف الاخر من آخر التصنیف

لہ یہ تمام تحفۂ حسن اتفاق سے ہے ۔ بزرگوں کی نعلین چہرہ پر ملا جاتا ہے شروع سے ۔ ۔ ۔ اور اس عشرہ کے نصف آخر کی ابتدائے تصنیف درس کے نصف آخر تیرہ و بارہ آخر تک نصف آخر کی اور تاریخ ۱۶ اور ۱۲ اور آخرہ ۱۳۱۲ھ یہ تدبیر عن نحبہ ختم و تحفۂ میں ۔

نزل من اول النصف الاخر من العشر الثانية من المائة
الرابعة من الالف الثاني من هجرة سيد المرسلين مولى
الامام ومولى الاهالي صلى الله تعالى وسلم وبارك عليه وعلى آله
وصحبه وذريته وحزبه وعياله قدر حسنه وجماله وجوده
ونواله آمين والحمد لله رب العالمين . سبحانك اللهم
وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك
سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين
والحمد لله رب العالمين

تتمۂ رسالہ!

صفحہ ۴۵ پر معلوم ہو لیا کہ شمار احادیث و اقوال علماء میں کتب میں تحریر تذکرہ اس کا پوری استیعاب نہ کیا ۔ پھر اس ذیل مبارک کی تفصیل بغرض تحریر مناسب۔

احادیث ... ۲۰ ہیں ... شیعہ ہے۔ ایک ... شیعہ ... ہے۔ دو حدیث ... بہیت طہارت کا ہے ... ہے

... حدیث سے ... کثرت و ... ہے ...

آثار ... صحابہ ... ۱۱ ... ہیں ... پھر ... عبد اللہ بن سلام ... ام المومنین ... شیعہ ہے ... ان کے ارشادات ...

ان کے علاوہ مغیرہ بن شعبہ و انس ... امیر المومنین صدیق اکبر و عمران بن حصین و سمرہ بن جندب ... عبد اللہ بن ابی اوفی ... سعد بن ابی وقاص ... شیعہ ... رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

تابعین ... ۱۲ ... ہیں ... شیعہ ... سعید بن المسیب ... حسن بن ابی ... عمیر ... عبید بن عمیر ...

تبع تابعین ... ابن ابی نجیح ... شیعہ ...

بقیہ ... ابو بکر بن عربی ... صاحب فتح القدیر ...

جدول

اقوال علمائے [illegible] کی فہرست [illegible]
سے آشکارا

نام	صفحہ	نام	صفحہ
مرقاۃ شرح مشکوۃ		امام ابن حجر مکی	
سیرۃ حلبی		شیخ محمد طاہر	
مرقاۃ		ابو القاسم قشیری	
ابن جریر طبری		سیدی ابو سعید خراز	
رسالہ کبری		حضرت جنید بغدادی	
ابن عبد البر		حضرت ابراہیم بن شیبان	
سید سمہودی		حضرت یعقوب نہر جوری	
امام قرطبی		سیدی علی خواص	
شرح الصدور		امام شعرانی	
مدارج شریف		امام ابن حجر ہیتمی	
امام ابن مسعود		ابو شہاب [illegible]	
امام نسفی		عقود الجمان	
امام عسقلانی		رد المحتار	
امام بخاری		مرقاۃ شرح [illegible]	
امام احمد		[illegible]	
امام ابن عربی		[illegible]	

نام	صفحہ
حضرت میر ابو العلی	
محمد کتبی مکیؒ	
جمال بن عبد اللہ مکیؒ	
حسن بن ابراہیم مکیؒ	
احمد زین مکیؒ	
محمد بن عزب مدنی	
عبد الجبار حنبلی بصری	
ابراہیم بن خیار مدنی	
امام ابو السعود	
علامہ مناوی	
سراج المنیر	
امام ابن ہمام	
"	
"	
امام عینی	
"	
امام نووی	
علامہ قاضی عیاض	
علامہ طحاوی	
علامہ قاری	
"	

نام	صفحہ
تفہیم المسائل	
امام عینی	
"	
تفہیم المسائل	
"	
امام عینی	

مذکورین حواشی

نام	صفحہ
جذب القلوب	
سید سمہودی	
انیس الغریب	
جذب القلوب	
امام نور الدین	
ابو الحسن علی	
جذب القلوب	
مدارج	
علامہ زیادی	
علامہ اجہوری	
علامہ داودی	
علامہ شامی	

تمام قسم کی دینی کتابیں

خصوصًا علماء اہلسنت وجماعت

اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

کی مطبوعات ہم سے بارعایت طلب کریں

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸ اردو بازار لاہور